دو پیکر

یعنی

قانون زبان اردو خصوصاً تذکیر اور تانیث کی دریافت مین جس مین ۱۷۰۰ مستثنے
اور خلاف قیاس الفاظ اور انکی نظیرین حروف تہجی کی ترتیب پر لکھی گئی ہین

مصنفہ
ظہیر الدین احمد خان بہادر
یکے از اعیان خاندان نواب کرناٹک

منظورہ
ڈیرکٹر آف پبلک انسٹرکشن
کلکتہ

طبع دوم
در مطبع شمسی حیدرآباد دکن باہتمام محمد ابراہیم خان اکبرآبادی طبع شد
۱۹۰۲ء

تقریظ

رشحۂ خامۂ تفضل شمامہ مولانا واولانا مولوی شجاعت حسین صاحب مولائی غازی پوری دام مجدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الانسان فجعل منہ الزوجین الذکر والانثیٰ + والصلوٰۃ علی خیر خلقہ محمد المصطفیٰ وآلہ المجتبیٰ واصحابہ المقتدیٰ + اما بعد المنۃ للہ کہ اس زمان فرحت توامان مین عجب معشوقہ دلفریب نے حسن وجمال اپنا دکھایا ہی + طرفہ غنج ودلال سے منصۂ شہود پر جلوہ فرمایا ہے + نئی نئی ادائین ہین طرح طرح کے ناز ہین عجیب عجیب کرشمے ہین کیسے کیسے انداز ہین - دیدہ ورون کو حیرت ہے نظر بازون کو حیرانی ہے + کہ خدایا یہ جادو ہے یا طلسم ہے یا کوئی شکل روحانی ہے + کوئی کہتا ہے کہ پری ہے + لیکن عیب سے بری ہے + وہ جسم نارہی یہ ہیکل نورانی ہے + کوئی کہتا ہے کہ حور ہے + مگر دور از قصور ہے + وہ مایۂ عیش جسمانی ہی یہ سرمایۂ فیض روحانی ہے + جل جلالہ کیا شاہد طناز شوخ دلنواز سراپا انداز رشک ناہید غیرت ماہ وخورشید ہے + کہ ایسی صورت دلچسپ خرد افروز نہ دید ہے نہ شنید ہی + جس نے اس عروس زیبا خریدۂ رعنا کو ایک نظر دیکھا ہی + ہر شب اوس کی شب برات ہی ہر روز اوس کا روز عید ہی + جس کی اوس پر نگاہ پڑی ہی اور اوس کے حسن ترکیب مین طبیعت جس کی لڑی ہے اوس کا محو نظارہ ہی اوسی شاہد کا شہید ہی + عیش رغید ہی + گنجینۂ مقصد کی کلید ہی + یوسف مصری ہی ماہ عید ہی +

ہر شخص اوسکا طالب ہے + سب کا اقصای مطالب ہی + تمام عالم درپئی خریداری ہی ہر سو
اوس کی دید وادید ہی + سبحان اللہ باد بہاری ایام فرحت انجام نے گلشن عالم مین کس
لطف کا یہ گل کھلایا ہی جس کی شمیم روح افزا سے مشام جان جہان و عالم روحانی سراسر
معطر ہی + اور دماغ مشتاقان معانی حقہ مشک و عنبر + بارک اللہ چمن آرائے گلستان فضل
وکمال نے حدیقہ گیتی مین کیا خوب یہ شجرۂ آمال و نہال طوبی مثال جمایا ہی کہ بر و بار عدیم
المثال اوس کا لذت بخش مذاق طالبان علم و ہنر ہی + اور ہر شاخ پر برگ و بہار اس کی
ساحت امید اہل زبان پر سایہ گستر + بس بس اے خامۂ کج مج بیان واے قلم مقطوع
اللسان جائے ادب ہی + نہ محل بیہودہ شور و شغب + کنایات تیرے بے محل ہین اور
تشبیہات تیری متبذل + مشبہ تو اعلے و افضل ہے اور مشبہ بہ اخس و ارذل + ہوش مین
آ + ہوشیار ہو جا + کہ ایک مطبوع خاص و عام + نخبۂ ایام + برگزیدۂ انام + یکتائے
روزگار + خلاصۂ اعصار + زبدۂ ادوار لیل و نہار + نے یہ کتاب مسرت انتساب چشمۂ
فیض عام + منبع افادت تام + تحقیق تذکیر و تانیث زبان اُردو مین تصنیف فرمائی ہی +
قوت طبع رسا دکھائی ہی + در حقیقت تصنیف ہی + نہایت لطیف ہی + نتائج افکار سابقین
کا انتخاب نہین + کسی ذخیرے کا اخذ و انتہاب نہین + صرف مصنف عالی وقار و الاتبار
کی طبیعت کی آمد ہی + راست راست کہتا ہون کہ یہ کلمہ خالی از خوشامد ہی + اس ربط و ضبط
سے بیان قواعد کلیہ زبان اُردو کا میری نظر سے نہین گزرا ہی + ایسا نظم و نسق اس گفتگو کا
مین نے نہ دیکھا ہی نہ سنا ہی + چشم بد دور + کیا تجسس ہی کیا تلاش ہی + آفرین صد آفرین
شاباش ہی شاباش ہی + حق تو یہ ہی کہ مصنف عالی طبع نے ایسے قوانین کلیہ ضبط کئے
ہین + کہ فراد سیبویہ کے نام مٹا دئے ہین + آج بازار مبرد کا سرد ہوا + خلیل و کسائی کے

کھیت پر پالا پڑ گیا + شستگی تحریر لایق تقریر نہین + جیسی کچھ تقریر ہے محتاج بہ تحریر نہین
کیا شیرین زبانی ہی + کس درجہ کی عذوبت بیانی ہی + واہ کیا بات ہی + ہر لفظ مصری
کی ڈلی ہی ہر فقرہ کوزۂ نبات ہی + لکھنو والون کے دانت کھٹے ہوے + اہل دہلی پھیکے
پڑ گئے + مدراسیون کی گیلیکا ئنات ہی + اللہ جل شانہ اس نورس نہال یکتائی کو لذت بخش
مذاق خاص و عام کرے + اور مصنف والا دودمان کو فیض رسان عالم رکھے عمر و دولت
مین ترقی بخشے آمین یارب العالمین آمین فقط

نقل پرچہ نصرت الاخبار دہلی نمبر ۲۲ جلد ۶ مطبوعہ یکم اگست ۱۸۷۸ء

الحمد للہ الذی خلق الذکر والانثیٰ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ المصطفیٰ و
آلہ المجتبیٰ واصحابہ اولی الرشد والھدیٰ بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو +
اور اُردو دانون کو لایح ہو + کہ اگرچہ تمہاری زبان کو مدت سے رواج ہی + مگر آج کل اس
زبان کو معراج ہی + اپنی زبان تھی + گویا سہل و آسان تھی + عربی اور فارسی کی قدر
کرتے تھے + اوسی کی تحصیل و تعلیم پر مرتے تھے + پڑھتے اور پڑھاتے تھے +
سعی و کوشش بجا لاتے تھے + آخر اس ناقدر نے بھی قدر پائی + خدا نے اوس کی
بھی منزلت بڑھائی + جو نثر ہی وہ عالی ہی + نظم سلک لالی ہی + ہر لفظ کی تصحیح ہی + ہر لغت کی
تنقیح ہی + کون سی صنعت ہی جو اس زبان مین نہین + کون سی کیفیت ہی کہ اس کے بیان
مین نہین + ہے ہر زبان ایک اور چار مزے + اِس کی ہر بات مین ہزار مزے +
اب اِس زبان کی تحقیق ہی + اور لفظ کی توثیق ہی + قواعد اُردو کے رسالے ہین + اسناد ین
ہین اور حوالے ہین + اور اگر سچ پوچھو تو اِس زبان کی تحقیق بڑا کام ہی + اور جو اس مین

سعی کرے اوس کا بڑا نام ہی + اس واسطے کہ یہ زبان گویا ایک جہان ہی + اگرچہ ہندوستان کی
زبان ہی + ہر جگہہ کا لغت اس مین داخل ہی + ہر ایک ملک کی گفتار اِس مین شامل ہی + اِس نہج
پر اس کی ترویج ہی + جیسے عرب و عجم مین ترویج ہی + خدا کی بڑی قدرت آشکار ہی + سب
زبانون سے یہ ایک گفتار ہی + ۵ ہر زبان دان کو خوش آتا ہی بیان اُردو + کیا بڑی ہند
کے ملکون مین ہی شان اُردو + ہر زبان سے ہی کم و بیش علاقہ اِس کو + سب زبانون کا خلاصہ
ہی زبان اُردو + تا کسی کو اپنی زبان پر غرہ نہ آے + اور کوئی یہ خیال نہ لاے کہ خالق نے
ہر گروہ کو مجبور کر دیا ہی + اور ایک ہی کلام پر معذور کر دیا ہی + نہین - نہین ہر کسی کو اوس نے
طاقت بخشی ہی + اور ہر زبان پر طاقت بخشی ہی + جو لغت چاہے زبان پر لاے + جو کچھ
سیکھے وہ آجاے + بعد ازان اُس نے اپنی قدرت کا یہ نمونہ دکھایا + کہ ایک زبان کو
چند لغت سے بنایا + رفتہ رفتہ اوس زبان کو وہ رواج دیا + کہ ایک ملک کے زن و مرد کو گویا
فرمایا + پس اِس زبان کی تحقیق کئی زبانون کی تحقیق پر منحصر ہی + اور بدون اِس کے نہایت
متعذر + جس کسی نے جو کچھ اسمین لکھا ہی + جو اوس کی آمیختہ زبانون سے آگاہ ہی + اس
کی خوبی کا گواہ ہی + چنانچہ اس زمانہ مین ایک بڑے دانا + تکلم کے توانا + فصیح زبان +
شگفتہ بیان + **نواب ظہیر الدین احمد خان** بہادر ہمہ دان + نے بڑی
جانکاہی کی ہی + اُردو زبانون سے خیر خواہی کی ہی + ایک رسالہ **تذکیر و تانیث** کے
بیان مین تالیف فرمایا ہی + واقعی بڑی سعی اور عرق ریزی سے تصنیف فرمایا ہی + مذکر و
مونث **کلمہ** کا بیان ہی + ہر زن و مرد متکلم پر احسان ہی + ذکر زن و مرد ہی + مگر اپنی خوبی مین
فرد ہی + جتنی اِس کی قدر افزائی ہو بجا ہی + اور جس قدر اس کی روائی ہو روا ہی + زن و مرد پڑھین
اور پڑھاوین + اپنا روزمرہ بناوین + چنانچہ کلکتہ کے حکام والا مقام ہنر پسند نے اوس کو

پسند کیا ہی + مدارس مین اوس کے رواج کا فرمان دیا ہی + واقعی وہ کتاب لاجواب ہی + ہر شخص کو دستیاب ہی + یہ گوہر یکتا کم قیمت کو بکتا ہی + ایک روپیہ کو مل سکتا ہی + اتنا سستا ہی + اہل زبان لین + گویا زبان لین + حضرت مصنف کو راقم کی زبان سے دعا دین + اس منت اور محنت کا یہ صلا دین + ع واہ کیا فکر کا نتیجہ ہی + سچ تو یون ہی بڑا نتیجہ ہی + یہ نتیجہ جہان مین رائج ہو + باعث کثرت نتائج ہو + اوس کی اولاد کے اناث و ذکور + اِس قدر ہون جہان مین نامحصور + شہر کے شہر جن سے ہون آباد + مال سے اور جاہ سے ہون شاد + تا زبان اور وہان پہ ہو ملفوظ + چشم بد سے رہین وہ سب محفوظ + خود مصنف بھی اون سے شاد رہے + لفظ و معنی سا اتحاد رہے +

نقل پرچہ جریدہ روزگار مدراس شمارہ ۳۹ جلد ۱۴ مطبوعہ ۸ اکتوبر سنہ ۱۸۷۸ع

جلوۂ محبوبیہ دو پیکر بر منصۂ بصیرت ارباب فضل و ہنر

دیدہ بازان شاہد فرحت افزاے علم و کمال + و جان بازان دلرباے مسرت انتماے فضل و جلال نے مدت دراز + و زمانہ دیر باز + اس آرزو مین بسر کیا + کہ ایک بار معشوقہ زبان اُردو جس سے تمیز تذکیر و تانیث کی حاصل ہو اپنے بر مین آجاے + اور دل پژمردہ سخنوران اِس سے بسان گل نوخندان ہو جاوے + لیکن یہ بات اونھین میسر نہ ہوئی اور اس شوق و ولولہ مین اونھون نے اپنی جان شیرین دے دی خدا کا شکر ہی + ع فلک پر ہی مبارکباد یہ اب کس کے ملنے کی + یہ ایسا کون نجباور ہی جس کا بخت جاگا ہی + اُس زمانے مین عشاق و آشفتگان لسان کو ایسی مرغوبہ دلکش اور رعناے جان بخش یعنی ذو پیکر یہ مشاطگی لیاقت مآب جناب مولوی ظہیر الدین

احمد خان بہادر فرزند جناب مولوی نواب محمد خیر الدین خان بہادر محمود جنگ دام
افضالہ کے ہین کہ جس کی مسرت ہین وہ یہ کہہ رہے ہین ؏ آج محبوب دو پیکر سے
وصال اپنا ہوا + صدقے سوجی سے نہ کیون اس پہ ہون فرحان ہوکر + الحق یہ جمیلہ جلیلہ
وحسینہ شکیلہ اس حسن وجمال سے جلوہ آرائے عالم ہوئی ہی کہ کبھی اس سے پہلے
نہ ہوئی تھی جس کی دید مژدہ نوید جاوید ہی اور جس کا نظارہ قابل دید ہی نہ لایق گفت و شنید
اس کی زلف رسا کو مشاطہ جمال افزا یہ شانہ حسن بخش اس ورستگی سے سلجھایا ہی کہ
جس کے ہر تار سطر سے بوے تحقیق مہک رہی ہی واہ واہ اس محبوبہ مرغوبہ کے ایک ہزار
پانسو ایسے جلوہ ہین کہ جو نہایت مستثنی اور خلاف قیاس کہلاتے ہین ہر ایک جلوہ پر ایک
ایک اوستاد شعر خوان اگر راست پوچھو تو شعر کیا بلکہ غزل خوان ؏ کونسا جلوہ ہی اس کا
جس پہ آتش اور صبا + ناسخ و آباد و مومن اور ظفر مرتا نہین + اللہ تعالی ہمارے
مولوی صاحب جلیل القدر کی اس تیزی و ذکاوت و فہم و فراست مین اور ترقی بخشے
اور جواہر و لالی آبدار سے آپ کے دامن مرادات مملو ہون - پس ہر ایک سخنور اور شہر در
پر شکریہ ہمارے لایق و فایق مولوی صاحب کا واجب و لازم ہی اور اشاعت اِس رسالہ
بے بہا کی جو مفید خاص و عام ہی نہایت ضرور و اہم ہی -

نقل پرچہ کشف الاخبار کاشف الاسرار بمبئی

نمبر ۲۴ جلد ۲۶ مطبوعہ ۱۴ - اگست سنہ ۱۸۷۹ع روز پنجشنبہ

ان دنون جناب ظہیر الدین احمد خان صاحب بہادر نے ایک کتاب

سوسومۂ دو پیکر منظور شدہ ڈیرکٹر آف پبلک انسٹرکشن کلکتہ اپنی تصنیفات نو سے ہدیۃً بہ ذریعہ ڈاک ہم کو مرحمت فرمائی ہی - سبحان اللہ اوس کے مطالعہ سے کمال دل شاد ہوا ہماری ہمت اور جرات ایسی نہین ہی کہ جناب موصوف کے خیال عالی اور فکر رسا کی ایک شمہ تعریف لکھ سکین - یون تصور فرمایئے کہ تمام حدایق مضامین سے ایک ایک پھول چیدہ چیدہ جمع کر کے وہ گلدستہ بنایا ہی کہ جس کے دیکھنے سے دو پیکر محجوب اور بتان چین چین بول جاین مقام انصاف ہی کہ پندرہ سو الفاظ مذکر و مونث کا ثبوت کامل دینا اور اوستادان سلف کے کلامون سے نظیرین لانا کیسی محنت شاقہ ہی اور کیا کیا دلسوزی فرمائی ہوگی گویا واسطے طلبہ اور محققین کے ایک لغت مذکر و مونث کا جداگانہ طبع کر کے تذکیر اور تانیث کی بحث کالعدم کر دی ماشاء اللہ ہمارے دانست مین بہ مقابلہ اس کے زبان اُردو مین آج تک کوئی کتاب نہ چھپی ہوگی اور نہ آیندہ امید پائی جاتی ہی اوس پر طرہ یہ ہی کہ کتاب لاجواب قیمت ایک روپیہ فی جلد کمال اختصار کے ساتھہ معین فرمائی ہی معلوم ہوا کہ مصنف صاحب کو فیض رسانی خلایق اور بقاے نام اپنے کا زیادہ تر خیال ہے مفاد ظاہری سے کم توجہی ہے لہذا ہم براداس کے کہ ہمارے ناظرین اخبار اوس کے مطالعہ سے محروم نہ رہین اونگلی کاٹ شہیدون مین داخل ہوتے ہین اور مشتہر کئے دیتے ہین کہ جن صاحبون کو اس کتاب نادرہ کا ملاحظہ منظور ہو منگالین -

نقل نامہ مولوی عون الدین صاحب مورخہ ۲۳ رمضان ۹۵ سنہ ۱۲ھ

نسخہ نادرہ مشتہرکہ دو پیکر کہ جس سے بندہ ملتجی واقعی کئی ابواب مین مستفید و مستفیض ہوا نعمت غیر مترقب وحلواے بے دود کی طرح شرف ورود سے مشرف فرمایا گیا عرض

کیجئے جودل وجان سے حظ اوٹھایا کیا کیا شکر الٰہی زبان پر آیا - اس سے پیشتر ترجمہ رسالہ ملا علی قاری کہ اُس رسالہ کو یہہ ترجمہ نہایت زیبا و سزاوار اور موجب افزونی عز و وقار اوس رسالہ کا اس دیار مین ہی بسان نعمت غیر مترقب بندہ ملتجی پر مبذول و مقبول ہوا جس جس نے یہان اوس رسالہ کو دیکھا بصد شوق پڑھا اور اوس ترجمہ کی آبداری و سلاست پر وم بہ دم صل علی کہا - کیا رنگارنگ توصیف و ثنا کی - افسوس کہ اس نعمت بے بہا کے شکر یئے مین بندہ ملتجی نے تاخیر کی بلکہ ادا ہی نہ کیا اس پر بندہ ملتجی نہایت خجل و شرمسار ہی بلکہ صدگونہ عتاب کا سزاوار ہی مگر اوس عفو عام و کرم مخصوص کا امیدوار و طلبگار ہی امید کہ یہ امید و طلب چیز ہو اور آیندہ خدانخواستہ اس آئین کے انعامات و کرامات سے کبھی محرومی نہ دیکھی جاے -

ترجمہ تحریرات افسران سرکار انگریزی بابت طبع اول

نمبر ۸۶۵۸ - مورخہ ۹ ر اکٹوبر ۱۸۷۸ء

خدمت ظہیر الدین احمد خان صاحب بہادر مقام حیدرآباد دکن

جناب - آپ نے جو اپنی تصنیف در بارہ تذکیر و تانیث اسماے اردو بھیجی ہین اوس کا بہت ممنون ہون - صوبہ ہذا مین اتنے قلیل طلاب اردو ہین کہ مین کوئی جلد خرید نہین سکتا جسکا مجھی افسوس ہے بہرحال مین نے آپ کی کتاب ایک فاضل زبان اردو کے پاس برا دتقریظ بھیجی ہے

آپکا خادم

سی - ای - آر - برونگ ایم - اے

ناظم تعلیمات ملک متوسط

نمبر ۸۸ — الہ آباد ۱۲ر اکٹوبر ۱۸۷۸ء

بخدمت نواب ظہیر الدین احمد خان بہادر

جناب عزت عرض یہ کہ آپ کی کتاب قانون زبان اردو مشعر بہ دریافت مذکر و مونث بتاریخ ۵ اکٹوبر ۱۸۷۸ء پہونچی۔

مین نے سالم کتاب پڑھی اور بہت محظوظ ہوا۔ نہایت عمدگی سے مرتب ہوئی ہے اور اوس سے ثابت ہوتا ہے کہ مصنف نے محنت شاقہ اوٹھائی ہے اور پایہ کمال کو پہونچا ہوا ہے۔

اب مین آپکو اطلاع دیتا ہون کہ بالفعل سر رشتہ تعلیم کو کوئی نئی کتابین خریدنا نہین ہے اس لئے آپ کی خالص اور دلی شکریہ کے ساتھ واپس کرتا ہون۔

آپکا خادم

آر۔ ٹی۔ ڈبلیو۔ گرفت

ناظم تعلیمات۔ ملک شمالی غربی و اودھ

نمبر ۲۷۴۔ مرقوم ۳۰ر اکٹوبر ۱۸۷۸ء مقام اکولہ

خدمت نواب ظہیر الدین احمد خان بہادر

جناب۔ بجواب خط مورخہ ۵ ماہ حال عزت عرض یہ کہ آپ کی اردو گرامر موسوم بہ **دو پیکر** شامل کتب انعام سال ۱۸۷۹-۱۸۸۰ء کرلی گئی ہے کیونکہ سال حال کی کتابین خریدی جاچکی ہین۔

آپ کا خادم

نارائن۔ ٹی ڈانڈیکر

ناظم تعلیمات ملک برار حیدر آباد

نمبر ۹۰۱۲ مرقوم ۱۹ اکتوبر ۱۸۷۸ء

خدمت مسٹر ظہیر الدین احمد خان بہادر

جناب مین آپ کی کتاب کی ایک تقریظ ملفوف کرتا ہون - جو رائے اوس مین دی گئی ہے نہایت مفید ہے - براہ کرم چار جلدین اور بشمول یک جلد رسالہ حملہ پانچ جلدون کی ایک بل روانہ فرمائے

آپ کا خادم

سی - اے - آر برونگ - ایم - اے

ناظم تعلیمات ملک متوسط

تقریظ متذکرہ بالا

دوپیکر

مین نے اس دلچسپ رسالے کو تمام و کمال پڑھا اور بہت محظوظ ہوا یہ اون اسما سے بحث کرتا ہے جس کی جنس کی تمیز صرف محاورہ پر ہے اس مین نظایر برمحل اور عمدہ منتخب ہوئی ہین اور اکثر کرکے ناسخ و آتش اور مومن و غالب سے لی گئی ہین جو نہایت نامور شعرا لکھنو اور دہلی کے ہین مگر خود یہ زبان اردو کی کلین بھی باہم بعض اسما کی جنس مین اختلاف رکھتے ہین مثلاً بلبل و نقاب وغیرہ ان کو مصنف نے مناسب نظایر دیکر سہارا ہے -

یہ رسالہ نہایت جانکاہی سے تیار کیا گیا ہے اگرچہ عملاً کارآمد کم ہے - ہان کتب خانجات مدارس کے لئے ایک قیمتی افزایش ہو سکتا ہے -

یہ تحریر با دب تمام خدمت ناظم صاحب تعلیمات ملک متوسط بجواب نشان ۲۷ ، ۸ مورخہ ۱۰ ر ماہ حال گزرانی جاتی ہے - دستخط - سید ابوالحسن - مدرس فارسی - ہائی اسکول جبل پور

نمبر ۱۶۴۹ مورخہ ۲۴ / اپریل ۱۸۷۷ء مقام مدرسہ کلکتہ

منجانب ہیچ - بلاکمن اسکوئر - ایم - اے

مہتمم مدرسہ کلکتہ

خدمت ناظم تعلیمات

جناب - آپ کے سرکاری مراسلہ نشان ۲۰۰۷ مورخہ ۴ ماہ روان کے جواب مین عرض نیاز یہ کہ نہایت عمدہ طریقہ مصنف کی امداد کا یہ ہوگا کہ چند نسخے فرض کیجیے ۳۰ جلدین بمراد تقسیم بہ مدارس وہی اسکولس وکالیجس خرید لی جائین سرکار تو اس کی چھپائی اپنے ذمہ نہین لے سکتی - خود مصنف کو اس کا طبع کرانا چاہیے تا متعدد مقامات کے وزن وقافیہ کی غلطیون کی صحت کا اطمینان حاصل ہو - مطبع عبد الرحمٰن واقع کانپور سے مصنف خط وکتابت کر سکتے ہین - مجھے جہان تک علم ہے یہ مطبع نہایت عمدہ ہے -

آپکا خادم

ہیچ - بلاکمن مہتمم

نمبر ۲۲۵۵ -

نقل ہذا خدمت افسر منصرم کارریزیڈنسی حیدرآباد بغرض اطلاع وبجواب نشان ۳۶ - مورخہ ۶ ماہ حال مرسل ونگارش کہ مین ۳۰ نسخے بہ قیمت مناسب خریدنے کو مستعد ہون -

دستخط - اے ڈبلو - گیت

منصرم ناظم تعلیمات

EDUCATIONAL DEPARTMENT.

No. 8658.

m,

The Inspector General of Education.
Central Province.

Zahir-ud-din Ahmad Khan, Sahib Bahadur,
Hyderabad (Deccan).
Dated 9th October 1878.

,

I am much obliged to you for your treatise on Masculine and minine Nouns in Urdu. We have so few Urdu learners in these Provinces t I regret I can take no copies, I have sent your book for review to a npetent scholar.

I have &c.
(Signed) C. A. R. BROWNING, M. A.,
Inspector General of Education
Central Provinces.

No. 88.

Allahabad, 21st October 1878.

To Nawab Zahiruddin Ahmad Khan Bahadur.

Sir,—I have the honor to acknowledge the receipt on the 5th ctober 1878 of your Urdu Grammar, regarding the distinction of enders.

I have read the whole Book and it has given me a great amount f pleasure. It has indeed been neatly got up and shows that its uthor has taken great pains, and that he has attained a high degree f proficiency.

I have to apprize you that at present the Educational Department oes not stand in need of purchasing any new books, and your Manual s therefore returned with sincere and hearty thanks.

I have, &c.
(Signed) R. T. W. GRIFFITH,
Inspector General of Education,
North West Provinces and Oudh.

DEPOT.

No. 472 of 1878-79.

From,

THE DIRECTOR

OF PUBLIC INSTRUCTION,

Hyderabad Assigned Districts,

To

Nawab Zahiruddin Ahmad Khan Bahadur, Hyderabad.

Dated Akola, 30th October 1878.

Sir,

With reference to your letter dated the 5th Instant I have honour to state that your Urdu grammar entitled "Do Paikar" has b entered in the List of Prize books and that some copies of it will be tak for Prizes for the year 1879-80, the books for the current year having been purchased.

I have the honor to be,

Sir,

Your most obedient servant,

(Signed) NARAYAN B. DANDKAR,

Director of Public Instruction,

Hyderabad Assigned District.

EDUCATIONAL DEPARTMENT.

No. 9012.

From,

The Inspector General of Education,

Central Provinces.

To,

Mr. Zahir-ud-din Ahmad, Khan Bahadur

Hyderabad (Deccan)

Dated 19th October 1878.

Sir,

I enclose a critique on your book. The criticism is favourable. Please send me four copies and a bill for all five copies, including the one originally sent.

I have, &c.

(Signed) C. A. R. BROWNING, M. A.

Inspector General of Education,

Central Provinces.

I have read through this interesting pamphlet. It greatly amused
. It treats of those nouns, the determination of whose gender depends
ogether upon usage. The quotations are appropriate and well selected.
ey are taken generally from *Nasikh* and *Atish*, Momin and Ghalib, the
ost eminent poets of Lucknow and Delhi. But these manufactories of the
rdu language themselves differ as to the gender of certain nouns as بلبل
ightingle" نقاب "veil" and many others. These the author has supported
appropriate quotations.

The treatise seems to be of little practical value, though very
borately executed. It may form a valuable addition to school libraries.

Respectfully submitted to the Inspector General of Education,
ntral Province, with reference to his No. 8727, dated 10th instant.

(Signed) S. ABUL HUSSAN
Persian Teacher High School,
Jubulpore.

No. 1649.

om,

H. BLOCHMAN, Esq. M. A
Principal Calcutta Madrasah.

,

The Director of Public Instruction
Calcutta Madrasah, 24th April 1877.

r,

In reply to your Office Memo No. 2007, of the 14th instant, I beg
inform you that the best way of assisting the author is to subscribe for a
rtain number of copies (say 30) for distribution among the Madrasahs, High
hools and colleges. The Government cannot undertake the printing of the
ork; it is necessary that the author should see it through the press himself,
order to ensure the correctness of the numerous metrical passages. The
ithor might apply to the manager of Abdurrahman's Lithographic Press
Khanpur (Cawnpore) to lithograph the work. This press is the best that
known to me.

I have &c.
(Signed) H. BLOCHMAN,
Principal.

No- 2255.

Copy forwarded to the Officer in charge of the Hyderabad Residency for information, with reference to his letter No. 46-P., dated the 6 Instant, with an intimation that I am willing to subscribe for 30 copies the work at a moderate price.

Fort William, The 26th. April 1877. (Signed) A. W. GUFT, Officiating Director of Public Instruction.

Translation of the Preface written by the very Reverend Mowlana Mowlavi Shuja--at Husain Sahib.

DO PAIKAR.

The above work is designed to supply a want which has long be felt by those who have the care of the youth of both sexes. An extende work showing the general usages of the Urdu language to be presented to th attention of the young during those years which are assigned to scholastic instruction is a task which has never before been undertaken by any perso Yet it is of no small importance that they should acquire a relish for su study as will lead them in the maturity of their faculties to desire the highe advantage from the author's production. In this point of view the gramm tical works in general use in schools exhibit some cardinal faults and difficu ties. They contain rules on Syntax and Etymology framed by a variety authors whose invention could not be perused by the youth of either sex with out serious damage to the purity of their style. In addition to this th tendency of the selections thickly scattered over many of our school gram mars is not only not in harmony with, but is in some respects hostile to th more enlightened spirit of the present age. The volume now submitted t public patronage aims to produce an entirely opposite effect. Its design is t bring before the minds of the young the highest accuracy of the language our country. It has been compiled and written in the hope of attachin them to those principles which good and wise guardians would desire tha their proteges should imbibe.

The volume before us can fairly claim to have been compiled wit deligence, care and good sense and contains very choice selections, these qualitie are sufficient to make a book valuable and at the same time readable. Suc proprieties are rarely found in modern books. The rules and examples wit which the author furnishes us must still, we apprehend, be considered as s

ch raw material. It wiil be highly useful to drop the mataphor. I am
aid that this work will be less acceptable to those who read for the sake
eading than to those who read in order to speak and write the Urdu
guage with accuracy. We think the literary men of Lucknow and Delhi
be chagrined on perusing this volume compiled by a Madrasee noted for
purity and elegance of its style.

Extract Translation from an Article which appeared in the Nusrathul Akhbar No. 22, Vol. 6.

DO PAIKAR

1st. August 1881.

Our learned friend Nawab Zahir-ud-din Ahmad Khan Bahadur has
lertaken the difficult task of compiling and composing an Urdu Grammar.
e subject matter of his manual is the distinction of gender. It contains
eral exceptional rules and numerous illustrations with copious notes. The
ok has been received by the Urdu knowing public at large with the great-
pleasure, for it is more advantageous to youg students, who have been end-
vouring to knock at the doors of the India universities, and it is also service-
e to other young, intelligent and deeply interested, and highly educated
nds of this vast peninsula. Copies of the same book have been forwarded to
constituted educational authorities of Bengal and other Sister Presidencies.
e author expecting that his manual would be introduced into several
her and middle class institutions; and we learn that the Director of Public
struction in Bengal has kindly given the manual a place in the curriculum
studies for the Government schools throughout that Presidency We ho e
at similar steps will also be taken by the authorities of the Sister Presiden-
s.

JURREEDAI ROZGAR No. 39 Vol. 4

Dated 15th. October 1878.

A certain gentleman of high reputation in letters had often
leavoured and tried to the best of his knowledge to prepare an Urdu
rammar, but time and circumstances permitted him not to gain his object
view. But our learned friend Nawab Moulvie Zahir-ud din Ahmad Khan
ahadur, son of the very Reverend Nawab Moulvie Khir-ud-din Khan
ahadur Mahmud Jung has brought out a work of mental labour on the
me subject with numerous exceptional rules, and innumerable illustrations
th copious notes. The manual treats mostly of the distinction of the
nder, which part of speech generally perplexes the minds of young students

and tyros in Urdu. This *vademecum* has surely earned for him a l
literary reputation and has placed him in the most cosnpicuous position am
the Urdu scholars of his age.

The book is excellently got up and is written in such a hig
practical style that the best Urdu Poets of the middle ages like Zuf
Momin, Nasikh and Aabad might envy his position. Our young author
immortalized his name and rendered himself famous not only among
contemporaries, but to ages yet unborn; even among wit, humour, liter
taste and high and noble sentiments appear in the work. We sincerely p
for his success in all similar undertakings for the benefit of young U
students and the Public at large.

"Honor and Shame from no condition rise,
Act well your part,—there all the honor lies."

In the path of life each should follow the bent of his own geni
so far as it is innocent.

KASHFUL-AKHBAR BOMBAY, No. 42, Vol. 26.

THURSDAY, *14th. August 1879.*

We have to acknowledge, with thanks, the receipt by post, of a W
entitled "Do paikar," compiled by Zahir-ud-din Ahmad Khan Bahadur
published with the approval of the Director of Public Instruction, Calcu
The appearance of a work, so original in its conception, and so ingeniously a
carefully elaborated, requires no comment. We confess our inability to d
full justice, by pointing out its various merits. The learned author has sp
ed no pains to make the work exhaustive. His selection of 1,500 words,
show the distinction of gender in Urdu, a subject always difficult for
learner to master, speaks not only for his patience and industry, but also
his intimate aquaintance with Urdu literature. The Student of Ur
Grammar will, if he exercises ordinary perseverance, in a short time, f
his mind stored with quotations and apt sayings from various authors, w
which the work is enriched, illustrative of the distinction of gender in Ur
The advantage to be derived from such illustrations is that the young m
aquires a foretaste for literature, which it cannot fail to seek to satisfy
time. The author, we are glad to see, had carefully tested the practical u
fulness of his brochurê before he ventured to launch it on the great ocean
literature. We have little hesitation in saying that posterity will rememl
with gratitude an author who has contributed to facilitate the study of Ur
Grammar; and we have every hope that the "Do Paikar" will soon acquire
extensive popularity and become a class book wherever the Urdu tongue
spoken.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

الحمد للہ والمنہ کہ اِس رسالہ کے دوبارہ طبع کی بھی نوبت آئی۔ پہلے پہلے تو قوم بلکہ اہل علم کی بے قدری نے اسے عزلت گزین ہی بنا رکھا تھا مگر جیسے عادت دنیا ہی بیس بائیس سال گزرنے کے بعد اب اس کی مانگ ہونے لگی ہی اور بہت سے خطوط اِس کی طلب مین مصنف کے پاس آئے ہوئے ہین حال یہ کہ کوئی نسخہ باقی نہ رہا لہذا اسے نظر ثانی کرکے چھپوانا لازم آیا۔

جس کسی نے اس کا نسخہ طبع اول دیکھا ہوگا وہ اب یہ نسخہ دیکھ کر کہہ اوٹھیگا کہ یہ بالکل جدا کتاب ہی مگر حقیقت یہ ہی کہ مین نے بہت باریکی سے اِس مین نظر کی ہی اور نصف سے زیادہ کو بدل دیا ہی اور بہت سے فواید تحقیقات کے ساتھ بڑھائے ہین جس سے بیچ بیچ اس کی اگلی صورت اور حیثیت ہی بدل گئے ہین اور حجم قریب دونے کے ہوگیا ہی۔

یہہ بات مخفی نہین کہ دنیا مین جتنی زبانین ہین اون کی روانی اور سیلان پر سے

پتا لگ جاتا ہی کہ بانی اوّل نے کس ضابطہ پر اِس کی بنا رکھی ہی کیونکہ اہل زبان بے خواستہ اوسی ایک طریقہ پر اپنے مفردات و مرکبات اور جملون کو استعمال کیئے جاتے ہین قواعد کسی بھی زبان کے سابق سے نہین لکھے گئے بلکہ اسی طرز تشکلین سے بعد کو بہت آسانی کے ساتھ قواعد مرتب ہوتے گئے ہین اور یہ بھی مخفی نہین کہ عوام کسی کسی موقع پر جادے سے دور جا پڑے ہین تو وقت انضباط قواعد خواص کی تحریرون اور تقریرون پر سے صحت کر لی گئی ہی اور بعض وقت امتداد زمانہ اور کثرت استعمال کے باعث یا جیسے عادت شعرائے اہل ہند ہی بے پرواہی یا رعایت شعر کے لئے مثلاً مونث کو مذکر یا اوس کے برعکس باندھ دینے سے ایسے مستند اہل لسانون مین بھی اختلاف آن پڑا ہی مگر جب دونون ہمپایہ مسلم ہوئے ہین تو خواہ مستثنیات مین یا ذوجہتین کے طور پر کلیہ بنا دیا گیا ہی اور اوسی کے ماننے پر سب عام و خاص مجبور ہوے ہین۔ لیکن مین اپنے ناظرین سے معافی چاہ کر یہ لکھنے پر مجبور ہون کہ ہندوستان اِس قاعدۂ واجب التعمیل سے بے بہرہ ہی۔ یہان ہر شخص جو دریائے جمنا کے پار یا حدود اراضی ملک دکن سے شمال جانب کا رہنے والا ہی خواہ وہ کسی بھی پایہ کا کیون نہ ہو اہل لسان ہی اور یہ خرابی زیادہ تر اِس وجہ سے بڑی ہوئی ہی کہ یہان کے امزجہ ہین تقلید پسند ایک کتاب مین نے لکھی بس اوستاد مان لیا گیا۔ دوسرے نے میری زبان سے بدل کر کوئی عبارت گڑھی اور وہ متوطن ملک شمال ہی تو وہی میرا بھی اوستاد مسلم ہوا پھر یہ تمیز نہین کہ ہمین کاروبار دنیاوی مین کس کے مقلد ہونا چاہیئے علمی مسائل مین کس کی اتباع مناسب ہی دینی امور مین کسے مطاع سمجھین اور کس فن کا کون سند مانا جائے۔ بلکہ مین افسوس کے ساتھ کہتا ہون کہ کوئی صاحب رسوخ کر کسی حکومت پر سے ایک فاش غلط فقرہ بھی کہہ بیٹھین

تواون کے زبردست اوسی کو وحی سمجھ لیتے ہین اور رفتہ رفتہ ملک بھر مین اوسی کا رواج ہو جاتا ہی۔ ہمارے محاورہ مین یہہ جملہ یعنے پتا چلتا ہی کبھی نہ تھا بلکہ اس کے عوض پتا لگتا ہی مستعمل تھا ایک صاحب حکومت نے میرے ہی روبرو کہہ دیا کہ فلان کارروائی کا پتا نہین چلتا بس اون کے ایک ماتحت نے فوراً ہی یہ جملہ اپنے مراسلہ مین لکھ مارا اور اب ملک بھر مین یہی محاورہ ہی اور سابق کا محاورہ کم ہو چلا یقیناً بہت تھوڑے عرصے مین گم ہو جایگا۔ یہی حال معلوم دنیا کا ہوا ہی حالانکہ لفظ معلوم اسم مفعول ہی اور ظاہر ہی کہ اس کے ساتھ لفظ ہونا موزون ہوگا نہ لفظ دینا۔

میرے اوستاد مرحوم مغفور مولوی شجاعت حسین صاحب مولائی فرماتے تھے کہ ایک وقت اونھون نے ایک حاکم کی عبارت مین وقتاً فوقتاً کو کاٹ کر وقتہً بوقتہً بنا دیا حاکم موصوف بہت خفا ہوے کہ ایک فصیح محاورے کو تم نے کاٹ دیا۔ اب عربی دان انصاف فرما سکتے ہین کہ وقتاً فوقتاً کس قدر لغو ہی۔

بعض وقت ایسی غلطیان کے دو فریق اور دو رائین ہو جاتی ہین اور اگر وہ غلطی کرنے والا مقبول عام ہی یا اوسے قبول کرنے والے تعداد اور قوت مین بڑھ کر ہین تو عموماً اوس کی غلطی فصیح ترین شمار ہونے لگتی ہی جیسا سہی اور راس کہ دراصل صحیح اور راست تھے اور اب یوہین مستعمل ہین۔

تقلید کی یہان تک نوبت پونھچی ہی کہ معنے بے معنے بھی الفاظ مستعمل ہو جاتے ہین چنانچہ انگریزی مین لکھتے ہین ایٹ سیٹرا ایٹ سیٹرا اور چونکہ اِس کے حاصل معنے وغیرہ کے لئے گئے ہین اُردو مین لکھنے لگے وغیرہ وغیرہ حالانکہ لفظی معنے کے لحاظ سے ایٹ سیٹرا کے معنے ہین اس کے سوا اور بھی اور وغیرہ کے معنے ہین اِس کے سوا

جو کچھ ہو جیسا اِس شعر مین لفظ وراے کے معنے ہین ناسخ وراے ابو الفتح سلطان غازی +
فداے ابو الفتح سلطان غازی + پس ایٹ سیٹرا حاوی ہی جامع ومانع نہین اوس کی تکرار ممکن
ہی برخلاف لفظ وغیرہ کے۔ قطع نظر اِس کے وغیرہ کا تثنیہ اور وغیرہ کی جمع بھی ہوتی ہی برخلاف
ایٹ سیٹرا کے جیسا وغیرہما اور وغیرہم پس اگر وغیرہ کی تکرار جایز ہو تو وغیرہا وغیرہما اور وغیرہم
وغیرہم بھی کہنا جایز ہوگا۔

جس تقلید کی ہمین شکایت ہی اوسمین ایک رسم الخط کی بھی تقلید ہی۔ ایک اہل شمال
نے حقارت سے کہا کہ یہان کوئی بھی صحیح املا لکھنے والا نہین ملتا۔ لفظ تک کو ایک مرکز
بڑھا کر تنگ لکھا کرتے ہین مین کسی سے کتابت نہین کرا سکتا۔ یعنے اون کے پاس صرف
لفظ تک کا املا غلط کرنے سے کل دکھنی ناخواندہ تھے حالانکہ خود صاحب ممدوح لفظ مفرد
کے ٹکڑے اوڑایا کرتے تھے چنانچہ کریگا کو لکھتے تھے کرے گا اور یہ رسم اب عالمگیر بھی
ہو چلی ہی۔

رسم الخط کا قاعدہ یہ ہی کہ ایسا لفظ منقطع کر کے نہ لکھا جاے جس کے اجزا بالذات
معنے نہین کر سکتے اور ایسے اجزا متصل نہ لکھے جاین جو علیحدہ معنے کر سکتے ہین مثلاً کیجیئگا
اور کریگا دونون لفظ مفرد غیر منقسم ہین پہلے مین گاف الف امر کے ساتھ ادب مخاطب ظاہر
کرنے کے لئے مستعمل ہی اور دوسرے مین بطور علامت مستقبل کے اور یہ دونون مستقل
معنے نہین کرتے اس واسطے اپنے جزو اصلی یعنے خاص فعل سے منقطع ومنفصل نہین
ہو سکتے پھر کیجیئے اور گا اور کرے اور گا کس طرح جدا کر کے لکھے جا سکتے ہین برخلاف
اِس کے لفظ سے ایسی علامت ہی جو بالذات بامعنی ہی جیسا اوس کے خاص بیان مین
مذکور ہوگا پھر سننے اور تمنے ملا کر لکھنا ہرگز صحیح نہین ہو سکتا۔ اِسی طرح مین اور کے اور کر

اورکو اور سے اورکا وغیرہ علامتون کو لفظ اصلی کے ساتھ ملادیتے ہین چنانچہ حالتمین
اسکیواسطے - لیکے - دیکھکر - کیونکر - تمکو - ہمسے - اسکا وغیرہ اور اِس سے بڑھکر دو یا
تین جدا مستقل لفظون کا ملادینا ہی مثلاً فیضدرجبت - ضلعمرادآباد - پانیوالا - ہوجہہ - نکیجاے
رکھلیگئی - لیگیا - بھیجدیجائیگی - جسطرح - ابتک - جبکہ - وغیرہ - جس سے بعض صورتون
مین تو معنے ہی خبط ہوجاتا ہی مثلاً دیئے جاین (جمع مذکر) کو دیجاین لکھتے ہین جس
سے وہ لفظ جمع مونث ہوجاتا ہی - ہان ایسے لفظون کا ملاکر لکھنا ضرور ہی جو مرکب ہوکر مثل
مفرد کے معنے کرتے اور مستعمل ہوتے ہین جیسے علیحدہ - عالمگیر - باہمدیگر - ہمسایہ وغیرہ
فارسی وغیرہ کے املاکو بگاڑنا بھی ایک نامحمود بات ہی - چنانچہ فارسی مین ذال
نہین ہی پھر گاذر اور گذر اور گذارش وغیرہ ذال سے غلط ہی - سمنس لفظ انگریزی
ہی اور انگریزی مین حرف (ث) نہین ہی مگر اہل شمال اسے ث سے لکھتے ہین - لفظ
وتیرہ اور توتیا تاے قرشت سے ہے اون کو طاے حطی سے لکھنا خطا ہی - اور
اور بہت سے الفاظ عربی کی ناقابلیت کے باعث محرف اور ساختہ کردیئے گئے ہین اور
اسی بے علمی سے ناخواندہ جاہلون مین ایسے جھگڑے برپا ہوگئے ہین کہ بعض نیم ملا
ان کے رفع کرنے کی غرض سے اِس کوشش مین پڑے ہوئے ہین کہ املاہی کا
امتیاز اوٹھادیا جاے - مصالح ایک عربی لفظ ہی جس کے معنے ہین ایسی چیزین جو درستی
کے لئے استعمال مین آتی ہین مثلاً سالن اور پان کو خوش مزہ اور خوشبو کرنے کی اشیا -
یا عمارت مین استحکام پیداکرنے والے اسباب وسامان مگر مسالہ سین وہاے ہوز سے
مستعمل ہورہا ہی - ایسا ہی لفظ مثل پر بحث ہونی لگی ہی اور بعض دکھنی بھی باتباع اہل شمال
مسل سین سے لکھنے لگے ہین اور حجت یہ لاتے ہین کہ یہ سلسلہ سے مشتق ہی چنانچہ

ایک مالدار ذی وقار کی زبانی یہ توجیہ سُن کر مجھ سے نہ رہا گیا بے اختیار کہہ اوٹھا کہ اب معلوم ہوا کہ رباعی سے ثلاثی پیدا ہوتا ہی اسی طرح لفظ مقطعہ عربی ہے یعنے ایک حصہ زمین کا جو کسی بڑے قطعہ سے قطع کر کے علیحدہ کیا گیا ہو مگر جن بیچارون نے یہ لفظ عربی سنا ہی نہ تھا اخبارون تک مین ہنسی اوڑائی اور اپنی ہی جہالت کا ثبوت دیا۔ کسرات سین سے اجزاے اودن کو کہتے ہین اور کثرات ثاے مثلہ سے زیادہ کے معنے پر آتا ہی پس حسابات مین کسرات آنہ پائی سین سے چاہیئے نہ ث سے۔ اسی طرح عربی مذکر الفاظ کو ی لگا کر مونث بنا دیتے ہین چنانچہ انتظاری۔ اضطرابی۔ انکساری تساہلی۔ تغافلی۔ تقرری۔ تبدلی۔ تبدیلی۔ وغیرہ۔ اور کبھی فارسی مین بھی ایک ی زاید کر دی جاتی ہی جیسے دیری۔ مبارکبادی۔ پرورشی وغیرہ۔

وتیرہ یا طرز یا سیاق زبان یعنے وہ آمد اور زبان کی رو جو ثابت کرتی ہی کہ واضع نے کس قاعدہ و اصول پر اسے ڈھالا ہی صاف بتاتی ہی کہ جس لفظ کے حرف اخیر کے ماقبل یاے معروف ہو وہ مونث ہونا چاہیئے اسی بنا پر جتنے لفظ تفعیل کے وزن پر آتے ہین سب مونث ہوتے ہین مگر اس مین سے خاص کر ایک لفظ تعویذ کیون مذکر ٹھہر گیا اور دکن والے اصل قاعدہ کی پابندی پر اسے مونث باندھین تو معیوب کیون ہی ایسا ہی تیر اور گیت باوجود حرف اخیر کے ماقبل یاے معروف ہونے کے شمال مین مذکر باندھے جاتے ہین۔ تو دکھن مین سیپ کا مذکر باندھنا کیون نہین معفو عنہ سمجھا جاتا۔ اسی طرح قاعدہ بتاتا ہی کہ جو لفظ الف و ہا مین ختم ہو مونث ہی جیسے آہ۔ راہ۔ کاہ۔ تھاہ۔ وغیرہ حتے کہ چاہ بمعنی محبت بھی مونث ہی پھر چاہ بمعنی کنوان کیون مذکر ٹھہرا چنانچہ آتش جان شیرین سے بھرے دل کو تمنا ہی یہی + آب شیرین کے عوض چاہ زنخدان تیرا +

محاورہ ایک ایسی چیز ہی جو ہر ملک کی خصوصیات کو ظاہر کرتا ہی۔ بعض الفاظ بعض قومون کے بیل چول یا بعض عادتون اور حادثون کی وجہ سے کسی خاص ملک مین پیدا ہو جاتے ہین جو دوسرے ملک مین نہین ہوتے بلکہ وہان اسی غرض کے پورا کرنے کو دوسرے ہی الفاظ ہوتے ہین مثلاً یہان ٹپہ وہان ڈاک یہان کرٹوڑ گری وہان پرٹ یہان پن وہان لگان یہان جام وہان امرود یہان سیتا پھل وہان شریفہ یہان پپائی وہان ارنڈ خربزہ یہان بٹانا وہان مٹر اِسی قبیل سے نیلام ایک لفظ ہی جو نہ ہندی ہی نہ اُردو انگریز حاکمون نے خدا جانے کہان سے اسے لا کر شمال ہند مین چھوڑ دیا اوس کی جگہ پر یہان لفظ ہراج مستعمل ہی۔ پس مین نہین جانتا کہ ہراج کے بولنے والے نیلام پراور نیلام کے لکھنے والے ہراج پر کیون ہنسی اوڑاین چنانچہ اسی طرح شیگرام زبان اردی کا اور جھٹکا ہندی لفظ ہی اور یہہ دونون جلدی کے معنے رکھتے ہین اور مدراس وغیرہ سے یہان آکر دو قسم کی گاڑیون کے معنے پر مستعمل ہو گئے ہین۔ اور لفظ ڈبا بمعنی ریل کی ایک گاڑی کے بمبئی سے آیا ہی۔ اور اسی طرح آلو کو بمبئی مین چونکہ انگریز لائے ہین وہان اوسے بٹاٹے بولتے ہین جو لفظ پوٹیٹو کا بگڑا ہوا تلفظ ہی اور ایسا ہی ایک قلمی آم ہوتا ہی جو حیدرآباد مین گووا سے آیا ہی پس یہان اوس کا نام گووا بند ہی اور مدراس مین وہ پیٹر پسند کہلاتا ہی کیونکہ مسٹر پیٹر نے وہان اوسے رواج دیا۔ غرض ایسا ہی کھانا اوس غذا کو کہتے ہین جو معمولاً پیٹ بھرنے کے لئے استعمال مین آتی ہی پس چونکہ دکن مین چانول معمولی غذا ہی اور روٹی شاذ اور کمتر کھائی جاتی ہی اِس لئے کھانا پکے ہوئے چانولون کو بولتے ہین روٹی کو نہین کہتے اور پکے اور کچے چانولون کی تمیز کے واسطے خشکا اور چانول دو جدا لفظ مستعمل ہین اور اگر خشکے کو چانول کہہ دیجئے تو ہنستے ہین پس اہل شمال کا

لفظ کھانا پرہنسنا یا پکے ہوے اور کچے دونون کو چانول بولنا کیون کر جایز ہو سکتا ہی وہ چاہین روٹی کو بوجہ اُن کی معمولی غذا ہونے کے کھانا کہہ لین۔ ہم اون پرہنسینگے۔

ایسا ہی لفظ تقصیر ہی جو یون مثلاً استعمال ہوتا ہی تقصیر آپ ہی فرماین کہ مین نے کیا عرض کیا تھا جس کے معنے یہ ہوتے ہین کہ تقصیر معاف آپ ہی فرماین کہ مین نے کیا عرض کیا تھا۔ پس اگر یون تقصیر بولنا قصور ہی تو دہلی مین بادشاہ کو کرامات کیون کہتے تھے اور سالم ہندوستان بھر مین تقصیر کے مقام پر حضور کیون مستعمل ہی۔ اس کے تو معنے سلامنے کے ہین یہی حال تسلیم اور تسلیمات اور آداب کا ہی۔ کیا جناب اور صاحب کے اصلی معنے وہی ہین جن معنون پر ہم انھین استعمال کرتے ہین۔ پھر کیون نہ ہر لفظ پر ہم اپنے ہی آپ پرہنس لین۔

ایسا ہی بہت سے محاورے اہل شمال خود استعمال کرتے ہین مگر ہم کو اوس کے مجاز نہین سمجھتے چنانچہ دلی کی بیگمون کی زبان مین ہی ہم سار کی غریبون کو کون پوچھتا ہی بلاحظہ ہو اشعار ہادی النسا مگر کسی دکھنی کی زبان سے لفظ سار کا یا سر دیکا نکل جانا قابل مضحکہ ہوتا ہے۔ ایسا ہی لفظ آسرا۔ **وزیر** زور بازو سے جوان ہی آسرا ہر پیر کا + دیکھ لو دست کمان مین بھی عصا ہی تیر کا + آور دھاگا۔ **ایضاً** کوئی زنار پہنتے ہین ہم + بت عبث دھاگے دیا کرتے ہین + آور سر کنار ند لرزا یہ اضطراب سے میرے مرا مزار + جو سنگ لوح اپنی جگہہ سے سرک گیا + آور ننھا اور ننھی وغیرہ **جان** جی سے بھاتے ہین مجھے باجی تمھارے ہاتھ پاؤن + گورے گورے ننھے ننھے پیارے پیارے ہاتھ پاؤن + **رنگین** آخری ہی چار شنبہ چل دوادھان جس جگھہ + مٹکنا سا باغ ہو اور ننھی ننھی کیاریان + اور جتن **جان** نگوڑی ہنڈیان ایسی بری یہ ہوتی ہین + کسی جتن

سے پکاؤ لعاب رہتا ہی + اور کاڑھنا اور ناٹھنا وغیرہ دیکھو فرہنگ آصفیہ صفحہ (۲۴ و ۲۷۵ جلد سوم)
ہان بے شک محاورون اور اصطلاحون کے اختلاف سے یہ الفاظ ہمارے ہان کسی قدر
وسعت معنے کے ساتھ مستعمل ہوتے ہین جس طرح آپ کے ہان لفظ کھلانا کہ کھیلنا کا
متعدی بھی وہی ہی اور کھانا کا متعدی بہ دو مفعول بھی وہی حالانکہ صورت اول مین بالکسر ہوتا
اور شق ثانی مین بالفتح - اسی طرح جیسا شمالی حصہ ہند مین پوربی پنجابی وغیرہ الفاظ اور محاورے
مخلوط ہو گئے ہین اور معیوب نہین سمجھے جاتے یہان بھی اختلاط اقوام ہمسایہ والسنہ
متنوعہ سے بعض غیر زبان کے الفاظ زبان پر چڑھ گئے ہین اور یہ خلاف داب و شان و
عادت اہل لسان نہین ہی - نکو بمعنی نہین چاہیئے اور ہو بمعنی ہان اور سٹپٹانا بمعنی پھنسنا
گٹھنا یا پکڑا جانا اور ہلو بمعنی آہستہ مرہٹی لفظ ہین جو دکن والون کی زبان مین آمیزش
پا گئے ہین یہ اگر گناہ ہی تو سرت اور جیوڑا اور جنٹرا اور دھرن بمعنی رحم یا بچہ دان اور سٹھنی
یعنے وہ گالی جو شادیون مین ایک سمدھن کے جانب سے دوسری کو سنائی جاتی ہی اور
اور بہت سے ایسے الفاظ کیون دہلی مین مستعمل ہین چنانچہ **رنگین** گانا تو نہین آتا بہلاتی
ہون جی اپنا + ہون لئے سے نہ مین واقف ہی سُرت نہ کچھ سر کی + **جان** کبھی
نہ جھوٹھون بھی آکے پوچھا کہ تیرے جیوڑے کا حال کیا ہی + یہی تھے اقرار تو نے
جس دم کو ارجھل تھام ادتارا + سوز جو روتا ہون تو آنسو پونچھ کر کہتا ہی بس مت رو + ترا دل
پاس میرے ہی تو کیون جیوڑا اگر ھتا ہی + **جان** دانائی یہ کیسی ہی بی عاقلہ خیلہ ہین + نادان
کے جنٹرے کا بی جان خدا حافظ + **ایضاً** دائی کیا پیٹ رہے او سکو ہی بتلا پانی + جب
ہرا ہو گیا اک دم مین دھرن سے باہر + **انشا** سٹھنی کی عوض تو نے جو تیار کی گالی
گالی ہی وہ کچھ اور ہی اسرار کی گالی + اور الفاظ انگریزی کر یہ التلفظی سے اور غلط موقع پر

کیون استعمال کیے جاتے ہین چنانچہ کیا پٹن کا کپتان کرنل کا کرنیل بروزن سرخیل اور
کیانٹر کا کنٹر اور بٹن کا بوتام اور کیا مپ کا کمپو اور باٹل کا بوتل اور ریفل کا رفل اور گراس
کٹر کا گراس کٹ اور کیا بیج کا کوبی اور کارک کا کاک اور آنڈ کا اینڈ اور اسکول کا سیکول
اور اسٹیشن کا سٹیشن وغیرہ چنانچہ **ظفر** جو وہ آراستہ کرتے ہین پلٹن اپنی مژگان
کی + تو ناز و غمزہ کو کپتان اور کرنیل کرتے ہین + رند عوض ساغر ہیے دیتا ہی خالی کنٹر +
مین تو بہکا میر اساقی بھی برابر بہکا + **ایضاً** محتسب کچھ تو ہے چشم مروت مجھ سے +
ایک بوتل تو مرے آگے دھری رہنے دے + **آتش** اپنی شکارگاہ جہان مین ہر
آرزو + مین سامھنے ہون اور تمھارا رفل چلے + یہہ بھی جانے دیجیے رہایش کونسا
لفظ ہی اُردو کا مصدر رہنا اور فارسی کا شین حاصل بالمصدر دونون گنگا جمنی - اور ادائی کی جگہ
ادائگی اور درستی کے عوض درستگی اور تنازع کی جگہہ پر تنازعہ اور موقع کی عوض موقعہ کیون
پھر جمن جو دودھ مین دیا جاتا ہی تا وہ جم کر دہی بن جاوے ضامن کیون کر ہو گیا لفظ ضامن
ہندوستان مین داخل ہونے سے پیشتر سے دہی بن رہا ہی اوس وقت کونسا
لفظ اس معنے سے مستعمل تھا خیر اوتنے دور کیون جاؤ بیس بائیس سال سے جو ضامن
کا استعمال شروع ہوا ہی اوسی کے آگے بتا دیا جاے کہ دودھ اور دہی کا ضامن کون تھا
اور اسی کے قریب لفظ سمن جو ہی یعنے ٹھنڈھا پانی جو گرم پانی مین ملا کر سموتے یعنے معتدل
بناتے ہین وہ کیون نہین بدل دیا گیا کیونکہ وہ بھی اِسی طرح کا ضامن ہی جیسا دہی کا جمن ہی
اَور ملائی بالائی کیسے بن گئی فارسی مین تو اسے سر شیر کہتے ہین لفظ تب کی جگہہ جب اور اگرچہ
کے عوض اگر چیکہ اور دودھ اور سامھنے باہم مخلوط کو بدل کر دودا اور ساہنے بلاھا
غلط العوام اہل ہند ہی - اور دودھ کھانا ایک نیا محاورہ اِس خوف سے بنا ہی کہ دودھ پینا

رضاعیت کے معنے پر بھی مستعمل ہوتا ہی کہین کوئی دکھنی انہین دودھ پتیا بچہ نہ کہدے - پھر تو بہت سے محاورے ذو معنے ہوتے ہین جیسے انڈا دینا خشکہ کھانا کدو لینا وغیرہ کیا وہ سب ترک کر دئے جاینگے - ایسے محاورے ہر زبان مین ہوتے ہین کوئی کہانتک یہ کام کر سکیگا اِسی طرح ہند مین مستعملہ محاورے علے الدوام ترک ہوتے رہتے ہین ہم اِس پر مجبور کیون گردانے جاین کہ فوراً ہم بھی اوس کی اتباع کرین - ہم کیون نہ لفظ جھاڑ کا استعمال کرین جب آپ خود جھاڑی اور ربلور کا جھاڑ لکھا کرتے ہین اُردو لفظ کے ہوتے فارسی کو ترجیح بلا مرجح کیون - بتلانا - دکھلانا تلک ہیگا رہوے مت اور امر حاضر بواو مجہول مثل کرو اور کھاوے اور ہو کی جگہہ ہووے اور لاین اور لین کی جا پر لاوین اور لیوین - اور کر رہا ہی کے عوض کرے ہی غرض بہت سارے الفاظ جو آج متروک ہین مومن و غالب وا سیر تک کی زبان مین موجود تھے ایسا ہی لفظ تین بھی قریب کے زمانہ تک ٹکسالی محاورہ رہا ہی پس یہ ناانصافی ہی کہ چند شاعران ہند اپنے ہی استادون کے محاورون کے چھوڑ بیٹھتے ہی اون کو ہم بھی فوراً نہ ترک کر دینے پر ہدف تیر ملامت بنائے جاین -

یہان ایک نکتہ سمجھ رکھنے کے لایق ہی مرزا قربان علی بیگ سالک دہلوی مرحوم فرماتے تھے کہ ولی جو شاعر مستند اپنے وقت کا گزرا ہی دہلوی تھا - فرہنگ آصفی مین اشعار ولی مثال مین موجود ہین اوس کی زبان یہہ بتا دیتی ہی کہ قدیم دہلوی زبان اور دکھنی زبان ایک ہی مگر اہل ہند بیچارے کو دکھنی ہی بنائے دیتے ہین -

* آب حیات مین لکھتا ہی کہ ولی احمد آباد گجرات کے رہنے والے تھے - اپنے وطن سے دلی آئے (اور وہین رہ پڑے) پھر کہتا ہی ان کا دیوان اوس عہد کے شاعرون کی بولتی تصویر ہی کیونکہ اگر آج دریافت کرنا چاہین کہ اوس وقت کے امرا و شرفا کی کیا زبان تھی تو اوس کی کیفیت سوا دیوان ولی کے اور کوئی نہین بتا سکتا انہین کے دیوان سے ہم اوس وقت اور آج کی زبان کے فرق بخوبی نکال سکتے ہین - پھر کہتا ہی دیکھو صفحہ ۱۲

فارسی ترکیب اُردو عامل سے نہین بدلتی **وزیر** فقیرون کے قدم لیتے ہین سلطان +
یہ ہی تاثیر نقش بوریا کی + لیکن اِس کا لحاظ نہین کیا جاتا اور لکھ دیتے ہین مثلاً نکاح بیوگون کو اور
ملکون مذکورہ کے اور یارون گزشتہ سے وغیرہ - اور ترکیب فارسی کا مضاف الیہ جب واحد
ہوتا ہی تو اُردو مین بے جمع کئے ہوے بطور جمع کے استعمال نہین ہو سکتا مگر اس کی پروا
نہین کی جاتی بلکہ سالم جملے کو بطور لفظ مفرد کے استعمال کر بیٹھتے ہین **وزیر** رات صیاد نے
یہہ کہہ کے سرافراز کیا + رہین لٹکے قفس مرغ خوش الحان سر پر + بجاے قفس ہاے
مرغ کے **اسیر** دھوان اوٹھتا ہی لب تک نالہ سوزان نہین آتے + نہین سینے
مین دل گویا کباب آتش مین پکتا ہی + بجاے نالہاے سوزان کے - **آباد** یہہ جہاز
ہفت گردون غرق ہو نگے دیکھنا + ہجر مین دم بھر اگر طوفان چشم تر اوٹھا + بجاے جہاز ہاے
ہفت گردون کے - اور اکثر فارسی جمع بھی اردو مین مستعمل ہی چنانچہ **میر** چو رکب دست حنائی
مین پڑے وان ہو نگے + لے گئے رنگ اوڑا تیرے شہیدان ہو نگے + **امانت**
جوش مین آیا جو دریاے شباب اے یاران + مین ہوا اوس در نایاب سے ایسا چسپان +
لیکن بھولے سے بھی اہل دکن الف و نون سے جمع کر دین تو یکلخت اون کی کمبختی ہی
آجاتی ہی - غضب تو یہہ کہ ترکیب فارسی کی ایک نئی جمع ہند مین ایجاد ہوئی ہی - یعنے تار برقی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱ خود دکھنی تھے اِس لئے اون کے کلام مین بعض بعض الفاظ دکنی بھی ہوتے ہین.
نیز کہتا ہی مگر یہ لطیفہ بھی کچھ کم نہین کہ شاعری کا چراغ دکن مین روشن ہو اور ستارے اوس کے دلی
کے افق سے طلوع ہوا کرین -
نیز کہتا ہی کہ ان کا ابتداے عہد شاید عالمگیر کا آخر زمانہ ہوگا اور وہ مع اپنے دیوان کے سنہ ۳ محمد شاہی مین
دلی پونچے انتہے
عجب ہے کہ مصنف آب حیات ان کو گجراتی بھی کہتا ہی دکنی بھی بناتا ہی فقط مصنف

کی جمع تارہاے برقی کے عوض تار برقیان کی جاتی ہی اور لفظ تار باوجود مذکر ہونے
کے اِس جمع تصرفی سے مونث بنا دیا جاتا ہی۔ سچ ہی اگرچہ گندہ مگر ایجاد بندہ۔ یہی حال تاریخ
پیشی کا ہی کہ اِس کی جمع بجاے تاریخہاے پیشی کے تاریخ پیشیان لکھی جاتی ہین۔ جب
کوئی فارسی ترکیب اُردو مین مستعمل ہوتی ہی تو اوس کے ساتھ اسم مرکب کا سا عمل کرتے
ہین مثلاً حقیقت حال جان مطلب غایت منشا وغیرہ کو مونث اور تار برقی کو مذکر باندہنے
کے عوض لکھ جاتے ہین حقیقت حال یہہ تہا جان مطلب یہ پایا گیا غایت منشا یہہ معلوم ہوتا ہی
وجہہ ثبوت پیش ہوا تار برقی آئی وغیرہ اور اُردو کے دو لفظون یا جملون کو حرف ربط فارسی سے
ملا دیتے ہین جیسے ہاتھ و پاؤن ضرورتون و لحاظات وغیرہ۔ یا فارسی وغیرہ کے الفاظ
اور جملون کو حرف رابط اُردو سے مثلاً امور جزئی اور کلی۔

اب ایک اور طریقہ رواج پانے لگا ہی یعنے جملہ معترضہ جو سابق مین حسن کے
ساتھ سلسلہ عبارت مین لکھا جاتا تھا اب تقلید غلط بر غلط پر قوسین مین تحریر ہونے لگا ہی مگر
اس مین مثل کوے اور ہنس کی چال کے عجیب غلطیان ہوتی ہین یعنے چونکہ عبارت
نویسون کو یہہ تک نہین معلوم کہ کس قدر حصہ اوس کا خطوط ہنحنی یعنے قوسین مین ہونا چاہیے
اور کس قدر باہر یا کون سے لفظ پر قوسین کے اندر کا حصہ ختم ہونا لازم ہی۔ اور تکمیل عبارت
کو کون سا لفظ کم یا زاید کرنا اِس لئے ناممکن ہی کہ اون کی قوسین والی عبارت اپنے اول و آخر
اجزاے بیرون قوسین کے ساتھ مل کر صحیح پڑھی جا سکے مثلاً ایک صاحب لکھتے ہین
اصفہان (جو ملک ایران مین واقع ہی) کے رہنے والے تھے۔ حالانکہ صاف عبارت یہہ تھی
اصفہان کے جو ملک ایران مین واقع ہی رہنے والے تھے یا ذرہ اولٹ پھیر کرکے لکھو تو یون
ہو سکتا تھا اصفہان کے رہنے والے تھے جو ملک ایران مین واقع ہی۔ اِسی طرح ایک

صاحب تحریر فرماتے ہین چندر نگر (کلکتہ کے قریب فرانسیسی مقبوضہ شہر ہی) کے حاکم نے
درحالیکہ یون لکھنا چاہیے تھا چندر نگر جو کلکتہ کے قریب فرانسیسی مقبوضہ شہر ہی اوس کے
حاکم نے ۔ اور ایک صاحب رقم طراز ہین ہارون الرشید اپنی زوجہ زبیدہ (جو اون کی چچیری بہن
بھی تھین) کے پاس بیٹھے تھے جس کے عوض یون ہونا لازم تھا ہارون الرشید اپنی زوجہ
زبیدہ کے پاس جو اون کی چچیری بہن بھی تھین بیٹھے تھے ۔ ایسا ہی یہہ جملے ۔ دول یورپ
(جو روم کے دشمن ہین) کی رلے ۔ رعایاے ہند (جو لارڈ صاحب کی نظرون مین وفادار
ثابت ہو چکے ہین) پر اس کا اثر ۔ ایک سنتری جس نے اوسی وقت پہرا بدلا تھا) کو گولی ماردی
کارروائی چارسالہ ندوہ (جو عنقریب چھپیگی) سے معلوم ہوگی ۔ خدا آل خطاب (اپنے سے
مراد ہی) سے اوس کا سوال کریگا وغیرہ ۔

ایک اور فرقہ وہان وجود مین آرہا ہی جو شاید قانون زبان کو بھی نیچر پر ڈھالنا مطمح
نظر رکھتا ہی چنانچہ اون کی چند عبارتین یہان نقل کرتا ہون ۔

حضرت عثمان بولے جس نے قوی امین کو دیکھنا ہو وہ اون کو دیکھے ۔ اون
کے مضبوط بازوون نے انتظام اور قانون اور عدل کی تعمیل کا سکہ بٹھایا ہوا تھا اللہ نے
اون پر فرشتے مقرر کیے ہوے ہین ۔ **ے** تھامے ہوے ہی تو نے زمین اور آسمان +
تیرے سوا کوئی بھی اونھین تھامتا نہین + شمس و قمر ہین تو نے مسخر کیے ہوے +
کوئی بھی حکم سے ترے باہر ورا نہین +

اس کے علاوہ استادان مسلم الثبوت ہنا ور غلطیان بھی بے پروائی
سے کرتے ہین جن کے منجملہ یہ ہین (مین اس جگہہ ظفر آختر نسیم (صاحب گلزار) اور
امانت سے قطع نظر کرتا ہون) ۔

مومن — صفحہ جیحون پر جو کبھی ہم سوزش دل لکھواتے ہین + سارے حباب لب دریا بتخالے سے بن جاتے ہین + لب کو مشدد باندھا ہی۔

آتش — مین نے لیا بغل مین پری وصال کو + دیو فراق کشتی مین مجھ سے پچھڑ گیا + پری کو مشدد باندھا ہی۔

مومن — مہر و مہ دونون دشمن کین توز + داغ دین کیا نئے نئے شب و روز + بجائے داغ دئے جمع مذکر کے۔

ایضاً — ہی سرخ پٹکا اور خون غیر مین رنگا ہوا + کیا قتل پر میرے کمر نکلے ہو گھر سے باندھ کر + رنگا کو مشدد باندھا ہی۔

اسیر — تم جو بے پردہ ہوئے ہو گئے روشن نہ فلک + تیرگی نام کو رخسار زحل مین نہ رہی + مصرع اولے مین نہ کی ہا کو صاف ساقط کر دیا ہی۔

ایضاً — حسن بے پردہ کی گرمی سے کلیجہ پکا + تیغ کی آنچ سے گھر مین مرے کھانا پکا + ہر طرح ہاتھ اوٹھانا ہی جہان سے مشکل + بیٹھ رہنے کو بھی گھر چاہیے کچا پکا + لفظ پکا کو حالت صفت مین بھی مشدد باندھا ہی اور حالت فعل مین بھی۔

رند — مین کہان خواب ترا اور بت خودکام کہان + جس کا دل پھوڑا سا پکے اوسے آرام کہان + حسب شرح بالا۔

صبا — کوے جانان سے اوٹھا دینا مرا کیا سہل ہی + آسمان کو بھی بہت پڑ جائے مشکل چاہیے + باغ مین مجھ مست سے گر بحث نالہ آپڑے + بیٹھ جائے دم مین آواز عنادل چاہیے + لفظ چاہیے بالکل بیکار ہی۔

ایضاً — من و سلوا جسے ہم سمجھے ہین + زہر آلود ہی کیا ہونا ہی + جوہر روح تن خاکی مین +

کیا گل اندودہی کیا ہوناہی + کیا ہوناہی محض بیکارہی -

رند

تمیز ہو تو کرے فرق دوست دشمن مین + خدانے آنکھین دیان دیکھہ بھال لینے کو + فعل مونث کی جمع یا و نون سے چاہیئے نہ کہ الف و نون سے ہان الف و نون سے جمع کرنا البتہ بہت قدیم محاورہ ہی -

ایضاً

ہر ایک زبان پر تو حاصل کلام آیا + وہ رٹتا ہی جسے جس طرح ترا نام آیا + اِس کا وزن غیر مفہوم - اور اگر وزن کو سہو کتابت پر حمل کرو تو یہ حاصل کلام بے اضافت رکیسا -

صبا

بیقراری دل عاشق پر + دل تڑپ جائیگا ہل جائیگا + شاید تڑپیگا تو دل اور ہل جائیگا معشوق کیونکہ مضارع مین ہمزہ صیغہ مخاطب بنانے کو بڑھاتے ہین اور یہان مخاطب معشوق ہی -

نسیم

رہا ترک ادب کا پاس مجھ کو اِس قدر باقی + مین دوڑا اسکے لینے کو جسے تیرا ستم پایا + ادب کا پاس کہ ترک ادب کا - ترک ادب کا خوف چاہیئے -

مومن

نہ ہو ارمان دل آزاری کا میری + علاج آئے نہ عیاری کا میرے + مطلب غیر مفہوم

ایضاً

سن کے مین نے کہا عتاب کے ساتھ + گریہ آیا مجھے جواب کے ساتھ + بات کہتے مین رو دیا مین نے + جو جواب آیا سو دیا مین نے + یہان اگر لفظ کہا جو مصرع اول مین واقع ہی اسم مفعول ہی تو بھی اور فعل ماضی ہی تو بھی مطلب تشنہ ہی - فاعل کا فعل اور مبتدا کی خبر ہی مفقود ہی کہ کہا تو گیا کہا یا معشوق کا کہا سن کر کیا تو کیا کیا -

ایضاً

طپان ایسا دل مشتاق بے صبر + کہ شق پاس از لرزلے سے ہو گئی قبر + بعد طپان کے ایک نقطہ ہو اصر ور ہی -

مومن	مبارک درد بے درمان وتدبیر + کہ وہ بے درد ہی جس کی یہ تصویر + یہان ایک ہر اور چاہیئے۔
ایضاً	نشان رشک سودا نقطہ خال + کہ وہ بے مثل تھی جس کی یہہ تمثال + ایک تھی اور چاہیئے۔ اور شعر کے معنی بھی نہین بنتے۔
ایضاً	ہنرمندی سے ہو تو کیون کھلے عیب + کہ وہ ستار ہی جو عالم الغیب + ایک ہی اور چاہیئے۔
وزیر	دیکھ کر تجھ کو حسین کٹتے ہین بھولے ہین بناؤ + کنگھیان کرتے نہین سر پہ روان آرے ہین + کنگھیان بہ لفظ جمع تکلف غیر ضروری۔ کنگھی کافی ہی۔
مومن	اگر مشہور ہو افسانہ اپنی بت پرستی کا + برہمن کیا عجب ایمان سے لے آوین بنارس مین + سے لے آنا اور لانا جدا مفہوم رکھتا ہی۔
وزیر	یوسف جو کہا او نہین تو بولے + کیا آپ نے مول لے لیا ہی + لے لیا کیون کیا لیا کافی نہ تھا۔ مول لے لیا سے قیمت لے لی مراد ہوتی ہی۔
آتش	بہار گلستان کی ہی آمد آمد + خوشی پھرتے ہین باغبان کیسے کیسے + خوش بے یا کے صحیح ہی۔
رند	دل جگر دونون ہی مشتاق ہین اوس خنجر کے + سینے پر کھاؤنگا جو ضرب دو دستی ہو گی + واو اور نون سے جمع خود اختصار کے واسطے ہی پھر لفظ ہی بیکار ٹھہرا۔
ایضاً	خالق نے ایک ایک سے بہتر کیا ہی خلق + دارا کوئی کسی کو سکندر بنا دیا + یہان دونون جاے لفظ کسی کو چاہیئے۔
صبا	حوران جنان کو بھی کبھی دیکھ ہی لینگے + پریون سے تو اے یار پری تو نظر آیا +

پری اسم ہی صفت نہین پھر تفضیل کیون کر ہو سکتا ہی۔

صبا
یون ہی فرقت مین یان جگر بے تاب + مرغ بسمل ہو جس قدر بے تاب +
یون کا صلہ جس قدر بجائے خود نہین۔

رند
ساماں وصل مین ترے اے بادشاہ حسن + تارون سے بھی زیادہ اوٹھا زر تمام رات + لفظ تمام رات ایسے موقع پر بولا جائیگا جب کوئی فعل بلا انقطاع واقع ہو زر کا اوٹھانا ایسا نہین بلکہ ہر جزو کا خرچ کردینا جدا فعل ہی پس اگر مقدار کا مبالغہ مقصود ہی تو لفظ مین بعد لفظ رات سے کے بلا سبب متروک ہوا ہے اور اگر تکرار فعل کا اظہار منظور ہی تو اوٹھتا رہا چاہیے۔

صبا
اے صبا جب سے ابھی تک ہی خزان کا دور دور + آیگی بھی یا نہ آئیگی بہار اب کے برس + لفظ ابھی یا تو معنے استمرار کے رکھتا ہی یا فوراً کے۔ لفظ اب کا مرادف نہین ہی۔

نسیم
جذب وحشت کا اثر اتنا تو دیکھا آنکھ سے + آبلون کے مُنہ مین آجانا زبان خار کا عبارت صاف نہین۔ یون چاہیے کہ آبلون کے مُنہ مین زبان خار آجاتی ہی یا آگئی۔

وزیر
خون عشاق کی ہوتی جو لگائی مہندی + یار کا ہاتھ بھی بندھ جانے کے قابل ہوجائے لگائی ہوتی اور قابل ہوجائے ایک ہی جملہ مین غیر مربوط ہی۔

ایضاً
ٹھن گئی جب کہ تو نہ آئیگا + موت کا ہم کو انتظار رہا + انتظار رہیگا درست ہی۔

اب چند مادہ ہاے تاریخ بھی ملاحظہ طلب ہین اور اون کے ساتھ شاعر کے ادعائی اعداد بھی درج کردیے جاتے ہین تا ناظرین خود ہی اندازہ کرلین کہ ان سے

وہی اعداد نکل سکتے ہین یا اور کچھ۔

میر وزیر علی صبا لکھنوی	عیسوی گفت صبا تاریخش فکر تاریخ چون صبا کردم از سرآہ صبا بنوشتم صبا نے نظم کی بننے کی تاریخ	پنجۂ مہر ید بیضا گشت ۱۸۵۸ گفت دل خانۂ خدا آباد ۱۲۶۵ مومنہ زینت فردوس شدہ ۱۲۶۷ زیارت گاہ یہہ بنی تھی امسال ۱۲۶۸
میرزا محمد اصغر علی خان نسیم دہلوی	سر عدو بتراش و نویس آنچہ بماند چو نصف گشت بہ کن باز نصف نصفش را چنان در خیال سعید آمدہ میرزا مہدی علی خان قبول استاد وقت صاد و دال و نون ہے ہے زا الف رے یا و رے یکہزار و دو صد و ہفتاد و دو تاریخ شد	دو نیم کن دل آنرا کہ سخت و سنگین است امام باڑہ بنا گشت سال او این است ۱۲۶۴ چہ مہر درخشان پدید آمدہ ۱۲۶۸ طبع شد دیوان اور تاریخہا گفتم بسے چون نمود و جمع کاف و لام و ہے شد واوے گردش آغاز صاد و ختم آن بر دال نے
یہان یہہ بھی عجیب ہی کہ فارسی تو اشعار اون مین حروف کے نام اردو سواے ایک یا کے اور حرف رابطہ فارسی۔		
تدبیر الدولہ و مدبر الملک منشی سید مظفر علی خان بہادر بہا جنگ اسیر	کہی اوس کی تاریخ ہاتف نے خوب فکر ہوئی تاریخ کی ہم کو آئی ہاتف کی یہہ صدا سال تاریخ آن چو پرسیدم آمد ندائے غیب بتاریخ فوت او گفت ہاتف سال مولود این چنین تاریخ گفت بہر ولادت سروش غیب	کہ منظوم جلد حیوٰۃ القلوب ۱۲۷۱ کامل عالم شیعہ مومن عارف زاہد سید واے ۱۲۷۲ گفت دل مومنہ بہ جنت رفت ۱۲۷۳ رفت از جہان جناب مسیحا بر آسمان ۱۲۷۵ آفتاب علم مہر اجتہاد ۱۲۷۰ آمد گل طرب بہ گلستان اجتہاد ۱۲۷۰

غرض مین نے جرأت کرکے چند غلطیان گنوادی ہین اور نہین ڈرتا کہ کوئی موجد و پیشوا یا کوئی مقلد و پیرو مجھ سے بگڑیگا کیونکہ بالذات تو بے بضاعت ہون ہی ع نے غم دزد و نے غم کالا + جو کچھ لکھا اوستادان فن کے وثیقہ پر جرات کے ساتھ لکھ دیا مین بری ہون۔

خادم المحققین

مصنف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اوس مقدس پاک کو لایق ہی جس نے اپنے حبیب کے سے جناب کو سارے
ذکور واناث کا وسیلہ دین و دنیا اور شافع یوم الجزا ٹھہرایا نعت اوس سرور لولاک کو سزاوار
ہی جس نے زن و مرد کو خداے بزرگ و برتر کے پہچاننے کا راستہ بتایا۔ اللھم صل علیه
وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ واہل بیتہ صلوۃً طیباً دایماً بعدد کل
معلوم لک۔

اما بعد کہتا ہی ہیچمدان **ظہیر الدین احمد خان** بن نواب مولانا مولوی محمد خیر الدین خان
محمود جنگ بن مرشدنا و مولانا افضل العلما اکمل الکملا۔ نواب مولوی محمد خان عالم خان
تہور جنگ نور اللہ مرقدہما ساکن مدراس میمنت اساس متوطن حیدرآباد فرخندہ بنیاد
صانہا اللہ عن الشر والفساد کہ یہہ ایک رسالہ ہی **دو پیکر** نام جس مین مین نے چند قوانین
مذکر و مونث اُردو کی دریافت اور اوس کے متعلقات مین درج کئے ہین اور
جو الفاظ بہ لحاظ ان قواعد کے اکٹھے نہین ہو سکتے اور جدا اور مستثنے طور پر پایا اون قوانین
کے خلاف خواہ مذکر یا مونث مستعمل ہوتے تھے جیسے احتیاج و توقع و ابتدا و آسیا
کا مونث ہونا یا ہر دو صورت پر استعمال مین آتے تھے چنانچہ فکر و نقاب کا مذکر و مونث
دونون ہونا یا جدا معنون پر جدا جنس قرار پاتے تھے جیسے چاہ بہ معنی کنوان مذکر اور بہ معنی

محبت مونث اور قلم بہ معنی خامہ مذکر و بہ معنی خط عارض مونث اون سب کی مثالین آخر رسالہ
مین مع نظایر کلام استادان لکھہ دین اور جن لفظون مین اشتباہ ہوتا تھا اون کے معنے
اور اعراب بھی اس غرض سے اوسی لفظ کے ساتھہ لکھدئے کہ جنس لفظ کی دریافت مین
غوص و غور معانی کی دقت باقی نرہے جیسے خُم (پیچ ۱۲) خُم (شراب کا مٹکا ۱۲) وغیرہ - ہان باوجود اتنی تصدیع
گوارا کرنے اور مشقت روا رکھنے کے شاذ شاذ کلام بعض کم مایہ اور قصیر الاعتبار شاعرون کے
بھی جو مثال مین کہین کہین لکھہ گیا محض اتنے لئے کہ اوس خاص مقام پر کسی اوستاد
معتبر سے دلیل ملی نہین اور اس لئے بھی کہ یہی لوگ ہند مین اہل لسان بنے اور صاحب
تصنیف مقبولہ ہو گئے ہین اور مقصود بھی بس یہہ تھا کہ کسی طرح الفاظ کے استعمال سے
آگاہی ہو جاے کیونکہ قلت فرصت بے نہایت تھی اور دوستون کی جلدی اور تقاضاے
اتمام بہ درجہ غایت - **اور** دہلی اور لکھنو کے معتبر شاعرون کے جو باہم اختلاف ہی اوس مین
یہ ہیچمدان معذور ہی -

اب ناظرین سے امید ہی کہ خطا و تقصیر کو ذیل عفو و اصلاح سے مستور کرینگے اور
عاصی کو دعاے خیر سے یاد و شاد فرماتے رہینگے - **سعدی** چشم بداندیش کہ برکندہ باد +
عیب نماید ہنرش در نظر + ور ہنرے داری و ہفتاد عیب + دوست نہ بیند بجز آن یک ہنر +

جاننا چاہئے کہ مین نے اِس رسالے مین جہد بلیغ اِس معنے کی کی ہی کہ ہر ہر لفظ کی
مثال اوس کے مذکر یا مونث مستعمل ہونے پر صاف دلالت کرتی رہے اور اگر یہہ بات حسب
دلخواہ میسر نہ آئی تو اس کے حصول اور اپنی براءت الزام کے لئے پابندی ہاے ذیل
لازم کر لین اور اِس پر بھی احتمال کی صورت پائی گئی تو ایسی مثال دینے ہی سے احتراز
کلی کیا -

پابندی اول

اسما کا مذکر یا مونث ہونا حرف اضافت اور افعال سے ثابت ہوتا ہی پس ہر مثال مین لحاظ اس بات کا کیا گیا کہ وہ مثال لفظ کے مذکر یا مونث ہونے پر صاف صاف دلالت کرتی رہے یعنے مضاف یا مبتدا یا فاعل مذکر ہو تو حرف اضافت یا خبر یا فعل الف مین آخر ہوا اور مونث ہو تو یاے معروف مین اور اوسے قافیہ یا ردیف پر سے جانچ لیا چنانچہ۔ **مومن** ہوس راحت آہ کیا کیا تھی + لے گئے بخت خواب میرا بھی + گرچہ تھا اور طرح کا نہ مزاج + لیک شدت سے ظریفانہ مزاج + پس ان اشعار مین خواب اور مزاج کا مذکر ہونا ردیف و قافیہ سے صاف ثابت ہو رہا ہی۔ مگر بعض صورتون مین معترض کو شک لانیکی گنجایش مل جاتی ہی چنانچہ **مومن** یون شربت دیدار سم آمیز نہین تھا + کچھ نرگس بیمار کو پرہیز نہین تھا + اِس مثال مین یون کہنا ممکن ہی کہ لفظ اخیر تھا نہین بلکہ تھی ہی اور شربت اور پرہیز دونون مونث ہین اور چونکہ یہ شعر غزل کا نہین بلکہ مثنوی کا ہی اس واسطے ردیف کی دلیل بھی قایم نہین ہو سکتی نہ وزن شعر ہی کوئی ثبوت دے سکتا ہی لہذا ایسے اشعار مثال مین استعمال نہ کیے الا اوس صورت مین کہ اس مین سے کسی بھی ایک لفظ کا مذکر یا مونث ہونا دوسری مثال سے ثابت کر لیا چنانچہ شربت کا مذکر ہونا اس شعر سے ثابت ہوتا ہی **آتش** بوسۂ لب کا مزہ لے کے پیا ہی مین نے + حلق سے میری ہو جب شربت عناب اوترا + تو پھر پرہیز کا بھی مذکر ہونا التزاماً ثابت ہو گیا اور ایسی دونون مثالین اپنی اپنی جاے پر لکھ دین۔ ایسا ہی صورت ذیل مین **مومن** مانا بھی کہ یہہ ہی رنگ رو تھا + ایسا ہی وہ چہرہ نکو تھا + یعنے چونکہ وہ لفظ جس کے

آخر مین الف یا ہا ہو مذکر ہوتا ہی لفظ چہرہ مذکر ہوا اور لفظ تھا کو جو اوس کی خبر ہی صحیح ماننا پڑا
اس واسطے رنگ بھی مع اپنی خبر کے مذکر ٹھہرا اور جن لفظون کی نسبت ایسے ثبوت نہ مل
سکے اون کے مثال مین لانے ہی سے احتراز کیا چنانچہ ہین اور صدا ان اشعار مین اسیر
رونماے دختِ رز ہی گنج زر برسات مین + ہین برستا ہی مرے ساقی کے گھر برسات مین
مومن صدا نکلتی ہی مل کر ہوا سے کیا ہو فرق + کہ بانگ خندہ گل ہی کہ نالہاے خروس +
اسی طرح اگر کسی لفظ کے لئے غزل مین سواے ردیف وقافیہ کے اور دلیل نہ ملی تو
بھی اوس سے حذر کیا جیسے ناسخ اوس گل کے کان کو نہین زیور کی احتیاج + ہی وہ
صدف نہین جسے گوہر کی احتیاج + ایضاً ہی ناز کی سے قامت جانان سمن کی شاخ +
مین سوز عشق سے ہون چنار کہن کی شاخ +

واضح رہے کہ اگرچہ اس قسم کی غیر صریح الدلالت مثالین نہایت شاذ اور سخت
مجبوری ہی کی صورت مین دی ہین پھر بھی جہان وہ نظر سے گزرین غور و تامل انصاف
دوستون کی طبع سلیم پر حوالہ کیا جاتا ہی۔

پابندی دوم

فعل مذکر کی جمع یاے مجہول سے اور مونث کی یاے معروف و نون غنہ سے آتی ہی
ایسا ہی حرف اضافت مین جمع مذکر یاے مجہول سے اور واحد و جمع مونث یاے معروف
سے ہوتا ہے اور یہہ بات ردیف سے خاص کر جب اوسے دوسرے مصرعون کے
ساتھ ملا کر دیکھا جاے بخوبی معلوم ہو جاسکتی ہی کہ آیا مبتدا یا فاعل یا مضاف مذکر باندھا
گیا ہی کہ مونث بس مثال دینے مین ان سب باتون کا پورا لحاظ رکھا گیا مثلاً امانت
گالون پہ نہین اوس کے نشان سبزۂ خط کا + اڑتے کو ہین پر حسن کے شہباز نے کھولے +

یہان لفظ پر کا مذکر ہونا دلیل متذکرہ بالا سے ثابت ہی کیونکہ اگر مونث ہوتا تو فعل بھی مونث یعنے کھولین ہونا لازم آتا اور اس صورت مین ردیف نون کی ہوتی اور دوسرے سب مصرع خبط ہو جاتے۔

واضح رہے کہ شعراے ہند اپنی اوستادی کے زعم ادعائی مین مذکر و مونث کا تک خیال بعض حال مین نہین رکھتے اور قافیون مین جمع و واحد کے صیغون مین ایسی ایسی غلطیان کر گزرتے ہین کہ اون کے کلام کو نظیر ماننا کیسا بلکہ اون کی اتباع سے حذر واجب ہوتا ہی چنانچہ آتش معرفت مین تیری ذات پاک کی + اوڑتے ہین ہوش و حواس ادراک کے + جس کا مطلع ثانی ہی ۵ گل کھلے پرزے اوڑا پوشاک کے + پاون پھیلا تا بہ دامن چاک کے + اور مومن کیا جگہہ تھی کثرت افات کی + ہمنشین ہین جمع اوس بدذات کے + یعنے ایک نے مطلع مین دوسرے نے مثنوی یاے معروف کو یاے مجہول کے ساتھہ ردیف باندھا ہے اور ہین دونون اوستادان مسلم الثبوت ایسا ہی مومن مہرد مہ دونون دشمن کین توز + داغ وین کیا نئے نئے شب و روز + یعنے فعل مذکر کی جمع یا ونون سے لکھی ہی - پس احتیاطاً ایسی مثالون سے بھی حذر کیا۔

پابندی سوم

جو فعل کسی شعر مین مذکر یا مونث باندھا گیا ہو اور وہ ردیف یا قافیہ مین نہ واقع ہوا ہو تو یہہ غور کر لیا گیا کہ اوسے مخالف صورت مین سمجھ لینے سے وزن تو خبط نہین ہو جاتا مثلاً مومن بے گنہ مجھ کو ستایا اوس نے + اُف نہ کی تو بھی جلایا اوس نے + یہان دیکھا گیا کہ اُف کو مذکر تسلیم کرو تو فعل کو بھی مذکر ماننا پڑیگا یعنے اُف نہ کیا مگر اس صورت مین وزن باقی نہین رہتا پس لامحالہ اُف مونث ٹھہرا ہی ٹھہرا - ایسا ہی جمع کی صورت مین جیسا مومن بھروسے

کان اوس سراپا ناز کے + خاک منہ مین تفرقہ انداز کے + یہان اگر کان مونث ہوتا تو
بھرو ی یائے معروف ہونا لازم آتا جس سے وزن شعر باقی نہ رہتا
وقس علی ھذا۔

پابندی چہارم

فعل مرکب جو اسم و فعل سے مل کر بنا ہو جب ترکیب مین فعل واقع ہوتا ہی تو مذکر و مونث
اور واحد و جمع ہونے مین تابع فاعل و مبتدا کا ہوتا ہی پس اسما کے مذکر یا مونث قرار دینے
اور نظم مین لکھنے سے پیشتر غور کر لیا گیا کہ آیا فعل جو اوس شعر مین آیا ہی مفرد ہی یا مرکب اور
اوس فعل کے ساتھ جو اسم مستعمل ہوا ہی وہ اوس فعل کا جزو ہی یا بالذات استعمال کیا گیا مثلاً
وزیر ہی جھوٹ کہون جو راست ہی قد + یہہ تو سن حسن الف ہوا ہی + **ناسخ** تو ہر طرف
ہی اور یہہ موذی ہین ہر طرف + کلک ازل سے چہرہ ترا صاد ہو گیا + ناسخ بڑا غبی ہی خدا جانے
کس طرح + مدت مین ایک نام ترا یاد ہو گیا + **ایضاً** ہوے جز و زبان الفاظ مثل کندہ
خاتم + بیان کرنے لگا جس دم مین اپنی ناتوانی کا + **مومن** مجھے یاد آ گئی بس وہین
اوس کے قد و قامت کی + چمن مین دیکھ کر کل سے مین نے کیا قیامت کی + پس ان
اشعار مین الف ہونا صاد ہونا اور یاد ہونا فعل مرکب ہی اور بیان کرنا اور یاد آنا فعل مفرد۔
واضح رہے کہ لفظ بیان کرنا اور یاد آنا کے فعل مرکب ہونے کی یہہ مثال ہی مین نے
اپنی ناتوانی بیان کی اور اوس نے مجھے یاد کیا۔

پابندی پنجم

جو الفاظ بدل مبدل یا مبتدا خبر ایک دوسرے کے اس طرح واقع ہوے ہون کہ نظر اول
مین بلا تعمق کے جان جاتا اس معنے کا دشوار ہو کہ تذکیر یا تانیث کس لفظ کی نکل سکتی ہی

ایسے لفظ اور اون کی مثالین اکثر کر کے نہین لکھین مثلاً صبا ہوئی اس قدر مجھہ کو منظور وید
رخ یار کا مردمک تل ہوئی + ناسخ مرا سینہ ہی مشرق آفتاب داغ ہجران کا + طلوع صبح
محشر چاک ہی میرے گریبان کا + اسیر حشر مین دوستون سے دوست ملے + مرگ
انبوہ جشن عام ہوا + اِس بدل مبدل کا قاعدہ بھی آگے بوضاحت تمام لکھ دیا جاتا ہی۔

پابندی ششم

ہر ایک لفظ کی مثال ایک ہی دی اس لئے کہ جو لفظ مذکر یا مونث ہو جتنی صورتین بدلے یا
جو کچھہ افراط و تفریط تغیر و تبدل اوس کے حروف مین واقع ہو وہی رہتا ہی جیسے پشواز - و
پیشواز - تپاک - اور طپاک - تہہ - اور تھاہ - دامن - و دامان - شتر - واشتر وغیرہ
مومن کہان تک صبر دامن کب رہا پاک + کہ داغ خون و مئی دونون ہین ناپاک + ناسخ
بہ خط جادہ سمجھہ اس کو مین نے وحشت مین + برنگ جیب ہی داماں صبر چاک کیا + ہان
الفاظ جو جدا معنون پر مستعمل ہین اون کی مثالین البتہ متعدد لکھہ دین جیسے آب بمعنی پانی
اور جلا کے اور چاہ بہ معنی کنوان اور محبت کے۔ ایسا ہی جوہر خط دم وغیرہ کیونکہ بعضے
الفاظ ایسے ہین جو دو محل مین دو جدا جنس پر ہوتے ہین جیسے چاہ بمعنی کنوان مذکر
اور بہ معنی محبت مونث۔ بلکہ وہ الفاظ بھی جدا لکھے ہین جو بہ باعث ترکیب کے ایک
لفظ ہو کر یا مجاز و محاورہ کے طور پر مفرد سے علیحدہ معنے کرتے ہین۔ جیسے آب آتشین
بہ معنی شراب آب حیوان آب و تاب آب و ہوا وغیرہ۔

تنبیہین

یہہ بات مخفی نہین کہ ماضی قریب و بعید کی علامت واحد مذکر و مونث مین لفظ ہی اور تھا
اور تھی ہی اور جمع مونث کی حالت مین بھی علامتین بدلتی ہین اصل فعل بحالت خود رہتا ہی چنانچہ

کہتے ہین رنڈی گئی ہی - رنڈیان گئی ہین - اور رنڈی گئی تھی اور رنڈیان گئی تھین **ناسخ**
دیکھی ہین جس نے اک نظر آنکھین تری او فتنہ گر + مانند نرگس زیست بھر بیدار آنکھ ہے نظر +
لیکن صرف ایک شاعر یعنے صاحب گلزار نسیم نے اس کے خلاف باندھ دیا ہی چنانچہ
نسیم تھا اک کحال پیر دیرین + جیلے کی تھین اوس نے آنکھین دیکھین + حالانکہ تھین
دیکھی چاہیے -

یہی حال فعل مجہول اور فعل مرکب کا ہی اگرچہ اون مین بہ حالت جمع شق ثانی بدلتا ہی
جیسے دی گئی دی گئین اور دے دی - دے دین لیکن ان کے ماضی قریب و
بعید مین یعنے جب علامت ہی اور تھی آجاتی ہی تو شق ثانی کے عوض ان افعال مین بھی یہی
علامتین بدلتی ہین جیسے دی گئی ہین اور دی گئی تھین اور دے دی ہین اور دے دی تھین

لفظ نہین مرکب ہی نہ اور ہی یا ہین سے اس لئے وہ صرف ایسے مقام پر آتا ہی
جہان اثبات مین لفظ ہی مستعمل ہوتا ہی یا ہوسکتا ہی اور ایسے ہی مقامون پر کبھی لفظ ہی یا ہین کے
ساتھ بھی تاکیداً مستعمل ہوتا ہی جیسے کہتے ہین کھاتا نہین ہی اور کھاتے نہین ہین مگر ایسی تکرار
دو جملون مین خلاف فصاحت ہی مثلاً اس جملے کے عوض کہ یہ شعر غزل کا نہین ہی مثنوی کا
ہی یون لکھنا فصیح تر ہی یہہ شعر غزل کا نہین مثنوی کا ہی یا بجاے اس کے کہ غزل کا نہین ہی
مثنوی کا نہین ہی یون لکھا جاے نہ غزل کا ہی نہ مثنوی کا - اور لفظ نہین ایسے مقامون پر
مستعمل نہین ہوتا جہان بصورت اثبات لفظ ہی نہین آسکتا جیسا اثبات فعل مستقبل مین یہہ نہین
کہا جاتا کہ کریگا ہی لہذا اس کا منفی نہین کریگا درست نہین بلکہ اس کے عوض نہ کریگا مستعمل
ہوتا ہی **وعلی ہٰذا القیاس** پس ماضی متمنی مین نہین کرتا لکھنا غلط ہی کیونکہ نہین کرتا صیغہ
مضارع ہی اس لئے کہ مثبت مین ماضی متمنی کا صیغہ کرتا اور مضارع کا کرتا ہی ہوتا ہی اور کبھی

لفظ نہین بغرض تاکید ایسے مقام پر بھی مستعمل ہو جاتا ہی جہان اثبات مین لفظ ہی مستعمل نہین ہوتا مثلاً کرے نہین صیغہ نہی غایب اور آوُنگا نہین مستقبل منفی۔ لیکن اِن صورتون مین یہہ لفظ فعل کے بعد لکھا جاتا ہی چنانچہ **صبا** قصے کا گھری باعث طول شب فراق + اتنا بھی آسمان مرے سر چڑھے نہین +

لفظ سا تمثیل و تشبیہ کے لئے دو طور پر آتا ہی ایک صفت یا مشبہ کے ساتھ دوسرا علامت اضافت کے ساتھ اور ہر دو صورت مین تذکیر و تانیث و حدت و جمعیت اور تبدیل حالات مین اپنے مشبہ کی متابعت کرتا ہی جیسا صفت کے ساتھ کہتے ہین چھوٹا سا لڑکا۔ اچھی سی لڑکی اور تشبیہ کے لئے جیسا بچہ سا پالا وغیرہ اور علامت اضافت کے ہمراہ جیسا زید کا سا مزاج۔ تمھاری سی سخاوت۔ بکر کی سی بیوی وغیرہ پس صورت اضافت مین اس کے یہہ معنے ہوتے ہین زید کے مزاج کا سا مزاج۔ تمھاری سخاوت کی سی سخاوت بکر کی بیوی کی سی بیوی **مومن** نہ جاوُنگا کبھی جنت مین مین نہ جاوُنگا + نہ ہوگا اوس مین جو نقشہ تمھارے گھر کا سا + اِس بیان سے ظاہر ہو سکتا ہی کہ جہان صفت یا تشبیہ خاص اوس لفظ کی منظور ہو جو جملہ مستعملہ مین مذکور ہی تو لفظ سا اکیلا آتا ہی اور جہان اوس کے مضاف کی صفت و تشبیہ مراد ہو یا اور دوسری جمیع صورتون مین حرف اضافت اوس کے ہمراہ لایا جانا ضرور ہی۔ پس نہین لازم ہی کہنا ایوب سا صبر بجاے ایوب کا سا صبر کے یا جملے کے ساتھ استعمال کرنا مثلاً قاصد گیا سا معلوم ہوتا ہی اور یہہ حادثہ واقع ہوا سا ظاہر کیا جاتا ہی بلکہ ایسی صورتون مین جو اخیر دو جملون سے ظاہر ہین لفظ ایسا یا جیسا یا ویسا کا استعمال ضرور ہی۔

لفظ گنا مقدار کی نسبت بتانے کے لئے اعداد کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہی اور

جنس وعدد اور تبدیل حالات مین مثل صفت کے تبدیل پاتا ہی چنانچہ اسیر اللہ ری ہجر کی درازی
دن دونے ہین رات چوگنی ہی + واضح رہے کہ دونا بھی لفظ دوگونا کا مخفف ہی اور ہندی کا گنا
فارسی مین گونہ ہی جیسے دوگونہ - چہارگونہ وغیرہ ۵ دوگونہ رنج وعذاب است جان مجنون را +
بلاے فرقت لیلی وصحبت لیلی +

لفظ بیسی مونث نہین ہی بلکہ جیسا دس کو دہائی کہتے ہین ہر بیس کی مقدار کو ایک بیسی
بولتے ہین اس لئے یہہ مذکر کے لئے بھی ویسا ہی آتا ہی جیسا مونث کے لئے مثلاً بیسیون
گھوڑے اور بیسیون روٹیان یا چار بیسی روپیہ اور چار بیسی اشرفیان پس چونکہ عدد کو جمع
کرنا صحیح نہین اس بنا پر نہین جایز ہی کہنا بیسون روپیہ برخلاف بیسیون روپیہ کے -

لفظ جدا اور ذرہ گو قریب قریب صفت کے معنے کرتے ہین لیکن اصل اسم غیر
منصرف ہین اور لفظ جدا کبھی بالذات مستعمل ہوتا ہی اور کبھی افعال کے ساتھ مل کر بصورت
فعل مرکب بنتا جیسے کہتے ہین یہہ چیز جدا رکھو ناسخ لاکھون نے کاٹ کے سر رکھ دئے
قاتل کے حضور + انگلیان ہوگئین یوسف پہ جو دو چار جدا + ایضاً بونہی رہین گے برابر
ہی حشر مین بد و نیک + رہ خطا سے کہان ہی رہ صواب جدا + ایضاً بجاے نقش قدم
گرتے ہین سر عشاق + برنگ تیغ ہی دنیا سے تیری چال جدا + اور لفظ ذرہ جب سا یا
سی کے ساتھ مل کر مستعمل ہوتا ہی تو اوس کے معنے ہوتے ہین چھوٹے کے جیسے
ذرہ سا لڑکا ذرہ سی چیز ذرہ سی بات وغیرہ اور جو بغیر لفظ سا اور سی کے اکیلا مستعمل ہوتا
ہی تو اوس کے معنے ہوتے ہین تھوڑے کے امانت آنکھون سے اوس کی جو
مل جاے تری آنکھ ذرا + شرم سے مردم بینا پہ کرے چشم نہ وا + اور کبھی اس معنے سے
تشدید کے ساتھ بھی مستعمل ہوتا ہی امانت گورے گالون پہ نہ خورشید کا انداز رہے +

عارضی حسن پہ ذرہ نہ تجھے ناز رہے + ہان محاورے مین جو لفظ ذری اکیلا استعمال ہوتا ہی وہ
مونث نہین ہی بلکہ قدیم لفظ ٹک کا قایم مقام ہی جیسا **حسن** یہہ سن سن کے کہنے لگی وہ
پری + بھلا دیکھنے پاون اوس کو ذری + تو کھا جاؤن کچا اوسے موت ہو + لگی اپ تو ہی وہ
مری سوت ہو + **ذوق** ہنگام بوسہ گرم جو وہ اک ذری ہووے + شکر تھے لب پسینے
سے شکر تری ہووے + اور ذری ٹھہر جاؤ وغیرہ - **امانت** زلف اوس کی جو کرے پیچ
بناوٹ سے ذری + ہو پریشانی دل سے تجھے آشفتہ سری +

جب مبتدا مونث ہو اور خبر مصدر تو حرف اخیر اوس خبر کا یاے معروف سے بدل
جاتا ہی **صبا** اب تو میرے حال پہ لطف و کرم فرمائیے + ہو چکی ہونی جو تھی جور و جفا دو چار
دن + **ناسخ** خواب مین وہ آنے کا کیون نہ اب کرے وعدہ + یعنے کب جدائی مین مجھ کو
نیند آنی ہی + مگر اس تبدل کے واسطے دو شرطین ضرور ہین **اول** یہہ کہ وہ مصدر امر نہ ہو
مومن گھر کو نہ مرے تباہ کرنا + بیکس کی طرف نگاہ کرنا + **دوم** یہہ کہ مبتدا و خبر کے
درمیان حرف اضافت واقع نہ ہو **وزیر** کب گوارا ہی پہننا بلگجی پوشاک کا + ہو کے ڈھیلا ضعف
سے اوترے یہہ جامہ خاک کا + **نسیم** انسان و پری کا سامنا کیا - مٹھی مین ہوا کا تھامنا کیا +
لیکن اس مین دہلی اور لکھنو کا محاورہ فرق رکھتا ہی دہلی والے ہمیشہ اس قاعدے کے پابند
ہین اور اہل لکھنو گاہے اس کا لحاظ رکھتے ہین چنانچہ **امانت** سرشک دیدہاے تر سے
دھو ڈالون گا عصیان کو + انھین چشمون سے اے دل آبروے محشر مین پانی ہی + **نسیم**
جانا کہ یہ زلف کف مین لینی + ہی سانپ کے منہ مین اونگلی دینی + اور گاہے نہین بھی رکھتے
جیسے **وزیر** زیادہ نہ ہون پھر کہین توبہ شکنی پر قلقل کی صدا مجھ کو سننا نہین اچھا + **نسیم**
تنگ آیا تو دیکھ قید خانہ + آسان نہین کڑی اوٹھانا + ایسا ہی جمع مین بھی **وزیر** اوس نے

دروازہ کیا تھا بند گرا سے تیر آہ + سیکڑون روزن بنا نے تجھے دیوار مین +

حرف اضافت واحد مذکر کے لیئے کا ہی اور جمع مذکر کے واسطے کے بہ یاے مجہول اور واحد و جمع مونث کے لیئے کی بہ یاے معروف **وزیر** جسم کو جنبش نہین ہوتی ہی بے تحریک روح + پاؤن سے راکب کے چلتا ہی یہہ مرکب خاک کا + **ناسخ** دوستون کے سر کٹے جن جن کے مقتل مین قلم + چشم بینا ہی ہر اک جوہر تری شمشیر کا + **ناسخ** آوارہ یون ہوا ہوس مین ہین ہیرجی + جس طرح اوڑتی پھرتی ہی بڑھیا مدار کی + **وزیر** مشکلون سے یار کی دیوار مین روزن سے بنے + کی ہین مین نے منتین سی منتین معمار کی + ایسا ہی میرا میرے میری وغیرہ کیون کہ یہہ اوٹھین حروف کی تبدیل ہی - پس حرف اخیر حرف اضافت واحد مذکر کا حالات کی تبدیل مین یاے مجہول سے بدل کر جمع کے مشابہ ہوجاتا ہی جیسا کہتے ہین اوس کے یا میرے لڑکے کو وغیرہ برخلاف دوسرے حروف اضافت کے چنانچہ اوس کے لڑکون نے اوسکی لڑکی کا اون کی لڑکیون پر وغیرہ -

لفظ معنے یا تو واحد مذکر برتا جاتا ہی یا جمع مذکر کہین مونث دیکھنے مین نہ آیا - **نسیم** مطلب کی بات کہہ نہ سکے اون سے رات بھر + معنے بھی منہ چھپاے ہوے گفتگو مین تھا - **اسیر** دنیا مین راہ راست دلیل عروج ہی + معنے سپہر پر یہ خط استوا کے ہین + لیکن اوس کی جمع لفظ معانی واحد مونث ہوتی ہی -

لفظ کے بجاے لفظ کو کے اکثر مستعمل ہوا کرتا ہی اعم اس سے کہ خبر مذکر ہو یا مونث اور واحد ہو کہ جمع جیسے اس کے لڑکا ہوا تیرے لڑکی ہوئی وغیرہ **وزیر** پوہنچا سے ہڈیان سگ دلدار تک مری + لے جاے چونچ مین جو نہین ہی ہما کے ہاتھ + ایسا ہی کہنا اوس کے سبزہ آغاز ہوا - اوس کے پیٹ رہ گیا - اِس کے لات ماری - اس کے چھریان بھونکین - تمھارے

ٹھنڈیان نکلین۔ تیرے لڑکا ہوگا وغیرہ۔

لفظ چاہیئے ماضی مذکر کے ساتھہ مستعمل ہوتا ہی اگرچہ دلالت مونث پر کرتا ہو جیسے **لاش** گاڑا چاہیئے **آتش** روزن دیوار چشمون کو بنایا چاہیئے + خانگی معشوق سے آنکھین لڑایا چاہیئے +

فعل مرکب جو مصدر جانا کے صیغون کے ساتھہ بنتا ہی تذکیر و تانیث وحدت و جمعیت مین ہمیشہ تابع فاعل ہوتا ہی پس نہین لازم ہی کہنا وہ عورت چلا گئی یا سب آدمی چلا گئے وغیرہ۔

مصدر کو جب دوسرے فعل کے ساتھہ مرکب کرتے ہین اوس کی علامت کو محذوف کر دیتے ہین جیسے مین نے اوسے نکال پایا وغیرہ پھر اگر تانیث کے لیئے برتنا ہو شق ثانی تبدیل پاتا ہی اور اول بحال خود رہتا جیسے رکھتے ہین فلان عورت پکا جانتی ہی **رند** نظر لطف بھی کم جانتے ہو خوشبو + یا فقط آنکھہ ہی غصہ کی دکھاتی ہی + فاتحہ رند کی تربت پہ پڑھو پھول چڑھاؤ + کیا تمھین شمع ہی مرقد پہ جلاتی ہی + **اسیر** جیتا ہون تو کہتے ہین یہہ کس کام کا جینا + مرتا ہون تو کہتے ہین تجھے مر نہین آتا + **غالب** ہی کچھ ایسی ہی بات جو چپ ہون + ورنہ کیا بات کر نہین آتی + اور کبھی زبردستی بھی علامت مصدر کو حذف کر دیتے ہین **وزیر** یہہ سمجھا ہر کم برج میزان مین قمر آیا + جو تل کے واسطے بیٹھا کبھی وہ مہ ترازو مین + اور کبھی مضارع کے عوض بھی مصدر استعمال کر بیٹھتے ہین **وزیر** ہو تجلی طور کی شعلے مین اوس کے اے کلال + گر بنا تو لے کے خاک وادی ایمن چراغ + یعنے اگر تو بنائے۔

مثال مشابہت وقت سبب ظرفیت وغیرہ بیان کرنے کو جتنے الفاظ آتے ہین اون کے مابعد حرف ظرف محذوف ہوتا ہی مگر عمل موجود رہتا تا حذف پر دلالت کرے۔ اور بعض حال مین ایسے الفاظ کے پیشتر کا حرف اضافت بھی محذوف ہوتا ہی جیسے فلانے کی صورت۔ اوس کی مثل

اپنی طرح زید کے مانند - اب کے برس - یعنے صورت وغیرہ پر پاین - ایسا ہی اوس آن - اس وقت کس گھڑی - جس روز - کسی سال آتے مہینے - اگلے برس - زید پاس - اوس بغیر - آگے - پیچھے وغیرہ **صبا** ساقی بغیر سوکھ کے کانٹا ہوئے مگر + رونے پہ ہم تلے ہوے ہین ابر تر کے ساتھ ایسا ہی فلانے کے باعث - سبب - لئے - واسطے - خاطر - وغیرہ پس نہین جایز ہی یہہ وقت - یہہ سال - وغیرہ کا اس معنے پر استعمال کرنا یا کہنا کل کا روز آؤ وغیرہ - واضح رہے کہ اوستادان ہند بعض وقت شاذ طور پر ان الفاظ یا حروف عامل کا عمل بھی محذوف کر دیتے ہین مثلاً **وزیر** بھولے تم حرف وفا کیا باعث + ہائے خط بھی نہ لکھا کیا باعث + یعنے کس باعث یا کس باعث سے یا کس بات کے باعث -

صیغہ جمع حاضر مثلاً کرتے ہو - کروگے - آے ہو وغیرہ اوس صورت مین جب ضمیر موجود ہو مثل جمع غائب کے ہو جاتے ہین جیسے تم کرتے ہین - آپ کرینگے وغیرہ **نسیم** تیوری چڑھی ہوئی ہی کشیدہ نظر ہین آپ + کچھ اور حوصلہ ہی جو آئے ادھر ہین آپ + **ایضاً** جاتے ہین ہم سے شرمائینگے آپ + عمر بھر اے جان ترسائینگے آپ +

قوانین

اسم مذکر واحد و جمع ایک صورت پر رہتا ہی جیسے مدفن - یار - دوست وغیرہ **وزیر** کہین ہاتھ کہین پاؤن کہین دفن ہوے + ایک عاشق کے تمھارے کئے مدفن دیکھے + **صبا** پھولون کی سیج گرد تھی صبح شب وصال + باسی جو اوسنے ہار اوتارے پلنگ پر + **اسیر** حشر مین دوستون سے دوست ملے + مرگ انبوہ جشن عام ہوا + مگر جب اسم مذکر الف یا ہا مین آخر ہو اور وہ ہا مخلوط التلفظ نہ ہو تو جمع کے وقت حرف آخر اوس کا یاے مجہول سے بدل جاتا ہی جیسے گھوڑا - گھوڑے - بندہ - بندے - وغیرہ - مگر اوس صورت مین کہ اسم غیر منصرف ہو

جس کا بیان آگے آیگا۔ اور جب اسم مذکر نون غنہ ماقبل الف مین آخر ہو تو وہ الف یاے مجہول سے تبدل پاتا ہی جیسے کنوان واحد کنوین جمع۔ دھوان واحد دھوین جمع۔ لیکن یہہ بات سواے ان دو خاص لفظون کے اور کہین دیکھنے مین نہ آئی نہ مذکر مین نہ مونث مین حالانکہ بہت سے الفاظ مذکر و مونث الف و نون مین آخر ہوتے ہین۔ اور مونث مین برخلاف مذکر کے واحد کا صیغہ بجاے جمع کے مستعمل نہین ہوتا بلکہ اوس کی جمع یاے مجہول و نون غنہ سے آتی ہی جیسے ساق۔ ساقین۔ آنکھہ آنکھین **ناسخ** رانون کی طرح صاف ہین اوس حور کی ساقین + آئینے کی رانین ہین تو بلور کی ساقین + **ایضاً** ہین یاد وہ بے مثال آنکھین + کیا ہین تری او غزال آنکھین + اور اگر اسم مونث کے اخیر مین یاے مجہول ہو تو صرف نون غنہ بڑھاتے ہین جیسے گاے گاین **نسیم** کچھہ گاین کلیلین کر رہی تھین + بن مین ہری دوب چر رہی تھین + اور اگر آخر پر واو ہو تو ہمزہ و یاے مجہول و نون غنہ زاید کرتے ہین۔ جیسے بہو۔ بہوین بمعنی کیلین اور اگر وہ اسم مین ختم ہو تو اور اگر وہ نون دراصل غنہ ہو تو اوسے یاے مجہول و نون غنہ سے بدل دیتے ہین جیسے بھون۔ بھوین بمعنی ابرو۔ ورنہ اوس نون کا اظہار کرکے یاے مجہول و نون غنہ بڑھاتے ہین جیسے اذان اذانین۔ **اسیر** کیا شام ہجر بھی کوئی آندھی سیاہ تھی + مُنہ سے موذنون کے اذانین نکل گئین + اور جو اسم مونث یاے معروف مین آخر ہو تو اوس کی جمع الف و نون بڑھا کر بناتے ہین جیسے ہچکی۔ ہچکیان ایڑی ایڑیان وغیرہ **سالک** ہچکیان آئین تو ردنا تھم گیا + اچھے وقت اوس نے ہماری یاد کی + **ناسخ** ایسے پنجے ہین نہ ایسی ہین بشر کی ایڑیان + پنجۂ خورشید کے پنجے قمر کی ایڑیان + لیکن فعل مذکر کی جمع حرف اخیر کو یاے مجہول سے بدل کر اور فعل مونث کی جمع صیغہ واحد کے اخیر مین نون غنہ بڑھا کر بناتے ہین جیسا آیا۔ آئے۔ آئی۔ آئین وغیرہ

اور امر کی جمع اگر وہ الف مین تمام ہوا ہی تو واو ساکن یا واو مع ہمزہ بڑھا کر اور اگر واو مین آخر ہوا ہی تو واو مع ہمزے کا اضافہ کر کے اور اگر یا مین تمام ہوا ہی تو اوس یا کو واو سے بدل کر بناتے ہین جیسے کھا واحد کھاو یا کھاؤ جمع - سو واحد - سوؤ جمع - دے واحد دو جمع وغیرہ -

الفاظ جن کے مفہوم پر مقدار کا اطلاق ہوتا ہی عدد کا نہین ہوتا اون کی جمع نہین بنائی جاتی مذکر ہون خواہ مونث جیسے گنج رنج وغیرہ الا جب اونکی جدا قسمین یا افراد یا گنتی بتانا مقصود ہو جیسا سیر بھر الاچی - اور پندرہ الایچیان **وزیر** دو ورد یا زور دیا مال دیا گنج دئے + اسے فلک کو لنسی راحت کے عوض رنج دئے + یہان چونکہ گنج اور رنج کا اطلاق عدد پر ہوتا ہی وہ جمع بنائے گئے ہین اور زر اور زور اور مال کا اطلاق مقدار پر ہوتا ہی لہذا واحد مستعمل ہوے -

اسیطرح وہ الفاظ جن کے مفہوم پر جنس یا موسم کا اطلاق ہو جمع نہین ہوتے مگر جب جدا جنس یا موسم بتانا یا معدود یا محدود کرنا مقصود ہو - پس چانولون اور دالون اور برساتون اور جاڑون اور دھوپون اور آمون اور پانون اور کھجورون مین چانولون اور دالون سے اون کی جدا جنس اور برساتون اور جاڑون اور دھوپون سے جدا موسم اور آمون اور پانون سے اونکا معدود کرنا اور کھجورون سے اوس کا بن مراد ہی - اور یہہ کہنا کہ ان تلون تیل نہین ایک خاص محاورہ ہی جس مین لفظ بین محذوف کیا گیا ہی ورنہ دراصل ان تلون مین تیل نہین مراد ہی - ایسا ہی دودھون نہاؤ اور پوتون پھلو - اور سوکھے دھانون پانی پڑا وغیرہ ہی کہ ان مین داو دنون لفظ سے اور مین کا افادہ دیتے ہین - پس نہین لازم ہی کہنا ٹھنڈ ھون جمع ٹھنڈھ کی - اور لفظ سیوبان ایک ایسی محاورہ کی جمع ہی جس کا واحد نہین پایا گیا -

جب عدد بیان ہوا اور اوس سے کثرت بتانا منظور ہو تو جمع کی ضرورت باقی نہین رہتی **ناسخ** تھی نہ امید رہائی کی دل ناسخ کو + لاکھ زنجیر ترے گیسوئے خمدار کی تھی + **آتش**

دل کو اون آنکھون کا دیوانہ سمجھ صحرا نے + سیکڑون ہی مجھے خوش چشم ہرن دکھلایا + **ایضاً**
آہ شرر فشان کا برا ہو شب فراق + لاکھون مکان اوس سے ہزارون مکین جلا + ایسا ہی
لفظ کیا کیا جو کثرت بتانے کو آتا ہی واحد مستعمل ہوتا ہی - **اسیر** لاکھون لکھے قلم نے مضامین
چشم یار + کیا کیا غزال صید مرے تیر سے ہوا +

اگر کئی الفاظ واحد ایک جملہ مین آئین سب ملکر جمع نہین بنتے **مومن** ہائے یکبار وہ
لطف ہی ہم چھوڑ دیا + انس و اخلاص و دلاسا و کرم چھوڑ دیا + **ایضاً** دل قابل محبت جانان نہین
رہا + وہ ولولہ وہ جوش وہ طغیان نہین رہا + **وزیر** پیش عاشق چشم گریان ولب خندان ہی
ایک + جل گیا جو نخل اوسکو برق اور باران ہی ایک + عاشقون کے آگے مشرک اہی بت یکتا ہون مین + گر کہون
ہین حسن مین تو اور مہ کنعان ہی ایک + سیکڑون طوطی زبان ہین یہان اسیر دام عشق + خانہ صیاد
اور سپہ گنبد گردان ہی ایک + لیکن غالب کا کلام اِس کے خلاف دیکھا گیا **غالب** تیرے در کے
لئے اسباب نشاط آمادہ + خاکیون کو جو خدا نے دئے جان ودل ودین -

الفاظ مذکر و مونث کی جمع حروف عامل کے آنے سے اگر وہ الفاظ الف یا ہا مین آخر
نہین ہوئے ہین تو اخیر پر واو ونون غنہ بڑھا کر بناتے ہین جیسا مرد مردون - ساق ساقون وغیرہ
اور اگر وہ لفظ خود واو ونون مین آخر ہوئے ہین تو نون کے آگے اور ایک واو زاید کیا جاتا ہی مثلاً
گاون - گاوون - بھون - بھوون - وغیرہ اور اگر الف یا ہا مین آخر ہون تو مذکر کے لئے وہ الف
یا ہا واو ونون سے بدل جاتا ہی چنانچہ لڑکا - لڑکون - بندہ بندون وغیرہ اور مونث کے واسطے
اخیر پر واو ونون زاید کیا جاتا ہی جیسے دوا - دواؤن - خالہ - خالاؤن - وغیرہ - پس نہین صحیح ہے
کہنا سب لوگ کو بجائے سب لوگون کو کے اور اسمائے غیر منصرف کی جمع حروف عامل کے آنے
سے واو ونون بڑھا کر بناتے ہین جیسے دریاؤن وغیرہ -

اسماے واحد جو الف یا ہا مین آخر ہوتے ہین حروف عامل کے آنے سے اونکا حرف اخیر یاے مجہول سے بدل جاتا ہی جیسے لڑکا لڑکے کو - بندہ - بندے نے وغیرہ - مگر اسماے غیر منصرف نہین بدلتے جو حسب ذیل ہین اور وہ سب الف مین آخر ہوتے ہین -

کل اسماے مونث جیسے چڑیا - حنا وغیرہ - کیونکہ جمع مین بھی اِن کا حرف اخیر نہین بدلتا اس لئے نہین لازم ہی کہنا بکوے سے - پوجے سے وغیرہ - اور لفظ خالہ اگرچہ ہا مین آخر ہوتا ہی لیکن یہہ ہا بہ منزلہ الف قیاس کیا جاتا ہی اور یہہ لفظ بھی غیر منصرف ہی -

جو اسما کہ دو جز ایک ہی اور مساوی املا کے رکھتے ہین جیسے نانا - لالا - بابا دادا - ماما - پاپا وغیرہ اسی طرح چچا بھی کیون کہ یہہ دراصل چا چا ہی -

وہ اسما جو غیر زبان سے بعینہ لئے گئے ہین جیسے سوڈا - ماتا - پتا - دعویٰ استعفا - نحوا - استغنا وغیرہ - سواے لفظ معنے کے اور وہ بھی شاذ و خاص مقام پر - مگر بعض لوگ الف مقصورہ مین آخر ہوتے والے چند اسما کو منصرف خیال کرتے ہین چنانچہ فتویٰ دعویٰ وغیرہ -

الفاظ مذکر جو حنا کے وزن پر آتے ہین مثلاً دریا - عصا زنا لوا وغیرہ اسم ذات وعلم مثلاً خدا عیسیٰ - موسیٰ وغیرہ - مگر وہ جن کے آخر مین ہاے ہوز ہو جیسے جدہ - کلکتہ - شملہ - وغیرہ

واضح رہے کہ بعض لفظون کا اخیر اگرچہ الف ہی مگر سہواً جب ہا سمجھ لیا جاتا ہی تو اون کے ساتھ غیر منصرف کا سا عمل کر بھی بیٹھتے ہین جیسے پٹنے مین پونہچا

اسماے غیر منصرف اردو

پوتے کو گیا وغیرہ۔

وہ اسما جو کسی خاص شخص کا نام یا علم بنائے جاتے ہین۔ جیسے ہیرا۔ روپا چندا۔ گیندا وغیرہ۔

جمع عربی جو الف مین آخر ہوتی ہی جیسے شہدا۔ علما۔ صلحا وغیرہ

صفات و اسم فاعل اصلی و ترکیبی عربی و فارسی۔ جیسے ادنیٰ۔ اعلےٰ۔ مولا مجلا۔ گویا۔ دانا۔ بیجا۔ قطب نما۔ مشکل کشا۔ روح افزا وغیرہ

ترکیب فارسی جیسے پدر بندہ نے۔ مطلب و معنے پر زندہ و مردہ کا وغیرہ

وہ الفاظ مفرد یا جملے جو نقلاً مذکور ہون جیسے کالا سے اژدیا کے معنے لینا تکلف ہی۔ ٹھوکر کھانا سے میری مراد یہہ ہی وغیرہ

واضح رہے کہ حروف عامل وہ کل علامتین ہین جو اضافت ظرف فاعل مفعول اور غایت وغیرہ بتانے کو مقرر ہین۔ جیسے کا۔ مین۔ نے۔ کو۔ سے۔ تک وغیرہ

اگر ایک جملے کے مبتدا یا فاعل دو مذکر ملے ہوے ہون فعل یا خبر واحد مذکر ہوتی ہی۔

مومن وقت وداع بے سبب آزردہ کیون ہوے + یون بھی تو ہجر مین یا مجھے رنج و عذاب تھا + **آتش** الفت نے مجھے مارا ہیبت نے اوسے مارا + مین اور رقیب آتش اک جان دو دو قالب تھا + اور جب ایک مذکر اور ایک مونث ہو لحاظ لفظ اول کا اکثر رہا کرتا ہی۔ جیسے تعظیم تواضع کی وغیرہ **مومن** دیکھانہ ہی یہہ رنج و حسد وہ بلا کہ آج + سنبل کو تیرے زلف کا سا پیچ و تاب تھا + **وزیر** قصر لیلی کا نشان پاتے نہین دنیا مین ہم + سنگ و خشت خانہ گیا صرف سر مجنون ہوا +

دو جملون مین ایک خبر کو محذوف کر سکتے ہین لیکن اکثر ثانی کا ذکر کیا جانا ضروری ہی اسیر

لحد مین آکے جو مجھ سے غریب کو پوچھا + کرم نکیر نے منکر نے مہربانی کی + **مومن** تھی کمین غارت گر بوس دہن ہنگام خواب + شب کی بیداری سحر کا خواب رہزن ہو گیا +

بدل مبدل مین جو لفظ دوسرا ہو جاے فعل و خبر اوسی کی تابع ہوتی ہی جیسا یہہ قول کہ مٹی پکڑتا ہون تو سونا بن جاتی ہی یا یہہ کہ سونا لیتا ہون تو مٹی ہو جاتا ہی **اسیر** اشک افشان قبر مین یہہ دیدۂ تر ہو گیا + بوریا زیر قدم پانی کی چادر ہو گیا + **ایضاً** زندان خیال زلف گرہ گیر ہو گیا + زنجیر مجھ کو سایہ زنجیر ہو گیا + **ایضاً** نالون سے میرے یہہ تہ و بالا ہوا جہان + گردون زمین بن گئی گردون زمین ہوا + **رند** وہ چتون میرے حق مین سم ہو گئی + وہ میٹھی نگہ زہر قاتل ہوئی + **ایضاً** کہنے دے شاعرون کو جو سنبل بتاتے ہین + میری نظر مین زلف تری اژدہا گئی + **صبا** ہوئی اِس قدر مجھ کو منظور دید + رخ یار کا مردمک تل ہوئی + **وزیر** کب سیہ کاری سے آویگا فرشتون کو نظر + شمع روشن گر نہ میرا استخوان ہو جائیگا -

دو لفظ یا دو جملے اُردو کے یا ایک اُردو کا ایک فارسی یا عربی کا حرف رابط فارسی سے نہین ملایا جاتا نہ اون دونون کے درمیان اضافت فارسی آسکتی ہی چنانچہ غلط ہی لکھنا پیار و دلاسا - سفر و بچاو - حرکت و چلنا - ضرورتون و لحاظات - ڈالی بیل - زیور چاندی - نام عورت شاخ کھجور وغیرہ اسی طرح ممنوع ہی جملہ اضافیہ فارسی کو واو و نون سے جمع کرنا مثلاً قوم عیسائیون کو الصاف عالمون سے - یارون گذشتہ کی وغیرہ -

اسما ے نامعلوم و محذوف حسب محاورہ مذکر یا مونث مستعمل ہین جیسے کس نے کیا تیرا برا ہو وغیرہ **اسیر** شیشہ ہاتھ آیا نہ ہم نے کوئی ساغر پایا + ساقیا لے تری محفل سے پہلے بھر پایا + **مومن** اور ہی کچھ پڑھا دیا اوس کو - دشمنون کے پڑھاے لوگون نے + **امانت** ہین اب زندگی ہی تلخ اون کی کڑوی باتون سے

کسی دن زہر کھا لیجے یہی دل مین سمایا ہی + بعضون نے مونث بھی باندھا ہی یعنے سمائی ہی -	
جیسے ہمارے اوس کے خوب چھنی + بے پر کی اوڑائی - مُنہ کی کھائی - کسی کی نہ سنی - ہمارے اونکے بگڑی وغیرہ **مومن** نہ دیکھی بیٹھی جاتی گھر مین آیا + ٹھکانے ہرزہ گردی نے لگایا + وہی ٹھہری جو ٹھہرائی تھی دل مین + زبان پہ آئی جو آئی تھی دل مین + **صبا** نکلا تو رہ کبھی فلک پیر چار روز + غمزے کی لے نہ اونشتر بے مہار روز + **آباد** دور گردون مین کوئی قدر نہ ان کی کرتا + نہ اگر دن کی لیتے یہ حسین تھوڑی سی + **وزیر** ہو گئی صیقل بھی ظالم باڑھ بھی رکھی گئی تو جو بگڑا ہم سے بن آئی تری تلوار کی +	**نز**

ایسا ہی جب جملہ مفعول ہو فعل واحد مذکر ہوتا ہی جیسا کہتے ہین حکیم نے کہا کھچڑی کھایا کرو وغیرہ اور اسی طرح الفاظ تبعیض واستثنٰے کے بعد جو اسما محذوف رہتے ہین وہ لامحالہ مذکر واحد سمجھے جاتے ہین جیسے ہم نے بجز ایک روٹی کے نہ لیا - واضح رہے کہ لفظ آلا واحد و جمع دونون صورتین لیتا ہی جیسے زخم آلا ہوا - یا آلے ہوے - مگر چونکہ یہ لفظ سوا لفظ زخم کے کسی کے ساتھ مرکب نہین ہوتا اِس لئے مونث مستعمل ہوتا نہین دیکھا گیا -

کلیہ

کوئی اسم خالی نہین اِس بات سے کہ مذکر ہو یا مونث پس مذکر و مونث ہر ایک کی دو قسمین ہین حقیقی اور غیر حقیقی - حقیقی وہ جس کے مقابلہ مین اوس کے خلاف جنس حیوانون سے ہو جیسے مرد عورت - مرغ - مرغی وغیرہ - اور غیر حقیقی اِس کے برعکس جیسے گھر مذکر اور کتاب

مونث۔ پھر غیر حقیقی کو تین تقسیم کرتے ہین **اول** اصلی جس مین قیاس اور قانون کوئی پایا نہ جاوے بلکہ محاورے مین ویسا ہی مستعمل ہو جیسے پتھر مذکر اور خاک مونث **دوم** قیاسی جو قیاس یا قانون پر مذکر یا مونث قرار دیا جاتا ہی جیسے کپڑا۔ اور تکبر مذکر۔ اور لکڑی اور تدبیر مونث۔ چنانچہ تفصیل اس کی آگے آئیگی انشا اللہ تعالے **سوم** خلافی جو خلاف قیاس اور قانون کے مستعمل ہوتا ہی جیسے موتی اور تعویذ مذکر اور آسیا۔ اور خبر مونث۔

فقرہ بالا سے ظاہر ہوا کہ اسماے ذی روح کو مذکر یا مونث حقیقی ہونا لازم ہی لیکن اسماے جنس ایسے ہو نہین سکتے لہذا اون کی مثال ضرورۃً اس کتاب مین خاتمہ پر دی گئی ہی مثلاً ہرن بلبل وغیرہ۔

جب دو لفظ ایسے مرکب ہون کہ ایک ہو جائین شق ثانی پر لحاظ و حکم کیا جاتا ہی یعنے اگر شق ثانی مذکر ہی تو لفظ مرکب مذکر ہوتا ہی اور مونث ہو تو مونث جیسے شبخون مذکر اور صاحب سلامت سجدہ گاہ۔ سالگرہ۔ محل سرا وغیرہ مونث۔

قواعد مذکر

الفاظ جو ایک جماعت یا قوم کے لئے مستعمل ہون مذکر ہین گو اوس جماعت یا قوم مین مونث بھی شامل ہون جیسے مسلمان ہندو برہمن وغیرہ **صبا** اک خال سیہ بھی تری آنکھون کے قرین ہی + اچھے رہے ترکون مین بھی ہندو نظر آیا + **نسیم** صحبت کو اثر ہی یہہ یقین کیجیے کیون کر + خاصیت بت ایک برہمن نہین رکھتا +

نام خدا کے اور فرشتون کے اور نام مہینون کے خواہ عربی ہون یا ہندی سواے اون کے جن کے ساتھہ لفظ مونث ترکیب پایا ہوا ہو جیسے بقر عید اور تیرہ تیزی وغیرہ۔ اور نام ملکون اور شہرون اور مقامون کے سواے اون کے جن کے آخر مین یاے

معروف ہو مانند دہلی وغیرہ کے مذکر ہین۔

جو لفظ واسطے معشوق کے مستعمل ہو مذکر ہوتا ہی گو بہ ذات خود مونث ہو **صبا**
مثل دیوانہ بہت شاہد آبی کف لاے + وہ پری سیر کو جس دن لب دریا نہ گیا + **ایضاً**
وہ پری مجھہ فقیر کا نہ ہوا + نقش جب نقش بوریا نہ ہوا + **ایضاً** شاید کہ وہ پری ہی کہین
مسکرا رہا + بجلی چمک رہی ہی بہت آسمان پر + مگر رند کا کلام اس کے خلاف دیکھا گیا **رند**
کریگا عشق تصرف تو دیکھنا وہ پری + پیادہ گھر سے کھلے سر برہنہ پا آئی + **ایضاً**
دل بیمار شفا ہوگی ہراسان نہ ہو + بال کھولے ہوے وہ حور دعا کرتی ہی + **ایضاً** چڑھاؤنگا
گل گور مجنون پراے رند + نظر جب وہ لیلی شمایل پڑیگی + پس یہ شاذ ہی۔

جس لفظ کے اخیر مین ہمزہ یا الف مقصورہ یا ہاے ہوز ہو اگرچہ وہ ہا اصل
مین (یعنے عربی مین اگر وہ لفظ عربی ہی) تا رہی اور وقف سے ہا ہوگئی ہو وہ لفظ مذکر ہی
جیسے کھانا۔ دعوی۔ میوہ۔ عشرہ وغیرہ سواے آسیا کے **گویا** مین فقیری مین بھی
خوش چشمون سے ہم بستر رہا + بستر اپنے نے بنایا ہے ہرن کی کھال کا + **ایضاً** یہ اشارہ
کر رہا ہی ہم کو حلقہ دام کا + ہی کف صیاد مین دانہ تمہارے نام کا +

الفاظ جو مرکب ہین ین۔ ستان۔ زار۔ بان وغیرہ سے یعنے جو حسب قانون
زبان فارسی اسم فاعل و مفعول و ظرف زمان و مکان وغیرہ ترکیبی ہوتے ہین مذکر ہین
وزیر گلی تیغ و سپر باندھے پھرا کرتا تھا وہ ظالم + لڑکپن بھی نہ تھا خالی ستم سے میرے
قاتل کا + **ناسخ** نخل ماتم کے سوا کچھ بھی نہ ہوتا ہرگز + میرے اشکون سے جو سرسبز
گلستان ہوتا۔ **گویا** گیا ہوگا گلگشت کو جب کہ وہ گل + تو گلزار بھولا سمایا نہ ہوگا +
وزیر اپنے دروازہ کی زنجیر سے باندھے مرے ہاتھ + اب تو در کار نہ کوئی اسے دربان

ہوگا + رند اوس ترک شہسوار کو ہی جب سے ذوق صید + خالی شکار بند نہ نخچیر سے ہوا +
نسیم جب اُمنڈتا ہی مرے سینۂ سوزان سے دھوان + آسمان اوس کو سمجھتا ہی کہ ہمزاد آیا +

جس لفظ کے حرف اخیر کے ماقبل الف ہو وہ مذکر ہی جیسے پیکان جہان نام وغیرہ سوائے بیاض اور جان کے اور سوائے اون کے جو دوسرے کلیون کے موافق اس قانون سے جدا کئے جاتے ہین - ایسا ہی سُتھراؤ - دباؤ - دکھاؤ - وغیرہ **ظفر** انداز سے جدہر وہ قدم پاؤ پڑ گیا + کوسون ادہر دلون ہی کا ستھراؤ پڑ گیا + **ایضاً** دابو سر کس کا تم اور ہاتھہ دباؤ کس کا + سب دبیل آپکے ہین تم کو دباؤ کس کا + اپنے کوٹھے پہ جو کی آپ نے دیوار بلند + دیکھا اے پردہ نشین تم نے دکھاؤ کس کا +

جمع عربی جو وزن پر افعال کے آتی ہی واحد مذکر ہوتی ہی جیسے احوال - ارباب - اسباب - القاب - آداب وغیرہ سوائے اوقات کے **اسیر** ہو گریزان کبر سے معلوم کیا تجھ کو نہین + مار نخوت سے ہوا احوال کیا ضحاک کا + **نسیم** زمانہ ممسکون سے اے نسیم آباد ہی اب تو + بہت ڈھونڈھا مگر کوئی نہ ارباب کرم نکلا + **اسیر** راہ بھر کہہ کے یہہ رہزن کو دیا دم ہمنے + تو ہی مالک ہی یہہ اسباب سفر کس کا ہی + **آتش** یار کو تم سی محبت نہین تو لے آتش + خط مین القاب یہہ پھر مشفق من ہے کس کا + الا جب ان کا اطلاق مفہوم کے جدا جدا اجزا پر ہو جیسے تمہارے احکام - اون کے اقوال وغیرہ **مومن** نہین کیا تم نے احکام آزمائے + انھین باتون نے تو یہہ دن دکھائے

مصادر و اسمائے عربی مذکر ہوا کرتے ہین سوائے بعض کے مثلاً وزن **افتعال** مین احتیاج و احتیاط - **تفعّل** مین توجہہ و توقع و تمنا - **فِعال** بہ کسرہ

فا مین مثال (اور نقاب مشترک ہی) فَعْل بہ فتح فا وسکون عین مین ضرب۔ طرح بحث
فَعَل بہ فتح فا و فتح عین مین خبر۔ نظر۔ سحر۔ ظفر۔ فِعْل بہ کسر فا وسکون عین مین حرص۔
واضح رہے کہ اس کلئے مین چار باتون کا خیال رکھنا ضرور ہی ایک یہہ کہ اسم فاعل کے
صیغے اکثر اپنے مدلول کے تابع ہوا کرتے ہین جیسے مرد عالم تھا۔ عورت عالم تھی وغیرہ
دوم یہہ کہ جب الفاظ عربی کے اخیر پر یاے معروف ہو تو وہ مونث ہوتے ہین
جیسے ترقی۔ تانی وغیرہ۔ ایسا ہی اخیر مین حاے حطی یا عین مہملہ ہو تو جیسے فتح وضع
طرح۔ جمع صلح۔ روح۔ توقع۔ نزاع۔ مزاج۔ اطلاع۔ اصلاح۔ سواے مرقع۔ قدح
اور سطح کے اور لوح۔ ومتاع مشترک ہی۔ **سوم** یہہ کہ افعال بہ کسر ہمزہ اور افتعال وانفعال
کے اوزان مین جن لفظون کی انتہا پر الف ہو وہ مونث ہوتے ہین جیسے ایذا۔ ابتدا۔ التجا
انتہا وغیرہ۔ سواے الفا کے یا اگر اوس الف اخیر کے بعد حاے حطی یا ہاے ہوز
یا عین مہملہ ہو تو بھی مونث ہوتے ہین جیسے اصلاح۔ اکراہ۔ اطلاع وغیرہ **چہارم**
یہہ کہ وزن تفعیل اُس کلیہ پر جو قواعد مونث مین بیان ہوگا یعنے جس مین یہہ حکم لگایا گیا
ہی کہ جس لفظ مین حرف اخیر کے ماقبل یاے معروف ہو وہ مونث ہوتا ہی اس قاعدے
سے علیحدہ ہے۔

قواعد مونث

اگر ایک لفظ مذکر نام کسی مونث کا ہو تو البتہ مونث مستعمل ہوتا ہی جیسے ہیرا۔ کافور وغیرہ
نام لونڈیون کے۔ ایسا ہی اوس کا عکس جیسا نوازش اور بندگی نام غلامون کے۔
لفظ مذکر کے اخیر مین یاے معروف بڑھانے سے یا اگر اوس کے اخیر مین
الف یا ہا ہی تو اوسے یاے معروف سے بدل کر مونث بناتے ہین جیسے مرغ۔

مرغی گھوڑا۔ گھوڑی۔ بندہ۔ بندی وغیرہ ایسا ہی جو یا تصغیر کے لئے مستعمل ہو جیسے گڑھ گڑھی (بمعنی قلعہ)۔ پہاڑ پہاڑی۔ پیالہ۔ پیالی وغیرہ۔ یا واسطے اسم بنانے کے صفت کے اخیر مین واقع ہوتی ہو جیسے لال۔ لالی۔ خشک۔ خشکی وغیرہ لفظ مذکر کو مونث بناتی ہو۔

جو اسم یاے معروف مین آخر ہو مونث ہو جیسے گالی۔ انگلی۔ پیشانی وغیرہ۔ مگر شرط یہہ ہو کہ وہ لفظ مذکر حقیقی نہ ہو جیسے مالی وغیرہ۔ یا وہ یا نسبتی یا صفتی نہ ہو مانند کھاری جلالی۔ خیالی وغیرہ کے **آتش** ملاحت ذقن یار کا ہو سر سو شور + عجیب لطف کا کھاری ہو یہہ کنوان نکلا +

جس لفظ کے اخیر مین یا ما قبل مفتوح ہو وہ مونث ہو جیسے مئی۔ قی وغیرہ۔

نام نمازون اور اوقات نماز کے مونث ہین جیسے فرض۔ نفل۔ ظہر۔ عصر۔ وغیرہ

نام اوقات شبا روزی کے مونث ہین جیسے۔ صبح۔ دوپہر۔ مغرب وغیرہ

نام ندیون اور دریاؤن کے مونث ہین جیسے گنگا۔ جمنا وغیرہ **اسیر** ہم تو پیاسے رہین سئی غیر کو دے پیر مغان + اولٹی اس شہر مین بہتے ہوئے گنگا دیکھی +

نام کتابون کے مونث ہین جیسے **گلستان**۔ **بوستان**۔ وغیرہ۔ سواے قرآن کے **آتش** تصویر کھینچی اوس کے رخ سرخ فام کی + اک صفحے مین قلم نے گلستان تمام کی +

حاصل بالمصدر فارسی و ہندی مونث ہین جیسے برداشت۔ نمود۔ چھیڑ۔ سوزش وغیرہ **ناسخ** لطف شراب سے ہے خبر مین کیا کرون + برداشت ساقیا نہین مجھہ کو خمار کی + **ایضاً** گوہر گوش صنم کی آب کا ہو یہہ اثر + سبزۂ خط نے جو گالون پہ نمود آغاز کی +

صبا عرش تک نالے ہمارے جائینگے + چھیڑ چرخ کینہ جو اچھی نہین + ناسخ ہوگئی ہی آگ فرقت مین شراب آتشین + ساقیا ہر خم مین سوزش ہی عیان تنور کی + ایضاً جن دنون گلشن رخسار تھا تیرا بے خار + کون بلبل تھی کہ خواہش جسے گلزار کی تھی + ایضاً ہین جو سالک جانتے ہین اپنے دشمن کو بھی دوست + آبلون کو فایدہ کرتی ہی کاوش خار کی + باغ مین بے یار فوارے ہوئے آتش فشان + ہی ہزارون مین روش منقار موسیقار کی اسیر بھوک کا غم بھوک مین کھایا کئے ہم عمر بھر + جب ہوئی ہم کو تلاش رزق بے منت ہوئی + ایسا ہی چال - ہار وغیرہ سوا ے - پہلن - وخلش کے اور سواے اون لفظون کے جو دوسرے کلیون کے موافق اس قانون سے جدا ہو سکتے ہین -

حاصل بالمصدر اردو جو اخیر مین وٹ لگانے سے بنتے ہین مونث ہین جیسے لگاوٹ - سجاوٹ - کھچاوٹ - وغیرہ اسیر سر جدا تن سے کسی روز کرا ے خنجر یار + یہہ لگاوٹ تری ہر بار نہین اچھی ہی + رنگین ہی اجی میرے دوگانا کی سجاوٹ خاصی + چمپئی رنگ غضب اوس پہ کھچاوٹ خاصی +

جو اسم وزن پر چیا کے ہو گو اوس کا اعراب کچھ ہی ہو مونث ہوتا ہی سواے پتا بمعنی سراغ اور عصا کے اور سواے اوس کے جو خاص مذکر کے لئے ہو جیسا گدا یا جو موافق دوسرے کلیون کے اس سے جدا ہوتا ہو جیسے خدا لیکن لفظ بہا دونون طور پر مستعمل ہی -

جس لفظ کے حرف اخیر کے ماقبل یاے معروف ہو مونث ہی جیسے دلیل کھیر - کھیل - (بہ یاے معروف) لکیر - پیپ وغیرہ سواے انگبین - بیم - تیر - خمیر - دین - شیر - (بہ یاے معروف) اور یقین کے اور سواے اون کے جو مذکر حقیقی کے لئے مستعمل ہین جیسے پیر بہ معنی مرشد - ایسا ہی وہ الفاظ جو تفعیل کے وزن

پر آتے ہین - سواے تعویذ و تمکین کے -

اسماے مصغر مونث ہوا کرتے ہین اور یہہ مونث ہی سے بنتے بھی ہین **ناسخ** آوارہ یون ہوا وہوس مین ہین بپیری + جس طرح اوڑتی پھرتی ہی بڑھیا ادار کی + **اسیر** روح دولت تھی جو نکلی جسم سے سمجھے یہہ ہم + باہر اپنے ہاتھہ سے سونے کی چڑیا ہو گئی + **اختر** چاندی سونے کو گلا کیا اے مایہ ناز + تونے ٹکیا بھی مرے دل کی کبھی تالی ہی +

جمع عربی جو الف و تا مین آخر ہوتی ہی اور جس کا واحد بھی مونث ہوتا ہی واحد مونث ہی **رند** کیا تعجب ہی جو دو جام دئے سب سے سوا + کب مرے حال پہ ساقی کی عنایات نہ تھی **اسیر** جام اگر ٹوٹ گیا کون کرامات گئی + خیر خم کی رہے ساقی تری خیرات گئی + **ناسخ** خط نورستہ نہ قرآن کو کردے منسوخ + لوح محفوظ سے اوتری ہی یہہ آیات نئی + **آتش** سایل دولت دنیا ہون مین اے آتش کیا + گنج قارون سے بھی اوقات نہین کٹتی ہی

جس لفظ کے اخیر مین تاے قرشت ہو مونث ہوتا ہی جیسے بات گھات وغیرہ - سواے جبت کے اور سواے اُن کے جن کے حرف آخر کے ماقبل حرف صحیح ساکن ہو جیسے تخت - دانت - دست وغیرہ **ناسخ** تارے نہین نکال دئے دانت چرخ نے دہشت ہی اس قدر مری شبہاے تار کی +

جس لفظ کے آخر مین تاے مصدری عربی ہو مونث ہی جیسے قسمت **ناسخ** کرتے ہو تعمیر اورون کے لئے قصر و رواق + غافلو تم کو ملی قسمت نگر معمار کی + نگر قامت ہر دو طرح مستعمل ہی -

الفاظ جو الف و سین مین ختم ہوتے ہین مونث ہوا کرتے ہین جیسے آس -

گھاس - باس - وغیرہ - سوائے لفظ پاس بہ معنی خاطر و ساعت کے اور سوائے الفاظ عربی کے جیسے التماس - راس - قیاس وغیرہ -

الفاظ جو الف وہا مین آخر ہوتے ہین مونث ہین جیسے آہ - باہ - تھاہ - راہ - چاہ - (بہ معنی محبت وغیرہ) سوائے بیاہ - چاہ - بہ معنی کنوان اور ماہ کے اور سوائے اُن کے جو خاص مذکر کے لئے مستعمل ہین مثلاً شاہ یا جو موافق دوسرے کلیون کے اس سے الگ ہوتے ہین جیسے الہ -

الفاظ جو رائے ہندی مین آخر ہوتے ہین مونث ہین اور کبھی اوس را کے ساتھہ ہائے ہوز بھی مخلوط ہو جاتی ہی چنانچہ اڑ - باڑ - بوچھاڑ - بگاڑ - ڈاڑھہ - باڑھہ وغیرہ

انیس دم بھر مین صفین صاف تھین بیداد گرون کی + تھی منہ کی طرح خاک پہ بوچھاڑ سرون کی +

اگر علامت مصدر کے آگے حرف کاف ہو اور اوس علامت مصدر کو حذف کرنے سے حاصل بالمصدر کے صیغے حاصل کرین تو وہ مونث ہوا کرتے ہین جیسے چمک - جھپک - جھلک - مہک - جھپک - ہڑک وغیرہ ایسا ہی پکار - چھیڑ وغیرہ

حرف کاف جو واسطے تحقیر و تصغیر کے لفظ کے آخر مین آتا ہی اوسے مونث بناتا ہی **صبا** خیال نوک مژہ نے یہہ اشتعال دی + شب فراق مین کھینچے رہا کنار پہ چراغ + ایسا ہی گنجلک وغیرہ - سوائے اُن الفاظ کے جو ذی روح کے لئے مستعمل ہین جیسے طفلک مردک وغیرہ

مکرر یا قریب المعنی یا ہم مضمون دو لفظ حرف رابطہ کے ساتھہ یا بے اوس کے متفقاً ایک معنی کرین اور اون کے جدا جدا حصے کی کوئی جنس مقرر نہ ہو جیسے شست و شو

یہہ ہوتی ہی زید سے گرا گیا جس کے معنے ہوتے ہین زید گر سکا - اور یہہ مطلوب قایل نہین پس جب ایسا ہی تو لفظ نے اونھین صورتون مین اور ایسے ہی افعال کے ساتھ مستعمل ہوگا جو اسم مفعول بن جا سکتے یا اوس کی صورت لے سکتے ہین اور یہہ بات سوا ے متعدی کے فعل لازمی مین ممکن نہین اور متعدی کے بھی صرف ماضی مطلق مین اور اون افعال مین حاصل ہو سکتی ہی جن کے صیغون مین ماضی مطلق ہوتا ہی جیسے ماضی قریب و بعید و شرطی و تمنی وغیرہ - اور مضارع و حال و استقبال و امر و نہی مین نہین ہو سکتی -

اس کے عمل کی نسبت یہہ کہا جاتا ہی کہ جب یہہ لفظ مستعمل ہوتا ہی تو فعل تابع مفعول ہو جاتا ہی یعنے اگر مفعول مذکر ہو تو فعل بھی مذکر ہوتا ہی اور مونث ہو تو مونث جیسا کہتے ہین زید نے کپڑا پہنا اور عمرو نے روٹی کھائی وغیرہ ایسا ہی وحدت وجمعیت مین جیسے زید نے کپڑے پہنے اور عمرو نے روٹیان کھائین لیکن در اصل جب لفظ نے بہ معنی لفظ سے ہی تو فعل فعل نہین رہا اسم مفعول ہو گیا اور وہ تذکیر و تانیث اور وحدت وجمعیت مین مفعول اول کا تابع ہوا یعنے کپڑا پہنا یا کپڑے پہنے صورت دیگر مین کپڑا پہنا گیا یا کپڑے پہنے گئے ہی اور روٹی کھائی اور روٹیان کھائین فی الحقیقت روٹی کھائی گئی اور روٹیان کھائی گئین ہی - واضح رہے کہ اگرچہ یہہ فعل ظاہر مین فعل مجہول معلوم ہوتا ہی لیکن غایر نظر سے موثق ہو سکیگا کہ فعل مجہول نہین در اصل اسم مفعول ہے کیونکہ اُردو مین لازمی اور مجہول کا اسم فاعل اور متعدی کا اسم مفعول بہ حذف جزو اخیر جو در اصل ان کی علامت ہی ایک صورت پر ہوتے ہین جیسے بھیگی بلی پھوٹی آنکھ - اوترا شحنہ - پھولا چمن - کہا سنا - بھونے چنے - دھویا موتی -

گفتگو - بکبک - کاین کاین وغیرہ یا دونون حصے مونث ہون تو واحد مونث ہوتے ہین -
چنانچہ آمد آمد - آب وتالاب - آمد وشد - آب وہوا - شست وشو - گفتگو - بکبک - شد بد -
کاین کاین وغیرہ - **مومن** ہو سواری تو سلیمان کی ہو + آمد آمد کسی ذی شان کی ہو + **صبا**
عیان جو یار کی دانتون کی آب وتاب ہوئی + غریق سیل فنا موتیون کی آب ہوئی + **اسیر**
آمد وشد نفس چند کی بیکار نہین + حال آئندہ ورفتہ کی خبر دیتی ہی + **ایضاً** نالے کرنے
سے مرے آنسو بہانے سے مرے + اور ہی آب وہوا ہے گلشن ایجاد کی + **صبا**
تن کو کیا دھوتا ہی دل کو پاک کر + اے نجس یہہ شست وشو اچھی نہین + اَلّا یہہ کہ لفظ
آخر مذکر بعلامت تذکیر یعنی مذکر قیاسی ہو جیسے آب ودانہ - **رند** شکر کر قید سے صیاد کے ہوتی
ہی رہا + آب ودانہ تر اولبل شید اوٹھا +

اطلاع

جس کلئیے مین یہہ لکھا ہی کہ فلان لفظ اِس سے مستثنےٰ یا دونون طرح مستعمل ہی اوس
کی مثال نظایر مین دے دی ہی یعنے صورت اوّل مین ایک اور شق ثانی مین دونون مثالین

استعمال لفظ نے - اردو زبان ہندی سے نکلی ور ہندی برج بھاشا یا برج بھاکھا
سے پیدا ہوئی جس کے معنی ہین جنتی زبان اور بھاکھا زبان سمسکرت زبان سے ماخوذ ہے -
سمسکرت مین لفظ نے مرادف ہی اردو کے لفظ سے کا پس جس لفظ
کے ساتھہ لفظ نے مستعمل ہوتا ہی اوس کا فعل درحقیقت فعل نہین بلکہ اسم مفعول ہوتا ہی
صورت فعل مجہول لئیے ہوئے - چنانچہ یہہ کہنا کہ زید نے کپڑا پہنا بہ منزلہ اِس کہنے
کے ہی کہ زید سے کپڑا پہنا گیا - اور زید نے روٹی کھائی بجاے اس کے ہی کہ زید
سے روٹی کھائی گئی برخلاف اِس کے اگر یہہ کہو کہ زید نے گرا تو اس جملہ کی صورت متبادلہ

چھوڑا دیس ۔ سانپ کا کاٹا وغیرہ کہ ان سب مین لفظ ہوا محذوف ہی ۔ ایسا ہی دودھ پیتا بچہ ۔ مرتا جوگی ۔ کھاتا دھن ۔ کھاتا پیتا وغیرہ غرض چونکہ لفظ نے اُردو مین بالاستقلال ایک علامت بن گیا اور خاص طور پر مستعمل ہی اور یہہ بات بالکل بھلادی گئی ہی کہ وہ دراصل کیا تھا اور جو عمل اس کا کیا جاتا ہی وہ ربط وو تیرہ زبان یا سیاق و محاورہ پر منحصر رکھا گیا ہی لہذا ان امور کے پورا سمجھ مین آجانے کے لئے اوس کے قواعد بنانا لازم آتا ہی اس لئے لکھا جاتا ہی کہ ـــــــ

لفظ نے علامت فاعل ہی اور صرف فعل متعدی کے ساتھہ ہوتا ہی اور ماضی مطلق مین اور اون افعال مین استعمال پاتا ہی جن کے صیغون مین صیغہ ماضی مطلق ہوتا ہی جیسے ماضی قریب و بعید و تمنی و شرطی وغیرہ **صبا** مانگ کر یار سے بوسہ مین پڑا جھگڑے مین + تھوڑی سی بات نے بھی طول بہت سا کھینچا + **وزیر** ترے سر منے کے دنبالے پہ جس نے آنکھ ڈالی ہی + تو پھر شاخ غزالان مین بھی شاخ اوس نے نکالی ہی + **ناسخ** دھوئی کیون اشک کے طوفان سے لوح محفوظ + سرنوشت اپنی ہی ناسخ نے مٹائی ہوتی + اور مضارع و حال و استقبال و امر وغیرہ مین نہین ہوتا **کبھی** اس علامت کو ضرورت کے سبب محذوف بھی کرتے ہین پس اگر وزن شعر وغیرہ کے لئے ہو تو علامت مذکور فاعل کے ہمراہ مقدر رہوتی ہی **ناسخ** غیر سے کرتے ہو ابرو کے اشارے ہر دم + کبھی تلوار تو مجھہ پر بھی لگائی ہوتی + یعنے تم نے لگائی ہوتی + **مومن** دی تسلی تو وہ ایسی کہ تسلی نہ ہوئی + خواب مین تو مرے آئے وہ مگر آخر شب + یعنے اونہون نے تسلی دی **صبا** خیال خام ہی امید رکھنا فیض دشمن سے + نہین دیکھی کسی کی پیاس بجھتی آب آہن سے + یعنے کسی نے نہین دیکھی ۔

اور اگر فاعل ردیف واقع ہوا ہی تو یہہ علامت خود بالذات محذوف ہوتی ہی **مومن** مرے
کہنے پہ چل مت ہاتھہ سے جا + نکالے پاؤن کیون انداز بیجا + بڑھی جان کا ہی سوز نہانی
جتاے زور عجز ناتوانی + یعنے انداز بیجا نے اور عجز ناتوانی نے - لیکن عمل ہر حال
مین موجود رہتا ہی - واضح رہے کہ بعض وقت شعراے ہند اگر اون کا جی چاہے یون
بھی اس لفظ کو محذوف کیے دیتے ہین پوچھنے والا ہی کون ہی کوئی جرم فوجداری تو
ہی نہین امیر کیا جانون بزم عیش کہ ساقی کی چشم دیکھ + مین صحبت شراب سے آگے
سفر کیا +

جس صورت مین یہ لفظ مستعمل ہو اگرچہ مقدر رہی ہو اور مفعول مذکر واحد ہو گو موجود
نہ ہو فعل واحد مذکر ہوتا ہی جیسے مین نے کیا اوس نے کھایا وغیرہ **وزیر** عشق خال یار نے
ایسا کیا زار و نحیف + بیٹھہ رہنے کو مرے کافی ہی اب تل بھر زمین + خواہ وہ فعل متصل
مفعول ہو کہ منفصل جیسا جو چیز مین نے چاہی لی + اور دوسری جمیع صورتون مین مفعول
کی متابعت کرتا ہی جنس مین بھی اور عدد مین بھی - یعنے اگر مفعول مذکر ہو تو فعل بھی مذکر
ہوتا ہی اور مونث ہو تو مونث اور اگر مفعول واحد ہو تو فعل بھی واحد ہوتا ہی اور جمع ہو تو جمع
ناسخ طاق ابروے صنم جس دم نظر آیا مجھے + ایک مسجد بس وہین راہ خدا تعمیر کی +
وزیر زر دیا زور دیا مال دیا گنج دیے + اے فلک کون سی راحت کے عوض رنج دیے +
رند تمیز ہو تو کرے فرق دوست دشمن مین + خدا نے آنکھین دیان دیکھ بھال لینے کو +

جب علامت مفعول جو لفظ کو یا یاے مجہول یا دونون ہی موجود ہو فعل تابع
مفعول نہین ہوتا بلکہ واحد مذکر رہتا ہی **ناسخ** ہند کو آباد اوس نے کر دیا + غم زدون کو شاد
اوس نے کر دیا + **ایضاً** گردن ساقی کے آگے بارہا محفل مین رات + گردن میناے مے کو

۵۱ زیر تغییر جلد سوم صفحہ ۲۸۸

جیسے بھول گیا۔ کرسکا۔ دے چکا وغیرہ **اسیر** مضمون کہان نزاکت جانان کا اے صبا+ سارے ورق مین مصحف گل کے اولٹ گیا+ **صبا** نہ اوٹھنا تھا نہ اوٹھا کوی یار سے بندہ+ زمین وہ پکڑی کہ ہفت آسمان اوٹھا نہ سکے+

ماضی استمراری کے اور اوس فعل مرکب کے ساتھ جو ترکیب کی جہت سے استمرار اور دوام کے معنے کرتا ہی لفظ **نے** نہین آتا **غالب** بے صرفہ ہی گذرتی ہی ہو گرچہ عمر خضر+ حضرت بھی کل کہینگے کہ ہم کیا کیا کئے+ **نسیم** ہمیشہ خاک وخون مین مجھ کو بیتابی تٹھایا کی+ بہ شکل مرغ بسمل کونسے پہلو نہین پھڑکا+ **صبا** شب غم مین مرے نالون سے لگی دل پر چوٹ+ چھاتی کوٹا کئے گھڑیال بجانے والے رندوہ کف پائے حنائی کر کے یاد+ ہجر کی شب ایڑیان رگڑا کیا+ ایسا ہی کھانے لگا وغیرہ کہ اس مین ابتدا ہی معنے استمراری کے ساتھہ **وزیر** ہم سے کا ہیدون کو اوس در سے اوٹھایا کس لئے+ آسمان تنکے لگا چننے مگر مجنون ہوا+

جب دو لفظ ایسے مرکب ہون کہ لازمی کے معنے کرین اون کے ساتھ لفظ **نے** غیر مستعمل ہی جیسے دکھائی دینا۔ کہنے پانا وغیرہ۔

جو لازمی ترکیب سے متعدی معلوم ہوتا ہی لفظ **نے** اوس کے ساتھ غیر مستعمل ہی۔ مثلاً لانا کہ اصل مین لے آنا ہی چنانچہ اس شعر مین **مومن** اگر مشہور ہو افسانہ اپنی بت پرستی کا+ برہمن کیا عجب ایمان لے آوین بنارس مین+ **رند** نہ ملا جب کہ نامہ بر کو جواب+ پرزے خط کے مرے اوٹھا لایا+ **صبا** ہم وہ مے کش ہین کہ ساغر جو ہمارا توڑا+ محتسب کے لئے قاضی کا پیادہ لائے+

بعضے افعال اگرچہ مفعول نہین چاہتے لیکن اون کے ساتھ علامت فاعل

شرم نے ختم کر دیا + اس کی بھی وجہ وہی ہے جو ابتدا مین مذکور ہوئی یعنے نے کو
سے سے بدل دو تو یہہ جملے یون ہو جاتے ہین ہند کو آباد اوس سے کر دیا گیا۔ غمزدون
کو شاد اوس سے کر دیا گیا۔ گردن مینا سے مے کو شرم سے ختم کر دیا گیا۔ چنانچہ نثر مین عموماً
یون ہی لکھا جاتا بھی ہے۔

جو فعل دو مفعول چاہتا ہے ثانی کا تابع ہوتا ہے جیسے ساقی نے رقیب کو مے دی۔ بادشاہ
نے مجھے گھوڑے دیے وغیرہ **غالب** تیرے در کے لیے اسباب نشاط آمادہ +
خاکیون کو جو خدا نے دیے جان و دل دو دین + اگرچہ مفعول ثانی مقدم ہے کیونکہ مفعول
اول ہمیشہ علامت اپنے ساتھ رکھتا ہے پس اگر فعل اس کا تابع ہو تو اوسے ہمیشہ مذکر واحد ہونا لازم
ہوگا اور اس سے قوی تر وجہ وہ ہے جو فقرہ بالا مین گذری یعنے ان جملون مین بھی اگر نے
کو سے سے بدل دو تو صورت یہہ ہو جاتی ہے ساقی سے رقیب کو مے دی گئی۔
بادشاہ سے مجھے گھوڑے دیے گئے وغیرہ۔ پس بغیر اوس صورت کے جو نے
کے ساتھ ان جملون کی اوپر بتائی گئی ہے دوسری ہو ہی نہین سکتی۔

جس فعل مرکب کا جزو ثانی متعدی ہو لفظ نے اوس کے ساتھ مستعمل ہوا
کرتا ہے لیکن فعل واحد مذکر رہتا ہے **مومن** بات کہتے مین رو دیا مین نے + جو جواب
آیا سو دیا مین نے + **ظفر** تیر اوس ناوک فگن نے جب لیا دل سے نکال + زخم دل
نے چارہ گر نا چار ہو کر رو دیا + اور جب دونون جزو متعدی ہون عام اس سے کہ ایک ہی
مصدر سے ہون یا مغایر سے اُن کا وہی حکم ہے جو سفر دکا **نسیم** جب دیکھے کجی کے
سوا راستی نہین + بل نے لیا مزاج جتنے کچھ زلف یار کا + ایسا ہی روٹی کھائی وغیرہ اور
جب جزو اول متعدی ہو اور جزو ثانی لازمی تو اوس کے ساتھ لفظ نے غیر مستعمل ہے

یعنے لفظ نے متعدی کی سی رہتی ہی جیسے کوسنا۔ دھارنا۔ موتنا۔ جھانکنا۔ وغیرہ مگر فعل اُن کا واحد مذکر ہی رہتا ہی **جان** دوگانہ جان کی بچی نے موتا مجھ نمازی پر + میانی تر ہوئی ساری پڑا آدھا بدن دھونا + **اسیر** پانی مین عجب عکس نے یک حسن دکھایا + یوسف نظر آیا جو کنوان یار نے جھانکا + اور بعضون کے ساتھ علامت مفعول ہوتی ہی لیکن چونکہ وہ اصل مین متعدی نہین ہین علامت فاعل مستعمل نہین ہوتی جیسے ہم تم کو روتے ہین **رند** تھا کون آکے لاش پہ ہوتا جو نوحہ گر + ہان بیکسی تو آج تلک مجھ کو روئی ہی + **اسیر** کب گنجفہ بازی مین نہین جنگ کا ایما + شمشیر سے کس دن وہ مجھے سر نہین آتا +

بعض لازمی متعدی کی صورت اور معنے پر مستعمل ہوتے ہین بلکہ لفظ نے کا عمل بھی اون مین اوسی طرح کیا جاتا ہی جیسا متعدی کے ساتھ چنانچہ ہنسانا۔ جگانا۔ بھلانا ستانا **وزیر** کہا قصہ جو قاتل کے لباس زعفرانی کا + ہنسایا خوب سا ہم نے دہان زخم سوزن کو + **نصیر** طے کر گئے یاران عدم رفتہ تو منزل + سوتے ہی رہے ہم نہ کسی نے بھی جگایا + **سعد** خبر لونگا مین تیری خوب واعظ + جو تو نے بار بار آکر ستایا + ایسا ہی چبانا اور کھسیانا۔

مولف فرہنگ آصفیہ ۱۲

بعض الفاظ لازمی و متعدی دونون طور پر مستعمل ہین اور لفظ نے اون کے ساتھ ہر دو صورت مین استعمال ہوتا ہی اور یہہ شاذ ہی جیسے **انشا** تیرے مریض عشق کی تھم اگئی جو آنکھ + اوس کے ہر ایک ہمدم و مونس نے غش کیا + بیٹھے ہین ہم تو دل کو مسوسے ہوئے میان + تو جان اوس کو دے کہ تجھے جس نے غش کیا + لیکن اکثر حال مین موافق موقع اور بمقام استعمال کے یعنے بصورت متعدی لایا جاتا ہی جیسا۔

اولٹنا	میرا دل اولٹنا یا اولٹ گیا اور **دبیر** سیدھی چلی یہہ تیغ تو لشکر اولٹ دیا + جیسے علی نے ہاتھ سے خیبر اولٹ دیا +
بٹنا	بتی بٹنی یعنے بٹ دینی اور روٹی بٹنی اور **ظفر** اب قافیہ و بحر ظفر پھیر غزل لکھ + بٹ جائے نہ جانب سے ترے دھیان کسی کا +
بدلنا	میرا دل بدلا اور **آتش** زمین چمن گل کھلاتی ہی کیا کیا + بدلتا ہی رنگ آسمان کیسے کیسے + ایسا ہی یہہ کہنا کہ یہہ مال لے کر دوسرا بدل دو-
بھولنا	**ناسخ** تیرے جور و ستم اے عہد شکن بھول گئے + رنج غربت مین یہہ پائے کہ وطن بھول گئے +
پکڑنا	گلا پکڑا یعنے آواز بیٹھی اور **صبا** نہ اوٹھنا تھا نہ اوٹھا کوے یار سے بندہ + زمین وہ پکڑی کہ ہفت آسمان اوٹھا نہ سکے +
پلٹنا	**ظفر** خط مین جب آپ نے تحریر سراسر پلٹی + مین نے جانا مری تقدیر سراسر پلٹی +
پھونکنا	دم کرنا اور **صبا** کیون کر نہ اے صبا ہو ہر ایک کو سر غرور + پھونکا نہین ہی کس کے فرشتے نے کان مین + **اسیر** ذکر انسان کیا گلے خوش ہو کے کٹواتے ہین جن + پڑھ کے کس عامل نے پھونکی ہی چھری جلاد کی +
سمجھنا	**نسیم** وہ چھوٹ پہ تھی یہہ میل سمجھے + بازی چوسر کی کھیل سمجھے + **آتش** بس کہ تھی اوس سے عیان سینہ عارف کی صفا + چہرہ یار کو مین نے دل روشن سمجھا +
شرمانا	بات کہتے شرماتا ہون اور **آباد** دل جلاتا ہی نہایت سوز ہجر اوس ماہ کا + انگر

	دوزخ کو شرماتا ہی شعلہ آہ کا +
کترانا	کترانا کا متعدی اور **آباد** وہ کترا کر چلے ہین میکیدہ سے حضرت زاہد + بڑے مرشد ہین ہاتھون ہاتھ لانا بادہ خوارون مین +
کسنا	**ناسخ** خمیدہ کرتا ہی انسان کو جوہر شرافت کا + اصالت جس مین ہوتی ہی وہی تلوار کستی ہی + **راحت** چاندی سونے پر پھسلنے والی ہوگی کوئی اور مین کھری ہون کس کے کندن مل کسوٹی پر مجھے +
کھجلانا	جسم کو کھجلانا اور **ذوق** رخصت اے زندان جنون زنجیر در کھڑکاے ہی + مژدہ خار دشت پھر تلوا مرا کھجلاے ہی +
گھبرانا	ڈرنا اور **مومن** کھو دیا مفت مین دل مین نے کہ دکھہ ہی پایا + قلق ہجر نے کیا کیا نہ مجھے گھبرایا +
لتاڑنا	**صبا** خاک پاے قیس سمجھین دیکھنے والے ہمین + اے جنون اب تو ایسا ہی لتاڑا چاہیئے + **ایضاً** ساقیا اب کے بڑے زورون پہ ہین ہم مے پرست + چل کے واعظ کو سر ممبر لتاڑا چاہیئے +
لہرانا	**امانت** متلاطم جو ہوا چشمہ حسرت یکسر + داغ دل دہونے کو لہرا کے چلا دریا پر + **صبا** لہراتا ہی دل کو رخ رنگین کا خط سبز + سرسبز ہمیشہ رہے گلزار تمھارا +
	## ایساہی
اوگلنا۔	تلوار اوگلی یعنے نکل پڑی اور سانپ نے من اوگلا۔
بھرنا	شیشہ بھرا یعنے پر ہوا اور اوس نے پانی بھرا۔

تھوکنا	دنیا کو تھوکا یعنے التفات بہ حقارت کیا یا لہو تھوکا اور زمین پر تھوکا۔
چلنا	لات چلنی اور راستہ چلنا یا ہوا چلنی۔

بعض شعراے ہند خلاف قانون بعض مصادر کے ہمراہ لفظ نے استعمال نہین کرتے چنانچہ۔

بولنا	اگرچہ یہہ لفظ متعدی ہی چنانچہ منشی احمد علی صاحب اپنی انشاء ہادی النسا کے صفحہ (۱۰) مین لکھتے ہین کہ مین نے کونسا بڑا بول بولا تھا مگر چونکہ گاہ گاہے لازمی کا سا یعنے بہ معنی سخن کردن بھی مستعمل ہو جاتا ہی لہذا متعدی ہونے کے موقع پر بھی اِس کے ساتھ لفظ نے نہین لاتے نسیم بولی وہ کہ ہم بتائین تعبیر + دلسوزی کریگا کوئی دلگیر +
بھولنا	گو متعدی کے معنے پر مستعمل ہی مگر لفظ نے اِس کے ساتھ نہین لاتے آتش تیری جو یاد اے دلخواہ بھولا + باللہ بھولا واللہ بھولا + اسیر وادی عشق ہی یہہ عرصہ شطرنج نہین + نقد جان ہار گیا چال جو انسان بھولا +
چھٹنا	نسیم اک بل جو چھٹی چوہے کو بھانپ + نیولے نے بھگا دیا دکھا سانپ +
جیتنا	مومن عدو کی عشق بازی آشکارا + غرض سچ ہی کہ تم جیتے مین ہارا +
قبولنا	نسیم وہ بانجھ تھی جب حمل قبولی + سرسون آنکھون مین سب کی پھولی + واضح رہے کہ قبولنا جب اکیلا مستعمل ہوتا ہی تو لازمی ہی مگر حالت ترکیبی مین متعدی ہوتا ہے جیسا مین نے شرط قبولی وغیرہ۔

نکالنا	نسیم سُن کے قیدی کی زار نالی + زنجیر کے پیچ سے نکالی +
ہارنا	نسیم پانسے کی بدی ہی آشکارا + راجہ نل سلطنت ہی ہارا +

جاننا چاہیے کہ جہان ؔلکھا ہی کہ لفظ نے مستعمل نہین ہوتا اوس سے یہہ مراد نہین کہ محذوف رہتا ہی یا بباعث موانع عارضی کے عمل نہین کرتا بلکہ اون افعال کے ساتھ اوس لفظ کا لانا قطعاً ناجایز جانتے ہین۔

اب وہ مثالین جو ان قوانین سے مستثنےٰ ہین یا مشترک جنس رکھتی یا معنے کی تبدیل سے اُن کی جنس بھی بدل جایا کرتی ہی جیسا ہم وعدہ کر آئے ہین اگلی ساری پابندیون کے ساتھ لکھی جاتی ہین۔ ان نظایر مین بعض ایسی مثالین بھی ملینگی جو قوانین بالا کے موافق مذکر یا مونث ثابت ہو چکی ہین اور اونکا مکرر لکھنا تحصیل حاصل تھا مگر اسکا سبب یہہ ہی کہ وہ طبع اول مین درج ہو گئی تھین تو مین نے نظر ثانی مین وہین رہنے دیا کہ دلیل اور بھی قوی ہو مثلاً آمد آمد۔ ابتدا۔ احوال۔ اوقات وغیرہ۔ نیز کئی ایک تازہ مثالین اون شاعرون کی ملینگی جو عرف مین محجوب یا سے گزرے ہین۔ یہہ مثالین مین نے فرہنگ آصفیہ سے دی ہین اور صاحب فرہنگ چونکہ متوطن خاص دہلی ہین اون کی تصدیق پر ان کو موثق جانا ہی۔

نظائر الفاظ

باب الف

لفظ	جنس	شاعر	نظیر شعر	
آب	مذکر	ناسخ	گیا جو اوس کے کوچے مین تو باچشم پر آب آیا	حرم سے لاتے ہین جس طرح زایر آب زمزم کا

لفظ	رواج	استاد	نظیر شعر	
آب عنصر ۱۲	مذکر	آتش	تشنگی کرتی جو مشتاق دمِ خنجر مجھے	آب آہن شیرِ دایہ کی حلاوت مانگتا
آب دم شمشیر و تیغ و آب و تاب ۱۲	مونث	ناسخ	کہین دیکھی ہے شاید آبداری تیرے دانتون کی	کہ مارے شرم کے پانی سے ہے آب گہر پتلی
آب	مونث	آتش	جاے ہر موے تن اے کاش ہین گردن کٹتا	آب برد کے ہر اک بال مین تلوار کی تھی
آب آتشین شراب ۱۲	مذکر	آتش	مبارک کشتیان مے کی بتان ہند کو ہووین	جہازون مین فرنگستان سے آب آتشین آیا
آبجو ندی ۱۲	مونث	آتش	چمن مین صبح کو جا کر نہ منہ دکھاتا تھا	برنگ آئینہ حیران ہے آبجو تیری
آب حیوان	مذکر	ناسخ	خط سے دونی ہو گئی اُس کے دہن کی آب و تاب	خضر کے فیض قدم سے آب حیوان بڑھ گیا
آبرو	مونث	آتش	زمانے مین کوئی تجھسا نہین ہے سیف زبان	رہیگی معرکے مین آتش آبرو تیری
آب و تاب	مونث	صبا	عیان جو یار کے دانتون کی آب و تاب ہوئی	غریق سیل فنا موتیون کی آب ہوئی
آب و دانہ	مذکر واحد ۱۲	رند	شکر کر قید سے صیاد کے ہوتی ہے رہا	آب و دانہ ترا او بلبل شیدا اوٹھا
آب و ہوا	مونث	اسیر	نالے کرنے سے مرے آنسو بہانے سے مرے	اور ہی آب و ہوا ہے گلشن ایجاد کی
آتش	مونث	ظفر	تبخالے کیون نہ دل مین پڑین ہر نفس کے ساتھ	اُف دل مین ہے اک آتش فرقت بھری ہوئی
آدمی	مذکر	داغ	لطف آرام کا نہین ملتا	آدمی کام کا نہین ملتا
آرام	مذکر	صبا	بے تابی دل نے بغل گور دکھائی	آرام نہ ہرگز کسی پہلو نظر آیا
آرزو	مونث	وزیر	مرغ بے بال و پر ہون اے صیاد	آرزو ہے کسے رہائی کی
آروغ	مذکر	ظفر	کل ایک حریص نے تخفیف وقت پرخواری	عجیب کیا ظفر آروغ پہ آروغ کیا
آزار	مذکر	مومن	سم کھا موے تو درد دل زار کم ہوا	بارے کچھ اس دوا سے تو آزار کم ہوا
آس	مونث	مومن	کیسی قسمت ہماری پھوٹ گئی	تیرے ملنے کی آس ٹوٹ گئی

لفظ	رواج	اُستاد	نظیر شعر	
آسامی	مونث	ظفر	پڑتی ہی ہر سر والفت پہ نہیں اُس کی نگاہ	ڈھونڈھتا ہی کوئی آسامی وہ رہزن اونچی
آستان	مذکر	ناسخ	برنگ پنجہ خورشید نقش پا ہی ترا	بلند بام فلک سے ہی آستان اپنا
آستین	مونث	مومن	یہان دم نہین شوق سے تحمل کر	مرے خون سے ترآستین ہو چکی
آسمان	مذکر	رند	وہ ہون غیور نہ لونگا مین اپنے سفلے سے	اگر زمین بھی گرنے کو آسمان دیگا
آسن	مذکر	آتش	کرتا ہی مجھسے ابلق ایام شوخیان	پہچانتا نہین مگر آسن سوار کا
آسن	مونث	ناسخ	کیا گداز دل مین ہو جاتی ہی حدت طبع کی	دیکھ لو تیزی مین ہی محتاج آسن آب کی
آسیا	مونث	اسیر	نہ ٹوٹتا کسی دانہ کا دل وہ راحم ہون	جو آسیا مرے سنگ مزار کی ہوتی
آشیان	مذکر	ناسخ	چل کے ناسخ گلشن شیراز کو آباد کر	آشیان ویران پڑا ہی بلبل شیراز کا
آغاز	مذکر	آتش	خبر اول و آخر نہین مطلق آتش	نہ تو انجام ہی معلوم نہ آغاز اپنا
آغوش	مذکر	رند	مین وہ محروم محبت ہون لڑکپن مین بھی	وا کسی نے نہ مرے واسطے آغوش کیا
آغوش	مونث	ظفر	شاہد مقصود ہی کس کی بغل مین اے ظفر	دیکھی ہی آغوش چرخ پیر بھی خالی پڑی
آفتاب	مذکر	ناسخ	آج ذرے کو آفتاب ملا	کہ مجھے ساغر شراب ملا
آفتاب (در گنجفہ ۱۲)	مذکر	امانت	اثر ہی گنجفے مین بھی سیاہ بختی کا	ہماری بازی مین کب آفتاب آتا ہی
آگ	مونث	رند	پوچھو نہ جلن کا دل کی احوال	اک آگ پڑی دہک رہی ہی
آمد	مونث	ناسخ	آئی برسات اب ہی آمد ساقی گلفام کی	طالب مینا ہی دل مشتاق انکھین جام کی
آمد آمد	مونث	مومن	ہو سواری تو سلیمان کی ہو	آمد آمد کسی ذی شان کی ہو
آمد و شد	مونث	اسیر	آمد و شد نفس چند کی بیکار نہین	حال آیندہ و رفتہ کی خبر دیتی ہی

لفظ	اوزان	نام	نظیر / شعر	
آن	مونث	مومن	مین آیا جو تن مین جان آئی	دیکھا تو نظر مین آن آئی
آن لحظہ ۱۲	مونث	ظفر	اُس طرحدار کی ہی آن نکیلی ایسی	جو نظر باز ہین آن کی ہی نظر مین چبھی
آن ادا ۱۲	مونث	مومن	ہر دم لب جان حزین تھی	ہر آن آن باز پسین تھی
آنت	مونث	ناسخ	فاقون سے تباہ میری حالت ہی مگر	آنتین پڑھتی ہین قل ہو اللہ مدام
آنچ	مونث	رند	شعلہ رخسار ہمیشہ سے رہے مد نظر	آنکھین سینکا کیے ہم آنچ پہ انگارون کی
آنسو	مذکر	ناسخ	لہو سارے بدن کا کر دیا ہی خشک فرقت نے	نگر اے آہ تجھ سے خشک آنسو ہو نہین سکتا
آنکھ	مونث	آتش	کج نگہ تو نے تو کی ہم سے کہے رکھتے ہین	آنکھ اپنی کبھی صنم سوی خدا پھرتی ہی
آواز	مونث	ناسخ	سینہ کوبی مین نے دوری مین جو کی بولا صنم	کیا خوش آیندہ یہ آواز دہل ہی دور کی
آہ	مونث	رند	اوس بت کے دل سرد مین تاثیر کی جا کر	حق ہی یہ مری آہ رسا کام کر آئی
آہن	مذکر	نسیم	صورت سوزن بنا کر بخیہ گر کے ہاتھ مین	بوسہ چاک جگر لینے کو آہن آ گیا
آہو	مذکر	آتش	سگ کوسے تک اُس کا بتان خوش نگہ کرتے	نہ شہر ہند تک زندہ کوئی آہوی چین آیا
آیا آیت ۱۲	مذکر	ناسخ	چشم زاہد مین ہون گو خوار گنہ ہون سے مگر	مغفرت کا تو مرے شان مین آیا اوترا
آیات	مونث و مذکر	ناسخ	خط نورستہ نہ قرآن کو کر دے منسوخ	لوح محفوظ سے اوتری ہی یہ آیات نئی
اِبا انکار ۱۲	مونث	اسیر	دشمنی اِس آدم خاکی سے عین کفر ہی	کی جو سجدے سے ابا ابلیس مرتد ہو گیا
ابتدا	مونث	وزیر	ہوا ہی عشق تازہ ابتدائی آہ ہوتی ہی	مبارک طفل دل کی آج بسم اللہ ہوتی ہی
ابجد	مونث	آتش	گو راعجاز سے تو حقیقت کھلی مجھے	قرآن کا سامنا تھا جو ابجد تمام کی
ابر	مذکر	مومن	رو رو کے دعا کر اک ذرا دیکھ	کیا ابر کرم ہی سر پہ چھایا

لغت	[illegible]	نام	نظیر — شعر	
ابرو	مذکر	رند	دیکھ تو کتنے گلے کٹتے ہیں تلواروں سے	تو ہلا بیٹھ کسی روز تو ابرو اپنا
ابرو	مونث	ظفر	دیکھنا بھونچال سے ہل جائیگا سارا جہان	اک ذرہ ابرو اگر اوس فتنہ گر کی ہل گئی
ابلق اسپ ۱۲	مذکر	رند	لگایا راہ پر ہر طرح اُس کو شہسواروں نے	اگرچہ ابلق ایام کیا کیا باگ پر جھٹکا
اُتار	مذکر	ناسخ	یہی وظیفہ ہے دن رات مجھ کو مستی میں	چڑھاوں جام کوئی تشنہ کا اوتار آیا
اُتو	مذکر	ناسخ	دست نازک سے لگا میں تو نے تلواریں جو آج	کیا ہمارے رخت عریانی پہ اتو ہو گیا
اثر	مذکر	داغ	وہ عرض وصل سے رکھتے ہیں ہاتھ کانوں پر	اثر یہ خوب مری طرز گفتگو نے کیا
اُجاغ چولھا ۱۲	مذکر	ناسخ	تپ غم کے اثر سے گرم ہو جاتا ہے آتش	جو مفلس ہیں بناتے ہیں اُجاغ اکثر مری گل کا
اجل	مونث	مومن	میں اُسکو بلاؤنگا روز وصل میں لو	اجل بھی کرنے محبت کا امتحان لگی
اچار	مذکر	جان	دوگانا جان تمہیں انگنا مہینا ہے	نہ کھاؤ گرم نگوڑا اچار ہوتا ہے
اچھو	مذکر	رنگین	یاد کھانے میں جو رنگین مجھے کل تو آیا	تو بچی مر ہی کے ایسا مجھے اچھو آیا
احتیاج	مونث	اسیر	پھیلی ہے روشنی ترے حسن شباب کی	عالم میں احتیاج نہیں آفتاب کی
احتیاط	مونث	اسیر	دامن بچا کے چلتے ہو میرے غبار سے	کیا احتیاط آپ کو اللہ ہو گئی
احسان	مذکر	داغ	حاصل ہو منہ سے ترے خنجر کے غیر کو	سر پر ہمارے مفت کا احسان ہو گیا
احسن القصص	مذکر	آتش	حافظ رخ کتابی محبوب کے ہیں ہم	یہ احسن القصص ہے ہمیں یاد ہو گیا
احکام	مذکر ۱۲	جان	رنڈی نہ کربلا میں کوئی جائے بوا	حاکم کا لکھنو کے یہ احکام ہو گیا
احوال	مذکر ۱۲	اسیر	ہو گریزاں نکہ سے معلوم کیا تجھ کو نہیں	مار نخوت سے ہوا احوال کیا ضحاک کا
اختر	مذکر	ناسخ	گرچہ ہم بستر ہیں ہم تم پر بہم روٹھے ہوئے	آج کیا جو زامین اپنے بخت کا اختر گیا

لفظ	جنس	اسم	نظیر — شعر	
اخگر	مذکر	مومن	داغ دل نکلینگے تربت سے مری جون لالہ	یہ وہ اخگر نہین جو خاک مین پنہان ہونگے
ادا	مونث	مومن	ہو نہ بیتاب ادا تمھاری آج	ناز کرتی ہی بے قراری آج
ادب	مذکر	آتش	ادب تا چند اے دست ہوس قاتل کے دامن کا	سنبھل سکتا نہیں بار دوش بھی اپنی گردن کا
اذان	مونث	اسیر	رہا ہی یاد ابروئے مجھے شغل فغان برسون	وہ مومن ہون کہ دی ہی مین نے مسجد مین اذان برسون
اذن	مذکر	اسیر	اودن کو اوس نے اذن دیا بار عام کا	ہم ڈھونڈھتے ہین دور سے موقع سلام کا
ارباب	مذکر	نسیم	زمانہ مسکون سے اے نسیم آباد ہی اب تو	بہت ڈھونڈھا مگر کوئی نہ ارباب کرم نکلا
ارغنون	مذکر	آتش	مجھ صوفی کے جو نعرہ سے حال اوس کو آگیا	مطرب نے ٹکڑے سر سے مرے ارغنون کیا
ارغوان	مذکر	آتش	ترے شہید کا دھوکا تھا و چلا آئے ترک	جو کربلا کے معلے مین ارغوان ہوتا
ارگن	مذکر	اختر	رقص پا پا پر پامال ہین اہل فرنگ	ٹھوکرون سے اوس بت خودکام کے ارگن بجا
ارمان	مذکر	ناسخ	لی جان خدا کسی بت نے نہ کیا قتل	نکلا نہ دم مرگ بھی ارمان ہمارا
اژدحام	مذکر	آتش	وہ کون ہی جو نہین اون کو دیکھنے آتا	نظارہ بازون سے اک اژدحام ہوتا ہی
اژدر	مذکر	اسیر	شام فرقت کی سیاہی جو فلک پر دوڑی	مین یہ سمجھا کہ کسی کوہ سے اژدر اوترا
اسباب	مذکر و احد	اسیر	راہ بھر کہکے یہ رہزن کو دیا دم ہم نے	تو ہی مالک ہی یہ اسباب سفر کس کا ہی
اسپ	مذکر	صبا	کس طرح سے ہو بے حسون کو فروغ	اسپ چوبی چراغ پا نہ ہوا
استخوان	مذکر	آتش	منڈلا رہے ہین کیون یہ ہما چیل کی طرح	شاید وہان سگ سے مرا استخوان گرا
اسم اعظم	مذکر	آتش	دہن اس رو کتابی مین ہی پرنا پیدا	اسم اعظم وہی قرآن مین نہان ہی کہ جو تھا
اشک	مذکر	رند	لہو بہتا ہی چشمون سے نہ اشک آنکھون مین آتا ہی	ہوا ثابت مرا زخم جگر پانی چرا تا ہی

لفظ	رواں	شاعر	نظیر شعر	
اصلاح	مونث	آتش	شاعر ہون کو سیب زنخدان ہو نہ سونگھتا	اصلاح رہتی ہے مجھے اپنے دماغ کی
اطلاع	مونث	ناسخ	دیکھتا ہے قاصد نامہ نہ سنتا ہے پیام	کس طرح ہو اطلاع اوس کو ہمارے حال کی
اُف	مذکر	آتش	سوزش دل سے زبان کو نہ ہوئی آگاہی	اُف کیا منہ سے نہ ہم نے نہ کھلا راز اپنا
اُف	مونث	مومن	بے گنہ مجھ کو ستایا اوس نے	اُف نہ کی تو بھی جلایا اوس نے
افسر "تاج"	مذکر	ناسخ	کشور فقر مین مین برہنہ سر شاہ ہوا	سلطنت کا مرے سر پر جو نہ افسر آیا
افسون	مذکر	گویا	دیکھتے ہی زلف کا مضمون تھا آیا مرے	مجھ کو سنبل کا نظارہ سانپ کا افسون ہوا
افغان	مذکر	مومن	گر وہان بھی یہ خموشی اثر افغان ہوا	حشر مین کون مرے حال کا پرسان ہوگا
افیون	مونث	وزیر	گلشن مین کیا اشارہ کیا خال یار نے	افیون باغبان کو دی ہے گوکنار نے
اکسیر	مونث	مومن	کرامت ہے رخ زرد آپکے دل تفتہ کا ورنہ	کہین بنتی بنی ہے آج تک اکسیر شیشے کی
اُگال	مذکر	امانت	یار چڑتا ہے لعل مین یاقوت	جب لبون مین اُگال آتا ہے
اُلجھاؤ	مذکر	ظفر	سلجھیگا کیونکہ دیکھئے دل زلف یار سے	بے طرح اِس مین اُس مین ہے الجھاو پڑ گیا
التجا	مونث	آتش	پیش از سوال ہو دن مین منکرین کا جواب	ہے التجا زبان سے مجھے اتنے کام کی
التماس	مذکر	مومن	فلک رس ہو غوغا مناجات کا	کرون التماس اپنی حاجات کا
التیام	مذکر	بحر	کبھی نہ آدون ملے ہم جدا ہو جب سے	پھٹا دل ایسا کہ پھر التیام ہو نہ سکا
الف	مذکر	آتش	دل نہین ملتے ہین کج طبعون سے ہرگز راست باز	چین پیشانی سے باہر ہے الف آزاد کا
القاب	مذکر واحد	آتش	یار کو تم سے محبت نہین تو اے آتش	خط مین القاب پھر مشفق من ہے کس کا
الم	مذکر	مومن	اب تلک بھی تو ہے غم ویسا ہی	اب تلک تو ہے الم ویسا ہی

لفظ	[illegible]	استاد	نظیر	
			شعر	
امام ورتسبیح ۱۲	مذکر	ناسخ	بجاے دانہ ہین ساقی جو دانہ انگور	ہم اپنے سبحہ مین ڈالین امام شیشے کا
امان	مونث	غالب	گرم فریاد کیا شکل نہالی نے مجھے	تب امان ہجر مین دی بُرد لیالی نے مجھے
امتحان	مذکر	داغ	جب یقین عشق آیا پھر وہ بت کہان اپنا	آ گئے غضب مین ہم دے کے امتحان اپنا
امر کام ۱۲	مذکر	نسیم	غیر ممکن ہی کہ آسان ہو سکے	رہ گیا جو امر مشکل رہ گیا
امنگ	مونث	اسیر	گیا ہی مردہ فلک نے مگر ہی دل زندہ	وہی امنگ ہی پیری مین نوجوانی کی
امید	مونث	مومن	خیال زلف مین خود رفتگی نے قہر کیا	امید تھی مجھے کیا کیا بلا کے آنے کی
اناج	مذکر	اختر	کیسے شیطان بن گئے دہقان	کیون نہ بہکا ین گر اناج ہوا
انار	مذکر	ناسخ	لب او سکے پستہ ذقن سیب آنکھین ہین بادام	کھلے جو دانت ہنسی مین نظر انار آیا
انبار	مذکر	اسیر	آمد سے کس کی ہی یہ گل افشان چراغ گور	پھولون کا میری خاک پر انبار ہو گیا
انتظار	مذکر	داغ	غضب کیا ترے وعدے پہ اعتبار کیا	تمام رات قیامت کا انتظار کیا
انتہا	مونث	آتش	مے نہ دینا مجھ کو بے دردی ہی اے ساقیا	ابتدا بجاڑے کی ہی اور انتہا برسات کی
انجام	مذکر	ظفر	آغاز محبت کو تو ہان سمجھے ہم اچھا	اچھا پر اس آغاز کا انجام نہ پایا
انداد	مذکر	گویا	برنگ گل جگر ہوتے ہین ٹکڑے سننے والون کے	نیا انداز ہی بلبل ہمارے شیون دل کا
اندام	مذکر	وزیر	ہی آب و خاک و نار و ہوا مین بھی تفرقہ	اس وجہ اضطراب مین اندام ہو گیا
اندھیر	مذکر	وزیر	زلفون نے دل کو چھین لیا رخ کی دید مین	لوٹا ہی دن دہاڑے یہ اندھیر ہو گیا
انسان	مذکر	ناسخ	شیر سے تا شربت مرگ یک سی تلخی ہی چشیدن	غم لگا کھانے جو مین انسان جہان پیدا ہوا
انقلاب	مذکر	ناسخ	خاک سر پر ہی مہر و مہ پامال	اے فلک زور انقلاب ہوا

لفظ	تذکیر	شاعر	نظیر شعر	
انکار	مذکر	داغ	کہو انکار حشر مین یہ کون ہین کون	مزہ دے جائیگا انکار میرا
انگبین	مذکر	ناسخ	میرے مولا کو امیر النحل ملتا تھا خطاب	خانہ زنبور مین تب انگبین پیدا ہوا
انگشت	مونث	اسیر	دعوی خون ہین درکار ہی کیا حشر کے دن	سرخ مہندی سے ہی انگشت شہادت تیری
انگشتر	مونث	اسیر	جو دہن ہی نقش ہی اوس مین تمھارا نام پاک	کوئی انگشتر جہان مین ایسے نگین ملتی نہین
انگور	مذکر	ناسخ	برشکال آتے ہی ہم ڈھونڈھنے مے دور چلے	آج ہم دشت مین ہین شہر مین انگور چلے
انگیا	مونث	امانت	یہان گرہ کھل گئی دل کی ادھر انگیا اسکی	لب نازک سے صدا آنے لگی بس بس کی
اوجھڑ	مونث	سحر	ابرو کی یہ جنبش ہی کہ تلوار کی بلچک	پتلی کی یہ گردش ہی کہ اوجھڑ ہی سپر کی
اوس	مونث	نسیم	لہرا لہرا کے اوس چاٹی	بن مین کالون نے رات کاٹی
اوسان	مذکر	اسیر	آنکھین مین ہین یہ مین نے کھولدین نظارے کے لئے	ہنگام قتل یہ مجھے اوسان آگیا
اوقات	مونث	آتش	معشوق بھی کوئی نظر آتا ہی تو ٹھنڈا	اوقات بسر ہوتی ہی کشمیر مین میری
اوقات	مونث	آتش	سائل دولت دنیا ہون مین اے آتش کیا	گنج قارون سے بھی وقعت نہین گنتی ہی
اوہی آہ	مونث	رنگین	جس طرح کی ہم نے ادس دل کے باہم اوہی آہ	ہو نصیب اس طرح کرنی سب کو جم جم اوہی آہ
ایاغ "پیالہ"	مذکر	ناسخ	مے سے روشن رہی ایاغ اپنا	گل نہ ہو ساقیا چراغ اپنا
ایجاد	مذکر	نسیم	قبر آیا ہی دینے کو مبارک باد مرگ	یہ نیا ایجاد ہی میرے ستم ایجاد کا
ایذا	مونث	رند	نالہ کیسا آہ نہین کی	کیا کہوں تجھ بن ایذا گذری
ایمان	مذکر	نسیم	مجھ کو باتین تری تاثیر کرین کیا واعظ	پاس ہی اوس بت بدکیش کے ایمان میرا
اینٹ	مونث	ناسخ	ہوا ہی حسرت زر مین ہوس کیا مناسب ہو	اگر لگوا دین اینٹین قبر مین دو چار سونے کی

لفظ	جنس	نام	نظیر	
			شعر	
			باب بای موحدہ	
باب	مذکر	ظفر	شاہد مقصود تک پونہچینگے کیونکر دیکھیے	بند ہی باب تمنا ہی غضب کھلتا نہین
بات	مونث	آتش	دل لگی اپنی ترے ذکر سے کس رات نہ تھی	صبح تک شام سے یا ہو کے سوا بات نہ تھی
بات آن ۱۲	مونث	سالک	ہنسو بولو کھلے خوبی زبان کی	خموشی بات کھوتی ہی دہان کی
باد	مونث	ناسخ	باغ مین آج جو اُس گل کی سواری آئی	شور بلبل نے کیا باد بہاری آئی
بادام	مذکر	رند	بے مغز ہی جو کرتا ہی بھر اوس سے چشم چار	شرمندہ لاکھ مرتبہ بادام ہو گیا
بادبان	مذکر	ظفر	جہاز چشم تباہی مین آگیا جو ہین	مژہ کا باد مخالف سے بادبان ٹوٹا
بادل	مذکر	اسیر	مکان یار دریا بنگیا ہی میرے رونے سے	یہ پردے بادلے کے ہین کہ بادل گھر کے آیا ہی
بادہ	مذکر	ناسخ	چشم حیران جام کو اوس چشم میگون نے کیا	بادۂ گلرنگ بھی پانی سے پتلا ہو گیا
بار وزن ۱۲	مذکر	ناسخ	سنا نہین کوئی اوس بحر حسن سا نازک	کہ کان سے نہین اوٹھتا ہی بار مچھلی کا
بار دخل ۱۲	مذکر	اسیر	جب قیامت مین اژدحام ہوا	ہم یہ سمجھے کہ بار عام ہوا
بار	مذکر	میر	احوال خوش انہون کا ہم بزم ہین جو تیرے	افسوس ہی کہ ہم نے وہان کا نہ بار پایا
باران	مذکر	ناسخ	ہی برنگ تو ہنسنا آدمیت سے بعید	سالہا باران غم سے بھر گل آدم ہوا
بارتنگ	مونث	اسیر	شہید عشق ہون کس کے دہان تنگ کا مین	بجائے سبزہ لحد مین جو بارتنگ لگی
بارش	مونث	آباد	کوی جانان تک رسائی کیون سنو اپنی مجال	اشک کی بارش جدا بارش جدا برسات کی
باڑ	مونث	ظفر	پیار سے جھڑ کی کبھی وہ بیٹھتے تھے وہ ہمین	اے ظفر یہ گالیون کی باڑ سی جھڑتی نہ تھی

الفاظ	جنس	شاعر	نظیر — شعر	
باڑ دم تیغ	مونث	ناسخ	ہجر مین منہ سے لگاتے ہی ہوا صدمہ مجھے	ہی لب فنجان کی یا باڑھ ہی تلوار کی
باز	مذکر	اسیر	تری نگہ سے طیور فلک بچین نہ بچین	بلند ہو کے ہوا مین یہ باز ڈوب گیا
بازار	مذکر	مومن	تو کسی کا بھی خریدار نہین پر ظالم	سر فروشون کا ترے کوچے مین بازار لگا
بازو	مذکر	ناسخ	آج مولد ہی جناب حیدر کرار کا	ہو گیا بازو زبردست احمد مختار کا
باغ	مذکر	ناسخ	گل کہین دیکھا نہ مین نے داغ حسرت کے سوا	میرے اشکون سے مگر باغ جہان شاداب تھا
باگ	مونث	ظفر	دشت مین اب تو ہمارے توسن وحشت کی باگ	اوٹھ گئی ہے اختیار دامنگیر پھر سکتی نہین
بال (ترچھے)	مذکر	امانت	خط کے رخ کا خیال آتا ہی	دل کے شیشے مین بال آتا ہی
بال (بیچ کے)	مذکر	اسیر	کنگھی کے جانتا ہون کہ توڑینگے دانت وہ	بیکا جو گیسوون کا کوئی بال ہو گیا
بال (پر)	مذکر	غالب	مین عدم سے بھی پرے ہون ورنہ غافل بارہا	میری آہ آتشین سے بال عنقا جل گیا
بام	مذکر	صبا	منزل جانان مین جائینگے کمند آہ سے	اے صبا بام حقیقت نردبان رکھتا نہین
بان رسی	مذکر	رنگین	باندھ چھپو چھوکو ذرا لائیو بی انا جان	چارپائی سے تری کل جو وہ بان بچے تھے
بان تیر	مذکر	سودا	ترکش اولینڈ سینہ عالم کا چھان مارا	مژگان نے تیرے پیارے ارجن کا بان مارا
باندھنو	مذکر	رشک	ہون وہ سر گشتہ جسے ہوش سر و سامان نہین	باندھنو یارون نے باندھا ہی سر دستار کا
بانگ	مونث	نسیم	شیرین کو گور مین تھا تصور یہی مدام	تا چرخ بانگ ماتم فرہاد جائگی
بت	مذکر	ناسخ	تو وہ بت ہی کہ اگر دیر مین جاتا اک دم	مثل ناقوس ہر اک بت وہین نالان ہوتا
بٹیر	مذکر	بحر	سحر صریر قلم ہی پھندیت کی آواز	بٹیر اوج معانی کے بے حساب گرے
بحث	مونث	صبا	سخت باتون کا تری کیا دین جواب	بحث ہونی دو بدو اچھی نہین

لفظ	جنس	سند	نظیر — شعر	
بحر	مذکر	اسیر	خواہان آب پیاس ہی جس مین حزین ہوا	موج جو ہے بحر اور بھی چین بر جبین ہوا
بخار مرض ۱۲	مذکر	ناسخ	یہ نازکی کے ہین ہنسنے کہ باغ مین وہ گل	قریب آتش گل جب گیا بخار آیا
بخار کدورت ۱۲	مذکر	صبا	بحث نالہ رہی مرغان چمن سے کیا کیا	اے صبا پر نہ بخار دل نالان نکلا
بخار بھاپ ۱۲	مذکر	آتش	ہفت آسمان پھکے جو مرد وآہ سے	کیا کیا بخار دل سے بخار زمین جلا
بخت	مذکر	مومن	سب تاب بہ فتنہ چونک پڑے ترے عہد مین	اک میرا بخت تھا کہ وہ بیدار کم ہوا
بد دعا	مونث	رند	پڑجایگا کہین کسی عاشق کا کو سنا	مرجاوگے جوان اگر بد دعا لگی
بدن جسم ۱۲	مذکر	رند	بتا در ند ہم کو دل پہ کیا صدمہ گزرتا ہی	کئی دن سے ہی مستا و ترا تھارا اور بدن چھٹکا
بدن شرم گاہ ۱۲	مذکر	آتش	زال دنیا تنگ کرتی ہی نہایت ہی مجھے	ہی مگر اس بیسوا کا کیا بدن فولاد کا
بر نسبت وغیرہ ۱۲	مذکر	جان	بن بگڑی بات کیا قسمت ہی تارا جان کی	چاند سا بر آکے دروازے پہ کیسا پھر گیا
بر پہلو ۱۲	مونث	مومن	کہان تک سوز شوق ہم کناری	کرے یون گرم جا بر مین ہماری
برات	مونث	اسیر	کبھی شادی کی نہ شادی ہوا ہے کا رنج	مرد نکلے مرے گھر سے نہ براتین آئین
برتن	مذکر	جان	چڑھا آوے مین جب ہین کھانے برتن	یہ دیکھا اوس نے کہ سو پکے ایک کچا ہی
برج	مذکر	انشا	برج بے اختیار یاد آیا	اور سہانے درختون کا سایہ
برسات	مونث	آتش	جن دنون عشق ہو لاتا تھا ہمین صورت ابر	کون ہی فصل تھی وہ جس مین کہ برسات نہ تھی
برش سیف ۱۲	مونث	ظفر	لگین زخم دل پر نہ کیون ٹیڑھے ترچھے	وہ ہی برش تیغ کین ٹیڑھی سیدھی
برق	مونث	رند	چھوڑ کر سب خس و خاشاک چمن وائے نصیب	آشیانے پہ مرے برق گرا کرتی ہی
برقع	مذکر	ممنون	تھا نہ کس چہرہ تابان پہ خدایا برقع	برق سی کوند گئی جو ہین اٹھایا برقع

لفظ	زبان	نام	نظیر	
			شعر	
برگ	مذکر	ناسخ	آزاد ہین قیود سے افتادگان خاک	اڑتا پھر اشجر سے جو برگ خزان گرا
بزم	مونث	رند	نشہ سے صورت تصویر تھا بیخود ہی مست	تھا مرقع کا ورق بزم خرابات نہ تھی
بس	مذکر	سالک	مجھ جیسے سخت جان پر کیا بس چلے قضا کا	یہان ٹوٹتا رہا ہی اکثر غضب خدا کا
بستر	مذکر	غالب	در پہ رہنے کو کہا اور کہ کے کیسا پھر گیا	جتنے عرصے مین مرا لپٹا ہوا بستر کھلا
بسم اللہ (آیت)	مونث	ظفر	ترے عارض کا قرآن کیا بنا گر کوئی لکھیگا	بھنون کے روبرو پہلے ہی بسم اللہ بگڑ جائیگی
بسم اللہ (رسم مراد)	مونث	وزیر	ہوا ہی عشق تازہ ابتدا آہ ہوتی ہے	مبارک طفل دل کی آج بسم اللہ ہوئی ہے
بسم اللہ (آغاز)	مونث	سالک	جو قصے کا ترے انجام ہی قیس	وہ بسم اللہ ہی یہان داستان کی
بشر (آدمی)	مذکر	آتش	آئینے مین پری چہرے کو دیکھئے تو	کیونکر بھلا محبت تم سے بشر نہ کرتا
بط	مونث	آتش	موسم گل کی ہوا نے کیے ساقی بے کار	بط مین اڑکے لب مست کو چھواتی ہے
بغل	مونث	اسیر	لحد مین سو حسینون کی لی تصویرین	پری شون سے نہ خالی بغل زمین مین ہی
بقا	مونث	صبا	ہے عیش کو دنیا مین نہین کچھ وقفہ	کم ہی یہان برق کی چشمک سے بقا ساون کی
بکواس	مونث	رنگین	مین تیری واری نصیحت نکر مجھے باجی	تجھے بھی یاد ہی بکواس سب خدائی کی
بل (خم)	مذکر	اسیر	زابل اندوہ کریگا سر انسان سے غرور	تیغ مین بال جو ہوگا تو کمان بل ہوگا
بلا	مونث	صبا	رخ یار پر جب چھٹی زلف یار	بلا اے صبا ہم پہ نازل ہوئی
بلبل	مذکر	انیس	دم تحریر گلریزی ہی یا سطرین ہین گلدستہ	صریر کلک ہی یا باغ مین بلبل چہکتا ہے
بلبل	مونث	ناسخ	گل ترے دام محبت مین ہین یون تازہ اسیر	جس طرح دام مین بلبل ہو گرفتار نئی
بلم	مذکر	اختر	آنکھ کے ڈورے نے پلکون مین دکھایا لطف اور	برچھیون مین حسن کا بلم نظر آنے لگا

لفظ	رواج	اسم	نظیر — شعر
بنا	مونث	اسیر	ادس بت کے نظارے کے لیے جاتے ہین قاضی / مسجد کی بنا پاس شوالی کے پڑی ہے
بُنت	مونث	رنگین	تو سیان ہین وہ کیا خاک ہین پھر کس سے کہون / کس روش سے بنت اسپ ہے کی مغلانی
بناوٹ	مونث	رنگین	لہر لہراتی ہوئی تسپہ وہ طوفانی حباب / گو کھر وا ور بنت کی ہے بناوٹ خاصی
بند حلقۂ زنجیر ۱۲	مذکر	نسیم	مخلصی زورِ جنون سے ہوئی حاصل ہم کو / ایک ہی جھٹکے مین ہر بند سلاسل ٹوٹا
بند مفصل ۱۲	مذکر	وزیر	جور و ستم سے تو گرے ٹکڑے استخوان کے وزیر / جنون مین سنگ سے یہ چور بند بند ہوا
بند بندِ قبا ۱۲	مذکر	ناسخ	جو مین بھی دیکھتا سینے کی تیاری تو کیا ہوتا / مرے آتے ہی ہر بند قبا کیون مہربان باندھا
بند سحر و جادو ۱۲	مذکر	ظفر	ہوگیا جو بند جانا اپنا کوے یار مین / یہ نہین کھلتا کہ باندھا کس نے ایسا بند ہے
بندش	مونث	نسیم	مومن کا طرز چھٹ نہ سکیگا نسیم سے / شاگرد سے نہ بندش استاد جائیگی
بندوق	مونث	اسیر	روبرو نالۂ سوزان کے جو آئی بندوق / گھٹ کے ہو جائیگی سر کی سلائی بندوق
بنیاد حقیقت ۱۲	مونث	ظفر	اے غافلو مانند حباب ایک نفس مین / مٹ جاؤ گے تم کچھ نہین بنیاد تمھاری
بنیاد پایہ ۱۲	مونث	ظفر	مضطرب ہو کر جو مارا ہم نے سر دیوار سے / اے ظفر بنیاد تک بھی آن کے گھر کی ہل گئی
بنیاد نال ۱۲	مونث	نسیم	بنیاد جو کچھ تھی جب گنوائی / تب خود وہ کھلاڑ مہرے آئی
بو	مونث	آتش	خوشا وہ دل کہ ہو جس دل مین آرزو تیری / خوشا دماغ جسے تازہ رکھے بو تیری
بوتل	مونث	ناسخ	کیا کہیے تیغ ابروے قاتل کی آب کی / عکس مژہ سے کٹتی ہے بوتل شراب کی
بوجھ	مذکر	گویا	جنون پتھر پڑین نے یہ نازک دماغی ہے / رکھا ہے پھول چھاتی پر گو گویا بوجھ ہے سل کا
بوچھاڑ	مونث	اسیر	کشتنی وہ ہون جو مقتل مین کبھی آنکلا / منہ پڑا تیرون کا تلوار کی بوچھاڑ ہوئی
بوند	مونث	ناسخ	ممکن نہین صیام مین اک بوند آب کی / شعبان مین ضرور رہی کثرت شراب کی

لفظ	تذکیر	اسم	نظیر شعر	
بہا	مذکر	آتش	قلب ماہیت ارباب صفا کھوتی ہے قدر	عدم آب سے ارزاں ہے بہا گوہر کا
بہا	مونث	یاس	رو رو نہ اے چشم یہ اشکوں کی بہا دینی تھی	دے کے یہ گوہر شہوار بہا لینی تھی
بھاپ	مونث	دبیر	پڑتی ہے دھوپ قہر کی لو تیز چلتی ہے	اور گرم گرم بھاپ زمیں سے نکلتی ہے
بہار	مونث	رند	جنوں کے پیچ میں پھر جان لے قرار آئی	ہوائیں زور کی چلنے لگیں بہار آئی
بھاگڑ	مونث	اسیر	پیری کی اگر فوج اسیر آئی ہے نزدیک	دل مردہ ہے بھاگڑ صف دنداں میں پڑی ہے
بہاو	مذکر	ظفر	ہے ہو چشم مرے اشک رواں دریا سے	دیکھے دونوں میں ہو بہاو زیادہ کس کا
بہتان	مذکر	آتش	شب فرقت میں کافر ہوں جو میری آنکھ جھپکی ہو	عبث بہتان غش نے آکے مجھ پر خواب کا جوڑا
بھرم	مذکر	ظفر	بولو جو ہم نہیں منہ سے کچھ اس میں بھید ہے	بولنا اچھا نہیں سارا بھرم کھل جائیگا
بھگت	مونث	رشک	اس بت نے اپنے گھر سے نکلوا اپنے دوست	بیت الصنم میں برہمنوں کی بھگت ہوئی
بھنور	مذکر	ظفر	آتش بتیں ساقی کا دریا میں پڑا	ہم سر خورشید تاباں ہر بھنور پیدا ہوا
بھنوں	مونث	ظفر	جو بھویں اس شوخ چشم خشمگیں کی کھچ گئیں	دو کمانیں متصل دو ترک چیں کی کھچ گئیں
بھور	مذکر	صبا	سحر وصل کی مانگوں جو دعا	بھور کر دے شب ہجراں میرا
بھید	مذکر	رند	ہو جائے ابھی کافر دیندار کی اک راہ	کھل جائے اگر بھید ترے راز نہاں کا
بھیڑ	مونث	آتش	لاش پر لاش نکلتی ہے ترے کوچے سے	کیا تماشا ہے کہ پھر بھیڑ نہیں چھٹتی ہے
بھیس	مذکر	اسیر	سنا ہے غیرت نوشابہ وہ حسن خوبی میں	چلوں مثل سکندر میں بدل کر بھیس قاصد کا
بھیک	مونث	اسیر	زلف کا بوسہ ملے گا اس بت بے پیر سے	بھیک کب پائی کسی نے خانہ زنجیر سے
بیاباں	مذکر	ناسخ	عمر بھر وحشت میں اگر صحرا نوردی کی تو کیا	سیر کے قابل جو تھا دل کا بیاباں رہ گیا

لفظ	[illegible]	[illegible]	نظیر شعر	
بیاز سوده ۱۲	مذکر	جان	جئے بیٹی مجھے داماد کے دم کا سہارا ہی	مثل ہی مول سے لی جان ہوتا بیاز بیاز ہی
بیاض	مونث	اسیر	دشت وحشت مین بیاض چشم جانان یاد کی	شاخ آہو مجھکو قمچی ہو گئی اوستاد کی
بیان	مذکر	ناسخ	یقین ہی سنتے سنتے اوس کا سر پھرنے لگے ناسخ	بیان مین سنا جس نے گردن اپنے لگا ہو کا
بیت ۱۲	مذکر	ناسخ	سر سے پا تک اپنے شعلے کی طرح تھرا گئی	شمع کو جس شب مرا بیت الحزن یاد آگیا
بیت شعر ۱۲	مونث	نسیم	مزہ مطلع کا ہی فکر دو پہلو ہو تو ایسی ہو	ہین جسے برابر بیت ابرو ہو تو ایسی ہو
بے تے	مونث	جان	بے تے کوئی ہو تو کوئی مفضیلت کی لاگ سے	دق ہو کے مدرسہ سے الف خان نکل گیا
بیداد	مونث	اختر	بس اب تک اندوہ سے جان تن مین نہین ہی	بیداد نکر ہم پہ تو بیداد گر ایسی
بید مجنون	مذکر	آتش	رہا سال ہا سال جنگل مین آتش	مرے سا بید مجنون نہ نکلا
بیچ جز ۱۲	مونث	ظفر	لی چوز پیچ قبا کی کروٹ عاشق بے تاب نے	پیچ خارا اے دل اندوہگین سلجھا گئی
بیر عداوت ۱۲	مذکر	ظفر	گذر رہیں کہ مراد ہان کس مجھ سے لوگون نے	عزیزو بیر ہی اس رہگذر پہ باندھ لیا
بیستون	مذکر	آتش	فرہاد سر کو پھوڑ کے تیشے سے مر گیا	شیرین نے ناپسند مگر بیستون کیا
بیض	مذکر	اسیر	نامے کا میرے بے سر و پا لکھدیا جواب	نے مہر کی نہ بیض مرے یار نے کیا
بیگار	مونث	اسیر	کب تلک بار غم ہجر اوٹھاؤن اے بخت	عشق معشوق نہ ٹھہرا کوئی بیگار ہوئی
بیل	مونث	بحر	ہوئے نہ ہاتھ حمایل کسی کی گردن مین	چڑھی نہ بیل منڈھے گلشن جوانی کی
بیم	مذکر	سالک	رہون شب وصل اس قدر بے خود	بیم مرگ سحر نہین آتا

باب بای پارسی

لفظ	[illegible]	[illegible]	نظیر شعر	
پایا	مذکر	آتش	رعونت کہن سی تنی بر ہی ان عزلت گزینو نکو	حصیر کہنہ دیکھا دست خشک پای شل پایا

لفظ	رواج	اوستاد	نظیر شعر	
پاتراب	مذکر	ناسخ	جب کہ مین نے وطن سے کوچ کیا	گور مین میرا پاتراب ہوا
پاٹ	مذکر	آتش	ڈراتا ہے کسے اے شیخ تو نار جہنم سے	سمندر موج نار گر نہ چھوڑون پاٹ دامن کا
پاس پہر ۱۲	مذکر	سالک	کٹتا تھا روز بھی تو ہزار آفتون کے ساتھ	ہر پاس اُس کا ہمسر روز شمار تھا
پاس لحاظ ۱۲	مذکر	نسیم	ماتم بہت رہا مجھے اشک چکیدہ کا	آخر کو پاس آہی گیا نور دیدہ کا
پاسخ	مذکر	مومن	کاش آپ وہ آئین جو سنون ناز کی باتین	قاصد سے ادا پاسخ پیغام نہ ہوگا
پاسنگ	مذکر	ظفر	پلے مین حسن کے تم رہنے دو خال ابرو	میزان حسن مین یہ پاسنگ ہین دھڑے کا
پان	مذکر	امانت	شفق پھولی ہے دیکھو شام کو شہر بدخشان مین	لب رنگین پہ مسی مل کے اوسنے پان کھایا ہے
پانی عصمت	مذکر	آتش	رو رو کے مین نے دل نہین خالی کیا ہنوز	پانی ابھی سما سے کہان تا سمک بھرا
پانی آبرو ۱۲	مذکر	ظفر	چمن مین تو تیرے بن مردہ ہوا ہے دیکھ کر اوس کو	مگر کچھ تجھ مین پانی اے گل شاداب مرتا ہے
پانی دم تیغ ۱۲	مذکر	آباد	تشنہ شوق شہادت کب سے ہون سیراب کر	مجھ کو پانی چاہیے قاتل تری شمشیر کا
پانی برسات ۱۲	مذکر	اسیر	جا سکا پھر نہ مرے گھر جو وہ جانی آیا	رحمت اللہ کی آئی کہ یہہ پانی آیا
پانی ملمع ۱۲	مذکر	اسیر	یاد اُس رنگ طلائی کی ہے صحرا مین ضرور	چاہیے گنبد آہو کو سنہرا پانی
پاون	مذکر	مومن	کیا صعب گزار ہے رہ حمد	جبریل کا پاون لڑکھڑایا
پایان	مذکر	آباد	انتہا یون ہی نہین ہے مرے طول صبر کو	جس طرح پایا نہین قاتل تری بیداد کا
پپیہا ۔ زہر ۱۲	مذکر	وزیر	پس از مردن بھی رہتا ہون مین نالان اونکے ہاتھون سے	بجا ہین پپیہے جنون کے مری گل گئے
پتا نشان ۱۲	مذکر	آتش	پوچھا ہے عارفون سے جو ہم نے مکان یار	آنکھون کو بند کر گئے ہی دل کا پتا دیا
پتنگ کاغذ باد ۱۲	مذکر	اسیر	بھبتی کہتی دیکھ کے انسان کا غرور	لو جو بڑا پتنگ اوڑا ایک تار کا

لفظ	[illegible]	[illegible]	نظیر — شعر	
پتھر	مذکر	ناسخ	مر گیا ہون دیکھ کر جلوہ رخ پر نور کا	میری لوح قبر کو زیبا ہی پتھر طور کا
پٹ	مذکر	ظفر	وہ نہ ٹوٹا تیرے مجنون نے بہت سر پھوڑا	ہی ترے دل کی طرح پٹ ترے در کا مضبوط
پر	مذکر	ناسخ	جس کو کیا نشانہ ہوا دم مین بے نشان	ہر پر ہی شہپر ملک الموت تیر کا
پرتو	مذکر	اسیر	آیا نظر کلیم کو جلوہ جو طور پر	پرتو تھا ایک خسرو روشن ضمیر کا
پرچم	مذکر	اختر	سب کے نشان نیچے ہوے	اونچا مرا پرچم رھا
پرچھاوان	مذکر	آتش	چمن آئینہ ہی گل عکس ہی رخسار گلگون کا	رہا جو سرو پر چھاوان ہی تیرے قد موزون کا
پرچھائین	مونث	رند	اوپری ہی ترے دیوانہ سے عالم کو گریز	بھاگتے پھرتے ہین پرچھائین سے سودائی کی
پرستار	مونث	ناسخ	کبھی لیلی کبھی شیرین کبھی عذرا سلمی	تیری خدمت مین ہی ہر ایک پرستارنی
پروا	مونث	آتش	غلمان وحور ہین مری خدمت کو خلد مین	پروا نہین جہان مین کنیز و غلام کی
پرواز	مونث	ظفر	دے خدا گر بال و پر تو مثل مرغ تیز بال	یہان سے ہم پرواز بام یار پر سیدھی کرین
پرہیز	مذکر	سوسن	یون شربت دیدار سہم آمیز نہین تھا	کچھ نرگس بیمار کو پرہیز نہین تھا
پشواز	مونث	نسیم	پشواز کنار حوض اوتاری تھی	شب کی پوشاک پہنی ساری
پُکار	مونث	انیس	یکتا جو جوان تھے اجل ان سے دوچار تھی	گرتی ہین بجلیان یہی ہر سو پکار تھی
پکھاوج	مونث	نسیم	اوس نے جو پکھاوج اوس کو دے دی	کیفیت اتفاق نے دی
پُل	مذکر	ظفر	پیدا کیا وہ اوس نے بشر عوج بن عنق	پل جس کے ساق پا سے بنا رود نیل کا
پلک	مونث	رند	حسن حیرت زا سے تیری پتلیان پتھرا گئین	اب پلک سے بھی پلک دو دو پہر ملتی نہین
پلنگ (چارپائی)	مذکر	ناسخ	ہی مکان گور تنگ سونے کا	کیا کرونگا پلنگ سونے کا

لفظ	رواج	اسما	نظیر شعر	
پلنگ جانور معروف۱۲	مذکر	اسیر	دور بخشا ہی کیا جنون نے اسیر	پنجے ہم سے پلنگ کرتا ہی
پناہ	مونث	امانت	ماتھے پہ ہاتھ رکھکے کہین دل سے آہ کی	مانگی کہین پناہ رسالت پناہ کی
پند	مونث	ناسخ	غرض پند ماموں نے ہر چند کی	ہوئی پر نہ تاثیر کچھ پند کی
پندار	مذکر	ظفر	سرکشی کرتا ہی کیا اپنی ہستی پر حباب	دیکھنا اک دم مین یہ پندار کیا تھا کیا ہوا
پور بند انگشت۱۲	مونث	اختر	گنگنے سے آنکہ وہ لگاتی ہی	پور اک ایک اوس کو بھاتی ہی
پوست	مذکر	آتش	لالہ رو کہ کر لگاتے ہین گل مانند اونکو داغ	روز محشر شاعروں کا پوست کھینچا جائیگا
پوشاک	مونث	ناسخ	موت آتی ہی جنون غم نہین عریانی کا	ہوگی پوشاک مرے واسطے تیار نئی
پھاگ	مذکر	نسیم	بے وقت وہ راگ خوش نہ آیا	بے فصل وہ پھاگ خوش نہ آیا
پھانس	مونث	رند	اب اوس مژہ کا دل سے خلش دور ہو گیا	وہ پھانس جو جگر مین چبھی تھی نکل گئی
پھل میوہ۱۲	مذکر	اسیر	ہین تماشائی جو گلزار محبت کے اسیر	پھل سر منصور کو کہتے ہین نخل دار کا
پھل ہتیار کا۱۲	مذکر	اسیر	ہماری بعد ہوگا زخم کھانے کا مزہ کسکو	بکیگا کوڑیون کے مول قاتل پھل کٹاری کا
پہلو آغوش۱۲	مذکر	ناسخ	ہو گیا تھا سرد مین تیرا اوٹھ جانے سے تو	داغ حسرت سے مگر کچھ گرم پہلو ہو گیا
پہلو تکیہ۱۲	مذکر	آتش	دور سے کوچہ دلبر کو کھڑا تکتا ہون	نہ تو دیوار کا تکیہ نہ تو در کا پہلو
پہلو معنی۱۲	مذکر	آتش	بڑھ چلا لاکھ قد یار کی موزونی سے	مصرع سرو مین نکلا نہ کمر کا پہلو
پہلو قرب۱۲	مذکر	آتش	کھائیگا خنجر جلاد کا جر کا پہلو	زخم پہلو کو مبارک ہو جگر کا پہلو
پہلو بازو۱۲	مذکر	اسیر	اگر نقش نام جانان نگین دل پہ ہین سلیمانے گردن	تمام عالم ہو زیر فرمان دبا مین پہلو تلے نگین کا
پھول گل۱۲	مذکر	نسیم	صدمہ دی سینۂ بلبل مین دل نے ٹوٹ جانے کی	سحر کو دست گلچین نے جو توڑا پھول گلشن کا

لفظ	تذکیر	شاعر	نظیر شعر	
پھول اخگر ۱۲	مذکر	رشک	اہل جنت کو ہو جنت پر جہنم کا خیال	پھول اگر پڑ جائے میری آہ آتش بار کا
پھولام	مذکر	جان	مالن پہن کے آئی ہے تو دیکھ نو بہار	سستا گز کے مول سے پھولام ہو گیا
پھیر	مذکر	وزیر	بہ کر جو آستین سے پونچھا ہے کوس تک	اے اشک کوس بھر کا تجھے پھیر ہو گیا
پیار	مذکر	مومن	معشوق سے بھی ہم نے نباہی برابری	وہاں لطف کم ہوا تو یہاں پیار کم ہوا
پیاس	مونث	ظفر	نہ بجھی پیاس ترے سوختہ جان کی ہرگز	اوس نے جب دم کے پیا خون جگر اور لگی
پیام	مذکر	اسیر	قاصد ایسا ہو کہ جیسے تھے جناب مصطفےٰ	مِن عن بندوں کو پہونچایا پیام اللہ کا
پیپ	مونث	رند	ڈالدی پیپ کلیجوں میں غم فرقت نے	غور کرتے ہو تو کر لو جگر افگاروں کی
پیٹ شکم ۱۲	مذکر	ناسخ	جو یا بدل ما یتحلل کا پیٹ	چٹ کر گئی اشتہا تمام اپنا پیٹ
پیٹ حمل ۱۲	مذکر	جان	دل کھو لکے جب تک نہیں کہوینگی رنڈی	ہے پیٹ کہیں منہ کا نوالہ نہیں رہتا
پیٹھ پشت ۱۲	مونث	ناسخ	منہ آپ کو دکھا نہیں سکتا ہے شرم سے	اس واسطے ہے پیٹھ ادھر آفتاب کی
پیچ	مذکر	گویا	بھول جائے اپنا بل کرنا ابھی شاخ غزال	پیچ دکھلائے جو تو گیسوی عنبر فام کا
پیچ و تاب	مذکر	مومن	دیکھا نہ ہے یہ رشک و حسد وہ بلا کہ آج	سنبل کو تیری زلف کا سا پیچ و تاب تھا
پیر پاؤں ۱۲	مذکر	مومن	دیو نہاں نے پیر نکالا	عمر ابد نے مار ہی ڈالا
پیرہن	مذکر	ناسخ	آئے یا بزم جاناں میں تو یہ بالیدہ ہے	پیرہن ہو تنگ جسم شمع پر فانوس کا
پیڑ درخت ۱۲	مذکر	آتش	بعد فنا بھی رنگ طبیعت نہ جائیگا	تربت سے میرے پیڑ اوگیگا پتنگ کا
پیش خیمہ	مذکر	وزیر	باغ کو جائیگا ابر سیہ مست اوٹھا	پیش خیمہ تو روانہ ہوا سرکار کا آج
پیغام	مذکر	مومن	ہیں وہم سے مرتا ہوں وہاں رعب سے اون کے	قاصد کی زبان سے نہیں پیغام نکلتا

لفظ	جنس	شاعر	نظیر شعر	
پیکان	مذکر	مومن	ایسی لذت خلش دل مین کہان ہوتی ہے	رہگیا سینے مین اُسکا کوئی پیکان ہوگا
پیل ہاتھی ۱۲	مذکر	ظفر	ملا بادل سے بادل گیا گرج دیکھکر اے ساقی	یہ پیل مست سے پیل چنگھاڑ کر چہٹا
پیمان	مذکر	آتش	صادق القول نہین دوسرا جیسا مے کش	شیشے سے عہد و پیمانہ سے پیمان نہ گیا
پیوند	مذکر	آتش	ہو نہ اوس لیلی وحشی کا دل دیوانہ محو	بید مجنون سے کہان پیوند نخل طور کا

باب تای فوقانی

لفظ	جنس	شاعر	نظیر شعر	
تاب برداشت ۱۲	مونث	ناسخ	لے لکھنؤ مین صبا بوسہ تو مرجھائے وہ گل	برگ گل کو تاب ہی بلبل تری منقار کی
تاب جلا ۱۲	مونث	ظفر	ہے سوا الماس سے بھی تیرے دانتون کی چمک	تاب رکھتا ہے در شہوار ایسی کاہے کو
تاب طاقت ۱۲	مونث	ناسخ	خط جو اُس محبوب کا بنتا نہین ہے یہ سبب	ہاتھ گالون کو لگائے تاب کیا حجام کی
تابدان	مذکر	ظفر	ہمارے دل مین ہے یون اوسکے تیر کا روزن	اندھیرے گھر مین ہے جس طرح تابدان ہوتا
تابوت	مذکر	اسیر	اوٹھ گئی لاش مگر آپنے اتنا نہ کہا	کہ یہ تابوت سر رہگذر کس کا ہے
تاب و توان	مذکر	ظفر	نہین دل چھوڑتا آہ و فغان بل بے تری ہمت	اگرچہ دل مین غم نے کچھ نہین تاب و توان چھوڑا
تاب و طاقت	مونث	داغ	تیری جلوہ سے نہ رہ جائے کلیجا تھام کر	حشر تک انسان کی تاب و طاقت ہو چکی
تاج	مذکر	اسیر	سر اُٹھا لے گیا اُس غیرت بلقیس تک جب سے	ملا ہے طایرون مین تاج ہدہد کو تفاخر کا
تار سلسلہ ۱۲	مذکر	اسیر	کھل گئین نوح کی آنکھین وہ اُٹھایا طوفان	تار رونیکا جو ہم نے لب جیحون باندھا
تار	مذکر	ناسخ	ساق سیمین کی محبت مین ہمارے دم کے ساتھ	اے پری تار نفس بھی تار سیمین ہوگیا
تاک درخت انگور ۱۲	مذکر	آتش	اینڈتا تھا تیرے مستون کی طرح سے باغ مین	جب حنا کیفیت اپنے سلسلے مین تاک تھا
تاک کمین ۱۲	مونث	ظفر	یون ہے طبیعت اپنی ہوس پر لگی ہوئی	لکڑی کی جیسے تاک کسی پر لگی ہوئی

لفظ	رواج	اسم	نظیر — شعر	
تال	مذکر	اختر	راحت کے لئے رنج خدا نے کیا پیدا	یہ تال بنایا ہی میان ایک ہی سُر کا
تالاب	مذکر	ظفر	ظفر یہ دیدۂ پر آب اپنا کوی جانان مین یا	رہا یون جس طرح سے باغ مین تالاب پانی کا
تان	مونث	رند	کان مین دیس کی آواز چلی آتی ہی	تانین لیتی ہی کوئی حور لقا ساون کی
تبر	مذکر	ناسخ	غیر کا کچھ نہ چلے گر نہ ہو دشمن اپنا	چوب دستے کو شجر ہی سے تبر لیتا ہی
تپ	مونث	آتش	جو گنہ وصل مین کئے ہوے تھے عفو ہوئے	فارغ البال ہوا مین تپ ہجران آئی
تپاک	مذکر	ناسخ	تر جلانے کو اے سنگدل صنم ہم نے	اک اور صاعقۂ طور سے تپاک کیا
تتبع	مذکر	رند	ابر اکثر اِس برس برسا کیا	کیا تتبع دیدۂ تر کا کیا
تتق	مذکر	اسیر	جسے صحرا مین رو گرد باد دشت کہتے ہین	تتق باندھا ہی میری آہ نے گرد تفکر کا
تخت	مذکر	ناسخ	جس طرح خورشید سے بڑھ جا لگا ابر کا	تجھ سے آگے پستی مین تو تخت سلیمان بڑھ گیا
تخت روان	مذکر	ناسخ	بس سلیمان کا جنازہ بنا	کچھ جو تخت روان بلند ہوا
تخم	مذکر	ظفر	دیکھئے کھلتا ہی کیا گل آخرش اے رشک گل	ہم نے دل مین تخم الفت کا ترے بویا تو ہی
ترازو	مونث	نسیم	نکلتے ہین ابر اشک میری دو نون آنکھون سے	متاع درد تلنے کی ترازو ہو تو ایسی ہو
تربت	مونث	ناسخ	کیا برستی ہی بجا ابر رحمت بے کسی	ہی یہی تربت مقرر ناسخ مغفور کی
تردد	مذکر	نسیم	کم حقیقت کے لیے پرسش کبھی ہوتی نہین	کون استفسار کرتا ہی تردد مور کا
ترک چھوڑنا۱۲	مذکر	آتش	عاشقون سے طلب بوسہ کہان جاتی ہی	مور ہو نہ سکے ترک کبھی شکر کا
ترک نشان کتابت۱۲	مونث	اسیر	پھر تسکین لکھتا ہون ہجر مین جب کتاب	ترک اک جزو کی دو دو پھر ملتی نہین
ترپ	مونث	آباد	تو جو آئی تو مجھے ہجر مین آیا آرام	ورنہ اے موت تڑپ کیا دل بیمار کی تھی

لفظ	رواج	اسم	نظیر شعر	
تعویذ نقش	مذکر	اسیر	فلک پر ہر سحر مہر اس تمنا مین نکلتا ہی	بنے تعویذ زرین آس کے دروازہ بازو کا
تعویذ قبر کا	مذکر	آتش	دشمن و دوست پس از مرگ ملینگے انکھین	نقش حک کا ہے ہر سنگ لحد کا تعویذ
تکان	مونث	صوفی	تکلیف جانے سے اوٹھائی	نے راہ کی کچھ تکان پائی
تکرار	مونث	آتش	منہ دکھاؤ بہت رہی تکرار	ارنی اور لن ترانی کی
تکلّا	مونث	ظفر	اوڑا پھرے ہے تن زار یون ظفر میرا	ہوا پہ جون کوئی تکلّا خراب اوڑتی ہی
تِل کنجد	مذکر	صبا	کولھو مین گردش نگہ یار کے پسا	تل تیل ہو کے بہ گیا چشم غزال کا
تِل خال	مذکر	ناسخ	مردم چشم ملایک ہین ترے خال سیاہ	روے خورشید پہ ایسا نہ کوئی تل ہوگا
تلاطم	مذکر	اسیر	قیامت ہی بندھی ہی ذبح کے دم آنکھ پتلی	رہا دل مین تلاطم حسرت دیدار قاتل کا
تلچھٹ	مذکر	اختر	کس کی مٹی خراب ہو ساقی	اِس کا تلچھٹ خمار کرتا ہی
تلوار	مونث	آتش	نہ موا مین تو ہی قسمت کا قصور اے قاتل	ہاتھ کم زور نہ تلوار تری بھاری تھی
تمکین	مذکر	آتش	تول دیکھا ہے ہم نے میزان خرد مین بار ہا	کوہ سے کا ناز مین بھاری ترا تمکین ہوا
تُمن	مذکر	آتش	صف مژگان کی جنبش کا کیا اقبال نے کشتہ	شہید دن کے ہوے سالا جب ہم سے تمن بکڑا
تمنا	مونث	اسیر	کیا کہون حسرت دل وصل مین کیا کیا نکلی	حرص کی حرص تمنا کی تمنا نکلی
تن	مذکر	مومن	لے اوڑی لاشہ ہوا لاغر زبس تن ہو گیا	ذرہ ریگ بیابان اپنا مدفن ہو گیا
تنخواہ	مونث	وزیر	لاجب ورد ہم داغ جنون گھبرا کے دل بولا	یہی کیا عشق کی سرکار مین تنخواہ ہوتی ہی
توان	مونث	نسیم	زمان ذبح نکلی روح نفط مرحبا کہہ کر	مرے قاتل توان دست و بازو ہو تو ایسی ہو
توبہ	مونث	اسیر	آئی بہار جنس ورع رایگان ہوئی	توبہ مرید حضرت پیر مغان ہوئی

لفظ	تذکیر	نام	نظیر شعر	
توپ	مونث	رند	ہجر کی رات کسی طور نہین ٹلنے کی	توپ تا صبح قیامت بھی نہین چلنے کی
توڑ	مذکر	ناسخ	کم بضاعت جتنے ہین کرتے ہین وہ جوش و خروش	توڑ ہوتا ہے کسی دریا مین کب سیلاب کا
توسن	مذکر	ناسخ	وادیِ ہستی مین آتے ہی عدم کی راہ لی	ساتھ اپنے توسن عمر روان پیادہ ہوا
توقع	مونث	مومن	مر گئے پر ہے بے خبر صیاد	اب توقع نہین رہائی کی
تہ	مونث	مومن	رنگ رفتہ نے جھلک دکھلائی	منہ پہ اک سرخی کی تہ سی آئی
تھان طاقہ ۱۲	مذکر	اسیر	ہوا ہے جامہ باریک ہی کیا گل عذارون کو	بنا کرتے ہین انگیا آنگیں نسیج ون سے ہین تھان شبنم کا
تھاہ	مونث	صبا	عشوے کھلواتی ہین تیری رمزین اے بحر حسن	تھاہ اک اک بات کی دوو دھیر ملتی نہین
تہمت	مونث	داغ	مین آشنا نہین بت نا آشنا سے داغ	تہمت یہ مفت کی ہے مرے سر لگی ہوئی
تیر	مذکر	ناسخ	مایل ابرو کی طرف مژگان برگشتہ نہین	تیر بھی تا پیش کمان پھر تواضع خم ہوا
تیغ	مونث	صبا	ہلال ابروی قاتل نے معرکہ مارا	نیام شب مین نہان تیغ آفتاب ہوئی
تیل	مذکر	اسیر	آنکھون مین ان بتون کی مروت نہین رہی	کیا ان تلون سے تیل الٰہی ٹپک گیا
باب تای ہندی				
ٹاپو	مذکر	جان	ہوتی تھی مجھ کو عید سمندر مین آس گھڑی	ٹھہرا جہاز جب کوئی ٹاپو نظر پڑا
ٹاٹ	مذکر	رشک	خط نے لکھوکھا کی جو تھی حسن کی دولت کھوئی	واقعی ٹاٹ مہاجن نے جو الٹا الٹا
ٹبر	مذکر	جان	پنجتن پاک کی ہے آس مجھے اے باجی	جن کے صدقے مین مرا سارا ہے ٹبر جیتا
ٹکر	مونث	رنگین	میری سوکن کی کبھی نکسیر بھی پھوٹی نہین	ٹکرین لاکھون ہی درگاہون مین مین نے ماریان
ٹھاٹھ	مذکر	اسیر	غم و اندوہ و حرمان ہین اپنا بوریا مسند	فقیری مین امیر ٹھاٹھ ہے ہم کو امیری کا

لفظ	اوزان	اسم	نظیر شعر	
ڈیس	مونث	رند	ڈیسین گئین نہ دل کی وہ دابار ہا لگی	کو سا تھا کس نے کس کی یہ بد دعا لگی

باب ثاے مثلثہ

لفظ	اوزان	اسم	نظیر شعر	
ثبات	مذکر	وزیر	ابر کیا گھر گھر کے آیا کھل گیا	بس ثبات بحر دنیا کھل گیا
ثمر	مذکر	وزیر	یار کا نخل عداوت بار ور ہونے لگا	بڑھ چلی دل مین گرہ پیدا ثمر ہونے لگا
ثنا	مونث	ظفر	منہ کیا ظفر جو کہون نعت مصطفےٰ	اوس کی ثنا خدا نے ہی قرآن مین کہی

باب جیم عربی

لفظ	اوزان	اسم	نظیر شعر	
جا	مونث	صبا	سیر ہفت اقلیم اسکندر یہ ثابت ہے ہوا	بیٹھے رہنے کو کہین جا ہاتھ بھر ملتی نہین
جادو	مذکر	صبا	افعی بلا یار کا گیسو نظر آیا	آنکھون مین جگایا ہوا جادو نظر آیا
جاروب	مونث	اسیر	خط رخسار جاناں سے کدورت لگی آنے لگی	شعاع مہر لگتی جاروب صحن خانۂ دل کی
جاگیر	مونث	جان	اے جان بسر ہووے گی کس طرح سے اوقات	میر اکہین منصب ہے نہ جاگیر تمھاری
جال پھندا	مذکر	ناسخ	اوڑ کے اب جائیگی کہان لطامی	ابر باران کا جال آپو نہچا
جال مکر	مذکر	جان	کوٹھے پہ چڑھ کے اندھی کرتی ہی تو جو کنگھی	مین پیچ خوب سمجھی یہ بھی ہی جال تیرا
جام	مذکر	مومن	اگر گردش یہی ہے مغبچون کی چشم مے گون کی	کف ساقی مین جام بادہ گلگون نہ ٹھہریگا
جان	مونث	مومن	اگر امید بر نہین آتی	جان رہتی نظر نہین آتی
جان	مذکر	میر	کل جس کی جان کنی پر سارا جہان ٹوٹا	آج اوس مریض غم کا ہچکی مین جان ٹوٹا
جانماز	مونث	اسیر	تھی جو زاہد کی جانماز اسیر	سنتے ہین وہ بھی رہن جام ہوئی
جانور	مذکر	آتش	بلبل کا عشق حسن گل سے نہین خوش آتا	تقلید آدمی کی یہ جانور نہ کرتا

لفظ	رواج	اسم	نظیر شعر	
جاے	مونث	مومن	عشرت و عیش سے فرصت اُو دم بھر نہ ہوئی	اپنے ملنے کو کوئی جاے مقرر نہ ہوئی
جبین	مونث	ناسخ	سنگ اسود کی طرح سب رخ زاہد ہو سیاہ	کیا جو سجدون سے ہوئی تیرہ جبین تھوڑی ہی
جدول	مونث	ناسخ	جابجا تعریف لکھی ہی خط دلدار کی	چاہیے جدول مگر دیوان کو زنگار کی
جرس	مذکر	ناسخ	پس جنازۂ لیلی یہ کہتا ہی جرس دل کا	ہمارا پردۂ غفلت ہی بس وہی محمل کا
جرم	مذکر	نسیم	کیون نہ صدقے ہوتے مین اپنے جرم بے تقصیر کا	قتل کے بعد ایک تابہ ابد نہین شرما گیا
جریب	مونث	ظفر	جریب کہکشان نے تو ضعف پیری مین لیا	کبھی نہ اے فلک پیر ہاتھ سے پھینکی
جڑ	مونث	ظفر	کیا قیامت ہی ہماری صرصر آہ و فغان	جس سے باغ دہر مین ہر شجر کی جڑ ہل گئی
جز	مذکر	ذوق	پارس وہ سنگ ہی جسے ٹھکرا کے تو چلے	اکسیر جز ہی تیرے قدم کے غبار کا
جزو	مذکر	ناسخ	نکہت کاکل پیچان سے جو دیتے تشبیہ	عطر مجموعہ کا ہر جزو پریشان ہوتا
جستجو	مونث	آتش	شب فراق مین اے روز وصل تا دم صبح	چراغ ہاتھ مین ہی اور جستجو تیری
جسم	مذکر	ناسخ	گھل گیا ہی یہ مرے تن مین جسم مجھ مایوس کا	ایک عالم کو گمان ہی شمع اور فانوس کا
جشن	مذکر	سالک	خلعت مسند نشینی کا یہ جشن	جشن جمشید سے بھی کچھ بڑھ گیا
جفا	مونث	آباد	ابر رلواتا ہی تڑپاتی ہی بجلی دل مرا	ہجر مین دیکھے نہ دشمن بھی جفا برسات کی
جگ	مذکر	نسیم	اک ایک سے رات بھر نہ چھوٹا	پو پھٹتے ہی جگ اُن کا ٹوٹا
جگر	مذکر	غالب	ہی ایک تیر جس مین دونون چھدے پڑے ہین	وہ دن گئے کہ اپنا دل سے جگر جدا تھا
جگنو زیور کا	مذکر	رند	سر کا دوپٹہ شب کو جو گردن کے پاس سے	جگنو کی طرح یار کا جگنو چمک گیا
جگنو کرمک شب تاب	مذکر	اسیر	دل سوزان ہمارا پھنس گیا زلف جانان مین	کہا سب نے شب تاریک مین جگنو چمکتا ہی

لفظ	رواج	استاد	نظیر شعر	
جگہہ	مونث	ناسخ	وسعت آباد جہان تنگ ہوا دیر فلک	چاہیے مجھکو جگہہ زیر زمین تھوڑی سی
جلوہ	مذکر	نسیم	چشم عاشق بنگیا ہون اِس لیئے ہین اے نسیم	شاید آجائے نظر جلوہ جمال یار کا
جل تھل	مذکر	ناسخ	ایسے مژگان ترہ کے ہین بادل بھی ہوئے	پل مارتے مین دیکھیے ہین جل تھل بھرے ہوئے
جلد حصہ کتاب ۱۲	مونث	اسیر	مضمون غم ہین قابل رقت ہزار ہا	دیوان ہمارا جلد نوین ہی بحار کی
جلد کتاب کی ۱۲	مونث	اسیر	لائق ہین دیکھنے کے مرے وا غنہائے تن	چھپے عجیب لکھتی ہی جلد اِس کتاب کی
جلد چرم ۱۲	مونث	اختر	ہمین چھو چھو کے تو پارس کا ملا ہی رتبہ	ہم تے یہ جلد بدن آپ کی چمکائی ہی
جلن حسد غصہ ۱۲	مونث	مومن	یون داغ عدو کا شکرا ہے دل	بے شرم تجھے جلن نہ آئی
جم فرشتہ مرگ ۱۲	مذکر	ظفر	اوٹھایا غیر کو محفل سے تو جی گیا عاشق	بغیر از جان لیئے ہرگز یہ چھاتی کا جم جاتا
جمع وخرچ	مذکر	غالب	نہ کہہ کہ گریہ بہ مقدار حسرت دل ہی	مری نگاہ مین ہی جمع وخرچ دریا کا
جن	مذکر	ناسخ	حسن وحشت خیز ایسا ہی تو کیسے آدمی	اے پری ہر جن بھی کتنا باولا ہو جائیگا
جنجال	مذکر	صبا	اِس بکھیڑے مین آہی کہین چھٹکارا ہو	عشق گیسو نہ ہوا جان کا جنجال ہوا
جنس	مونث	آتش	سایہ سا حسن کے ہمراہ ہی عشق بے باک	ساتھ یہ جنس خریدار لیئے پھرتی ہی
جنگ	مونث	ناسخ	صلح نامہ جو لکھا تیرے خط مشکین نے	نہ رہی جنگ کچھ جو میرے اور اغیار کے تھی
جنگل	مذکر	ظفر	ہون وہ سرگشتہ جنون مین کہ بگولے کی طرح	اے ظفر دیکھ کے چکر مجھے جنگل کھاتا
جنون	مذکر	حالی	نئے سر سے سودا ہوا چاہتا ہی	جنون کار فرما ہوا چاہتا ہی
جو ندی ۱۲	مونث	آتش	کرم حق سے ہی گلزار توکل سرسبز	کٹ کے دریا مرے باغ مین جو آتی ہی
جواب	مذکر	امانت	کہا جو شہر خموشان کسی نے تکیئے کو	وہان گور سے مین نے ادھر سے جواب دیا

لفظ	تذکیر و تانیث	اسم شاعر	نظیر شعر	
جواب جوڑ ۱۲	مذکر	اسیر	کیا جو خالق عالم نے خلق دل میرا	خلیل نے یہ کہا کعبے کا جواب بنا
جواہر	مذکر	امانت	ملبوس زرنگار ہی اوپر دھرا ہوا	نیچے ہی کشتیون مین جواہر بھرا ہوا
جوبن عالم ۱۲	مذکر	آتش	چاہیے آغاز خط ہو گل ہی رخ پر یار کے	دل کو لہر آتا ہی جوبن سبزۂ نوخیز کا
جوبن	مذکر	ظفر	خون عاشق کا ہی گلگونہ ترے عارض کو	قتل ہونے سے ہمارے ترا جوبن نکلا
جود	مذکر	ظفر	بخل جتنا ہی زیادہ جود اتنا کم ہوا	آج تک پیدا نہ کوئی دوسرا حاتم ہوا
جور ظلم ۱۲	مذکر	مومن	واقعی سجدۂ در ایسی ہی تقصیر ہی اب	جور جو بندہ پہ ہوتا ہی بجا ہوتا ہی
جوڑ بہتان ۱۲	مذکر	رند	عدو غیر نے تجھ کو دلبر بنایا	کوئی جوڑ مجھ پر مقرر بنایا
جوش وفور ۱۲	مذکر	اسیر	ہمارے رونے سے چمکیگا حسن چہرۂ یار	جو مینہ برستا ہی جوش بہار ہوتا ہی
جوش	مذکر	صبا	جب اوس سیمبر کو لیے جذب دل کچھ جوش آتا ہی	منہ کی طرح کھولے ہوے آغوش آتا ہی
جوکھون	مونث	رند	نہ کر عادت وصل گھبرائیگا پھر	جدائی کی جوکھون جو ایے دل پڑ گئی
جون	مونث	ذوق	دور کر بالون کو سر سے کہ ہے لیلی	پر نہین کان پہ مجنون کے ذرا جون چلتی
جوہر آب تیغ ۱۲	مذکر	گویا	قتل عشاق سے اب نفرت ہی	تیغ ابرو پہ سے جوہر ہی گیا
جوہر ہنر ۱۲	مذکر	ناسخ	کھول دیتا ہی اگر گوہر شمشیر کیسی	چھپ گیا تیرگی بخت سے جوہر اپنا
جوہر صفت ۱۲	مذکر	ظفر	میل موم اور تری تیغ کا دم ایک سا ہی	جوہر اخلاص کا دونون مین باہم ایک سا ہی
جھاڑ	مذکر	آتش	دیتی ارباب صفا ہرگز کسی کے دل کو رنج	گوشۂ دامن سے اولجھا جھاڑ کب بلور کا
جھاڑو	مونث	صبا	آتے ہی باد خزان نے ایسی جھاڑو پھیری	جا کے گل بیتا چمن مین باغبان رکھتا نہین
جہاز	مذکر	اسیر	بھر گیا ایسا ہمارے نالۂ دل کا دھوان	یہ جہاز گنبد گردان دخانی ہو گیا

لفظ	[illegible]	[illegible]	نظیر شعر	
جہان خلقت۱۲	مذکر	رند	اک جہان دیوانہ اُس زلف دوتا کا ہوگیا	ابتدا ہی میں یہ سودا انتہا کا ہوگیا
جہان عالم۱۲	مذکر	میر	سیر کی تم جہان سے گذرے	ورنہ ہر جا جہان دیگر تھا
جھجک	مونث	رند	ہو جائیگا رام رفتہ رفتہ	وحشت تو گئی جھجک رہی ہے
جھرمٹ	مونث	منتظر	ہالے کو ہلا دیوے جنبش ترے ہالے کی	اک چاند سا چمکے ہے جھرمٹ میں دوشالے کی
جھڑ	مذکر	نظیر	جھڑیوں نے اس طرح کا دیا آکے جھڑ لگا	سنئے جدہر ادھر کو دھڑاکے کی ہے صدا
جھک	مونث	رند	باقی ہے ابھی اثر جنون کا	سودا تو گیا ہے جھک رہی ہے
جھلک	مونث	ظفر	آنکھیں ہیں کٹورہ سی وہ ستمگر گردن ہے صراحی دار غضب	اور اوس میں شراب سرخی پان رکھتی ہے جھلک ویسی ہی
جھنک	مونث	ظفر	وہ گت لاتا ہے تو آفت ہر تال میں ہے آہو جان نکال	ناچ اُسکا اُٹھا سو فتنے گھنگرو کی جھنک پھر ویسی ہی
جھنکار	مونث	اسیر	خلقت وہ زیر زمین خواب سے بیدار ہوئی	شور محشر مری زنجیر کی جھنکار ہوئی
جہنم	مذکر	رند	ضرور حشر کے دن عاصیونکی ہوگی تلاش	نہ ہونگے ہم تو جہنم جلائے گا پھر کیا
جھوٹے موٹ	مذکر	ظفر	سچ کو بھی ہے میرے سمجھتا ہے وہ گیا جھوٹے موٹ	جانا سچ مچ اگر اور ون نے کہا جھوٹے موٹ
جھومر زیور۱۲	مذکر	ظفر	چرخ پر ٹھہری ترے عقدے ثریا کی چمک	جب کہ ماتھے پہ ترے رات کو جھومر چمکا
جھونک	مذکر	بحر	بڑھ جاتی ہے نزاکت یار کی بالوں سے تھی سایہ	جھونک زلفوں کا بھی اب بار کمر ہونے لگا
جی	مذکر	نسیم	تھا خوف اس قلعہ زمین روزگار سے	جب کوئی گل ہنسا تو مرا جی دہل گیا
جیہون	مذکر	آتش	پھرتے پھرتے ہے جستجو گوہر مقصود میں	بیٹھ کر رو دیا گھڑی بھر میں جہان جیہون ہوا

باب جیم فارسی

لفظ	[illegible]	[illegible]	نظیر شعر	
چاٹ چسک۱۲	مونث	ظفر	سناتے ہیں ساقی کو مے خوار ڈھب کی	کہ ہو چاٹ کوئی مزے دار ڈھب کی

لفظ	جنس	اسم	نظیر شعر	
چادر	مونث	وزیر	خوب روندے آیا گلگون سے ہماری قبر کو	چادر گل نقش پاسے یار نے تیار کی
چارباغ	مذکر	صبا	چار عنصر کے سب تماشے ہین	واہ یہ چار باغ کس کا ہے
چارہ	مذکر	ناسخ	لگا لینے کا ہین ٹکڑا کوئی مرے دل کا	جو چارہ چاہیے اسے گلعذار مچھلی کا
چاک چرخ ۱۲	مذکر	ناسخ	خبر کلاں کو سرگشتگی کی تھی ناسخ	جو مری خاک سے تیار اوس نے چاک کیا
چاک ۵	مذکر	ناسخ	زخم دل میرا نہین جو ہو نہ ہرگز التیام	ایکدن بند اُس کی کا چاک در ہو جائیگا
چال مکر ۱۲	مونث	صبا	اُن کی رفتار ناز اوڑا لیتا	کبک نے کچھ تو چال کی ہوتی
چال رفتار ۱۲	مونث	ناسخ	اُستر اُبھرنے سے ہے رویار پر ہی دور خط	چال اوس کمبخت نے سیکھی ہی کیا تلوار کی
چاند گل سپر ۱۲	مذکر	امانت	تیغ اوس کی معرکے مین جو چمکی ہلال وار	شرمندہ ہو کے چاند سپر سے نکل گیا
چاند مہینا ۱۲	مذکر	امانت	ہلال دیکھ کے اوس رشک ماہ کا منہ دیکھ	خوشی سے تجھکو امانت کٹیگا سارا چاند
چاند مہتاب ۱۲	مذکر	آتش	ساقی ہوا ہون تیس روز سے مشتاق دید کا	دکھلا دے جام مے مین مجھے چاند عید کا
چاند تالو ۱۲	مونث	راحت	کرنے جاتا ہی جماروں سی تو جوتی بیزار	چاند خان آج تری چاند ہی کھجلائی کیا
چاندگہن	مذکر	امانت	تیرے منہ پر جو رکھا غیر سیہ فام نے منہ	مجھ کو اے رشک قمر چاند گہن یاد آیا
چاہ کنوان ۱۲	مذکر	آتش	جان شیرین سے ہے بھرے دل کو تمنا ہی یہی	آب شیرین کے لیے عوض چاہ زنخدان تیرا
چاہ محبت ۱۲	مونث	اسیر	اتنا تو جذب عشق یار نے اثر کیا	میری طرح سے اون کو مری چاہ ہو گئی
چُپ	مونث	مومن	پردے سے اک آواز خوش آئی	جس نے یہ چپ ہی مجھ کو لگائی
چتر	مذکر	اسیر	واہ اے دور فلک خانہ احسان آباد	چتر بخشا سر مخمور کو انگڑائی کا
چتون	مونث	رند	ہمین یہ نہ تھی تم سے چشم امید	کہ دو دن مین چتون بدل جائیگی

۵ دروازہ

لفظ	جنس	نام	نظیر شعر	
چراغ	مذکر	مومن	ہوتا ہے آہ صبح سے داغ اور شعلہ زن	کیسا چراغ تھا یہ کبھی گل نہ ہو سکا
چراغان	مذکر واحد۱۲	ناسخ	شمعیں کافوری جلاتے تھے سوان کی گور پر	دیدۂ بلبل سے بیابان چراغان ہو گیا
چرچا	مذکر	داغ	خوبیاں لاکھ کسی میں ہوں تو ظاہر نہ کریں	لوگ کرتے ہیں بری بات کا چرچا کیسا
چرچا	مذکر	جرات	کیا اوس گھر میں چرچا جس نے تیری درازی کا	الٰہی صبر اس کی جان پر اس بیقراری کا
چرخ	مذکر	مومن	گل رنگ ہوا گریہ خونیں سے مرے دامن	کیا اب بھی خجل چرخ سیہ فام نہ ہوگا
چڑیا	مونث	ناسخ	شکر ہے یار کی انگیا پہ پڑا خواب میں ہاتھ	بخت بیدار ہے سونے کی چڑیا پائی
چشم آنکھ۱۲	مونث	صبا	فراق یار میں چشم اس قدر پر آب ہوئی	طناب عمر ہماری رگ سحاب ہوئی
چلک لچک۱۲	مونث	اسیر	کبھی اوتار کے رکھا جو بار غم میں نے	اسیر چلک کمر کو ہمار میں آئی
چکر غش۱۲	مذکر	اسیر	آنکھ اوس کی پھری ہے گریہ ہاور نہیں آتا	کیا ضعف ہے بیمار کو چکر نہیں آتا
چکور جانور۱۲	مذکر	صبا	ہوئے یار میں کیا دل کو اضطراب رہا	چکور چاند کی خاطر بہت خراب رہا
چل	مونث	طپش	چل بسے صبر و قرار و طاقت و تاب و توان	چلتے ہی تجھ سے ان بکھیڑوں میں چل پڑ گئی
چلم	مونث	اسیر	سوز دل سے کس طرح خالی ہو اپنا کوئی شعر	منھ میں کبھی مدتوں چلم پھری ہیں اُستاد کی
چلمن	مونث	اسیر	آنکھوں میں ہے کس پردہ نشین کا ہی تصور	چلمن جو در چشم پہ مژگان کی پڑی ہے
چلن طور۱۲	مذکر	نسیم	ساقی وہ پلا مے کہ دو عالم ہوں فراموش	ہو جائے خدائی سے نرالا چلن اپنا
چلن رواج۱۲	مذکر	آتش	سکۂ داغ وفا اک دن مرے کام آئینگے	عشق کے بازار میں انکا چلن ہو جائیگا
چلو	مذکر	اسیر	جام اگر ٹوٹ گیا کیا ہے تردد ساقی	حاجت جام نہیں جام ہے چلو اپنا
چمک روشنائی۱۲	مونث	ناسخ	لگ چلے گلشن میں گر اوس سرو سیم اندام سے	ہو چمک موج ہوا میں نقرئی زنجیر کی

لفظ	جنس	اسم	نظیر — شعر	
چمن	مذکر	نسیم	پوشیدہ ہی چھپا ہو سے ہر اک داغ تن اپنا	پامال خزان آپ کیا ہی چمن اپنا
چنار	مذکر	ناسخ	تری سواری مین کب پنچے شاخین یہ سرو	جلو مین صحن گلستان سے ہی چنار آیا
چنان اور چنین	مونث	ظفر	خط مین بہت سی اوسنے چنان اور چنین لکھی	پر بات اک بھی ہوئی ابتک نہ جنی ہین لکھی
چنبر "سرپوش چلم" ۱۲	مذکر	اسیر	محرور اس قدر ہین ہو جو قلیان کا شوق ہو	گرداب کی چلم ہو تو چنبر حباب کا
چنبر "گردن کی ہنسلی" ۱۲	مذکر	اسیر	دم قلیان کا کشتی تری کو کیون کر پسند آئے	نے سو کا نہ چاند کا ہی چنبر مگر تری گردن کا
چندر گہن	مذکر	نظیر	یا ہو نجومی کا عمل تارون کو چھان ڈالا	سورج گہن بچارا چندر گہن نکالا
چنگ	مونث	ظفر	ہوا بلند فلک پر ہی میرا شعلہ آہ	ہوا پہ چنگ نہین بلکہ یہ چراغ اوڑی
چنگل	مذکر	آتش	ہجران یار مین تن خاکی سے تنگ ہون	ایذا مرغ روح کو چنگل ہی باز کا
چنور "مورچھل" ۱۲	مذکر	وزیر	ہوگئے تیمو پانے حرص جب توڑا وزیر	ہاتھ اوٹھایا جاہ سے سر پہ چنور ہلنے لگا
چوب	مونث	ظفر	گر کو مارا کس کا سر پھوڑا بتاؤ تو سہی	تمنے لو ہو یہ کیونکر چوب مین بسی ہی بھری
چوٹ "وار" ۱۲	مونث	نسیم	جو چوٹ ہے ای دل تری خالی نہین جاتی	آخر کو وہی کی جو سنبھالی نہین جاتی
چوٹ "جوڑ" ۱۲	مونث	ظفر	ہمارا نالہ پر شور وصور اسرافیل	ہی چوٹ آ دل اندوگہین برابر کی
چوٹ "ضرب" ۱۲	مونث	ظفر	چوٹ پر چوٹ لگی دلپہ ہی عشق مین اور	شام گو اور لگی وقت سحر اور لگی
چورنگ "قسمی از ضرب شمشیر" ۱۲	مذکر	آتش	کشتہ تیر مژہ پر تیغ ابرو بھی چلی	آشکار انداز ہے چورنگ اس نخچیر کا
چورنگ "نشانہ قسمی از ضرب شمشیر" ۱۲	مذکر	ناسخ	مجھی کہ یہ دم بدم پڑتی ہی محفل مین جو اے ناسخ	مگر تیغ نگاہ یار نے چورنگ ٹھہرایا
چور	مذکر	رنگین	کور ہے جو دو ہاتھ لگائے مہندی	تو ہتیلی مین مرے دیکھ لے یہ چور پڑا
چھالیا	مونث	اسیر	تعریف اس کی چرب زبانی کی کیا کرون	کھالی جو چھالیا تھی تو چکنی ڈلی ہوئی

لفظ	تذکیر و تانیث	نام	نظیر	
			شعر	
چھاؤں سایہ	مونث	ناسخ	جنون اسپند مجھی چھاؤں ہی ببولوں کی	عجب بہار ہی ان زرد زرد پھولوں کی
چھپ	مونث	رنگین	تختی تری اگر بھلی ہے	تو سانچے مین چھپ مری ڈھلی ہی
چھپر کھٹ	مذکر	ظفر	جو تیرے کوچے مین سویا خاک پر آرام سے	ترک اس نے اپنی سو کا چھپر کھٹ کر دیا
چھت	مونث	آتش	طلب آرام کی بیجا ہی گرفتاری مین	کب بھلا خانہ زنجیر مین چھت پٹتی ہی
چھڑکاؤ	مذکر	آتش	مشق خرام مین ق افشان ہی روی یا	چھڑکاؤ ہو رہا ہی زمین پر گلاب کا
چہل چراغ	مذکر واحد	ظفر	جو سوز عشق سے مین ہوکے داغ داغ جلا	تو سب نے دیکھا یہ جانا چہل چراغ جلا
چھیڑ	مونث	آتش	سازکی طرح رہا کرتے ہین عاشق نالان	چھیڑ طرفہ تجھے اے عربدہ جو آتی ہی
چھینٹ قطرہ	مونث	ظفر	پڑے نہ دامن قاتل پہ دیکھ اے بسمل	لہو کی چھینٹ دم اضطراب اوڑتی ہی
چھینک	مونث	جرات	لوگ کیا اُن کا چھینکنا چھینکین	بات کب کرنے دیتی ہین ہیا یہ چھینکین
چیخ	مونث	رنگین	تسپہ مکراتی ہی مترا اری شاباش ری	تیرے منہ سے ابھی نکلی ہی نہین سہاری چیخ
چیر زخم	مونث	جان	بو دار جلا کر نہ اگر اس مین بھر و گے	دکھ دیگی زنانی یہ بہت چیر تمھاری
چیز راگ کی	مونث	جان	نہ بھولونگی کبھی وا دس کی جی یک ایک رہی	سنی ہی واے مین چیز نے وہ کداری کی
چیل	مونث	نگہت	کہے ہی العطش آتش مین ققنس	زمین پر چیل انڈا چھوڑتی ہی
چین آرام	مذکر	مومن	گستاخ نالے فتنۂ محشر جگا دینگے	خواب عدم مین چین ہی گر خواب ناز کا
چین شکن	مونث	آتش	خود بخود کچھ دل شیدا کو ہی اندوہ ملال	کس جبین کے لئے درکار ہی چین تھوڑی سی
چین	مونث	مومن	ہی شرم سے میل پانی پانی	موج عمان سے چین مانی
چیند	مونث	معروف	بازی عشق مین دل بدکے لگے لینے جان	خیر لے جائے ہر چیند یہ سہ کار نے کی

لفظ	رواج	استاد	نظیر شعر	
			باب حای حطی	
حال	مذکر	مومن	کہہ کے یہ بات جو مین رونے لگا	اور ہی حال مرا ہونے لگا
حباب ببلہ"	مذکر	ناسخ	بے ثبات اپنی بزم عیش جو ہی	شیشۂ مے کی جا حباب ملا
حبل المتین	مونث	اسیر	ہر گنہ سے پاک دیتی ہی حب اہل بیت	اس سے بہتر خلق کو حبل المتین ملتی نہین
حجت	مونث	داغ	عہد سے ضد سے قسم سے قول سے تکرار سے	دل دیا اون کو مگر خوب حجت ہو چکی
حجر الاسود	مذکر	مومن	بوسہ صنم کی آنکھ کا لیتے ہی جان دی	مومن کو یاد کیا حجر الاسود آگیا
حد انتہا"	مونث	مومن	نالہ فلک نہم سے گزرا	کچھ حد نہ رہی مرے الم کی
حدیث	مونث	مومن	رو کے حدیث شوق ادا کی	آگ پہ روغن تھی تمنا کی
حرز	مذکر	مومن	نامہ تھا کا ہیکو حرز جان تھا	یا وہان بند دم افغان تھا
حرص	مونث	مومن	عشق مین کام کچھ نہین آتا	گر نہ کی حرص مال وجاہ نہ کی
حرف الف با تا"	مذکر	ناسخ	آدمی مین آدمی تم کیون نہ ہو باہم ملاپ	حرف کو دیکھو کہ کیا ہم جنس سے مدغم ہوا
حرف کلام"	مذکر	وزیر	زبان کٹ گئی دانتون سے مل گئی تعزیر	کبھی جو لب پہ مرے حرف آرزو آیا
حسن	مذکر	مومن	مہ نو بن گئے ہم طول شب ہا جدائی سے	کہان تک دیکھیو وحسن روز افزون نہ ٹھہریگا
حشر	مذکر	مومن	صلو تھی منقار مرغ صبح پہلو مرے سے	وہ قیامت قد جو اوٹھا حشر برپا ہو گیا
حشر	مونث	میر	خلق یکجا ہوئی کنارے پر	حشر برپا ہوئی کنارے پر
حصار	مذکر	اسیر	شاد ہی دل قیدئی الف بت بے پیر کا	ہاتھہ آیا ہی حصار عافیت زنجیر کا
حصن حصین نام کتاب"	مونث	ظفر	گرد رخ اوس حسین کی جو لے لی حسن کی	کیا خوب خط خوب سے حصن حصین لکھی

لفظ	جنس	استاد	نظیر — شعر	
حصیر	مذکر	صبا	بلند و پست عالم ایک ہی چشم حقیقت میں	حصیر فقر ہم پایہ بنا تخت فریدوں کا
حظ "مزہ"	مذکر	مومن	حظ اوٹھاؤ ذرا جوانی کے	کچھ مزے دیکھو زندگانی کے
حق	مذکر	مومن	وار میں حشر تلک بھر دیا گیا زخم	پر ترا حق نمک کوئی ادا ہوتا ہی
حل "کشادگی عقدہ"	مذکر	وزیر	اگر عقدہ و سراپا ہے رنگ تنگ کیا غم ہی	مری کشادگی کے تئیں حل ہونا ہی مشکل کا
حلق "گلو"	مذکر	ناسخ	میں اگر زینت فتراک کے قابل ہوتا	حلق میرا ابھی نہ خنجر قاتل ہوتا
حمام	مذکر	جان	بیگم پہ ٹھنڈھی سانسیں بھر بین کس کے واسطے	خس خانہ سے سوا جو یہ حمام ہو گیا
حمائل	مونث	رند	خدا حافظ و ناصر اونکی کمر کا	سنا ہی گلے میں حمائل پڑیگی
حنا "مہندی"	مونث	مومن	کئے تھے کشتہ کا آلودہ خون اپنے سے تو ہاتھ	رہا دست عدو پا میں ان ہاتھوں میں شب حنا لگتی
حواس	مذکر	مومن	شغل طفلاں دل کے پاس گئے	ہوش کے آتے ہی حواس گئے
حور	مونث	آتش	دور ہے سو بچا ہی کہنا اوسکی صفائی کا شعر	دیکھنے حور ہوا آئینہ رو آتی ہی
حوض	مذکر	آتش	مہیا نے تسلی بلبل کے واسطے	گنج قفس میں حوض بھرا ہی گلاب کا
حیا "شرم"	مونث	مومن	کیوں کر حسرت سے فلک کو دیکھوں	شرم آتی ہی حیا سے تیری

باب خای معجمہ

لفظ	جنس	استاد	شعر	
خاتم	مونث	اسیر	آرزو تمھی کہ رہی ہاتھ کا چھلا ملتا	خاتم دست سلیمان بھی درکار نہ تھی
خار "حسد"	مذکر	صبا	چمن میں جب گئے ہمراہ وہ گلگوں ہوا	گلگوں کو داغ ہوا بلبلوں کو خار ہوا
خار "کانٹا"	مذکر	مومن	کانٹا سا کھٹکتا ہے کلیجے میں غم ہجر	یہ خار نہیں دل سے گل اندام نکلتا
خار خار	مذکر	مومن	خار خار غم سے آشکارا ہوا	شکل دل جامہ پارہ پارہ ہوا

لفظ	رواج	شاعر	نظیر شعر	
خاطر مزاج"	مونث	اسیر	پھر بندھا زلف پریشان کا خیال	پھر پریشان اپنی خاطر ہوگئی
خاطر ملاحظہ"	مونث	اسیر	چار عنصر مین یا الٰہی ٹھہریگا کون	چار دن اون کی بھی خاطر ہوگئی
خاک	مونث	آتش	ظاہر ہوا مجھے یہ پابندی سرو سے	کرتی ہی کام خاک بھی عالی دماغ کی
خاکستر	مونث	ظفر	دل جلونکی ہوتی بربادی قسمت مین تو گویا	پھرتی برباد انکی خاکستر سحر اڑتی ہوئی
خاک شفا	مونث	رند	آسکتے ہین لحد مین فرشتے عذاب کے	دیکھینگے جب کفن پہ مین خاک شفا لگی
خال تل"	مذکر	وزیر	آتا نہین نظر کسی کو وہ دہن	گویا کہ ہی وہ خال رخ آفتاب کا
خاندان	مذکر	رند	گو خاکسار خلق ہین رتبا بلند ہی	سید ہین خاندان ہمارا بلند ہی
خانقاہ	مونث	سالک	آیا نہ لطف نشہ مے کچھ مگر کہین	ہم رات جسمین تھے وہ کوئی خانقاہ تھی
خانہ باغ	مذکر	صبا	دل پر داغ کی یہی ہی بہار	دیکھیے خانہ باغ کس کا ہی
خبر اطلاع"	مونث	ناسخ	ہی کچھ ڈوبا نہین دریاے سیاہی مین قیا	کشتی مے بھی خبر لینے گئی ہی تہاہ کی
ختن	مذکر	ناسخ	لب مین رخ حلب نہین زلفین	آپنے کیا کیا ختن اپنا
خدنگ	مونث	اسیر	مین نہ سمجھا تھا کہ دل ریگی تو اوسکی نظر	پار سینہ خدنگ سے کمان ہو جائیگی
خرابات	مونث "واحد"	ظفر	نکلینگے خانقاہ سے جس وقت پھر وہی	ہم ہونگے رند ہونگے خرابات ہوئیگی
خرام	مذکر	اسیر	ہزار طرح تقلید تیری کی لیکن	نہ کبک کو نہ یہ طاوس کو خرام آیا
خرچ	مذکر	آتش	مرد درویش ہون تکیہ ہی توکل مرا	خرچ ہر روز ہی یہان آمد بالائی کا
خرمن	مذکر	مومن	فروغ جلوہ تو کچھ دہ برق جولان گر	کہ خرمن پھونکدے گو ہستی اہل ضلالت کا
خزان	مونث	آتش	افسوس کیا جوانی رفتہ کا کیجیے	وہ کونسی بہار تھی جسکو خزان نہ تھی

لفظ	اوزان	اسم	نظیر	
			شعر	
خسرو خاور	مذکر	ناسخ	تو وہ شیریں ہے کہ تیرے حکم سے فرہاد سان	بیستون آسمان پہ خسرو خاور گیا
خضاب	مذکر	صبا	وہ بادہ نوش تھے پیری میں بھی نہ توبہ کی	شراب خم میں ہی شیشے میں خضاب رہا
خط لکیر ۱۲	مذکر	غالب	بے مے کسے ہے طاقت آشوب آگہی	کھینچا ہے عجز حوصلہ نے خط ایاغ کا
خط ریش	مذکر	ناسخ	کم ہوا خط شعاعی سے فروغ آفتاب	کچھ نہیں غم گر خط رخسار جانان بڑھ گیا
خط نامہ ۱۲	مذکر	مومن	آ کے اک نامہ دلدار دیا	خط مشکین رقم یار دیا
خط نوشت ۱۲	مذکر	ناسخ	استرا منہ پہ جو پھرنے نہیں دیتا ہے بجا	محو دیدار سے کیونکر خط قرآن ہوتا
خطا	مونث	رند	تری تیغ کے منہ کا بوسہ لیا	خطا مجھ سے اتنی تو قاتل ہوئی
خفقان	مذکر	صبا	گھر کے دروازے میں زنجیر لگی رہتی ہے	میری وحشت سے اونہیں بھی خفقان رہتا ہے
خلا	مذکر	ناسخ	ہے یہی ترک ہوا ہمکو اگر اے فلسفی	ثابت اپنے عالم دل میں خلا ہو جائیگا
خلخال	مونث	اسیر	اس قدر رویا میں آنکھیں مل کے اس کے پاؤں پر	یار کی خلخال پا گرداب دریا ہو گئی
خلش	مذکر	آتش	بھولتی آنکھیں نہیں اک دم تجھے اے شہسوار	یاد تیری دل سے رکھتی ہے خلش مہمیز کا
خلعت	مذکر	آتش	کس کے داغ دل سے محشر میں ملایا جائیگا	روز اک خورشید کو ملتا ہے خلعت نور کا
خلق لوگ ۱۲	مونث	رند	اک نظر بام پہ آ بت نظر آ جایا کر	دیکھنے کو ترے اک خلق خدا آتی ہے
خم جیسے تلوار کا	مذکر	ناسخ	ہر کجی حال ہے وضع مصاحب سے عیان	وال حیدر کی تواضع پہ ہے خم تلوار کا
خم پیچ ۱۲	مذکر	مومن	شاید کہ دست غیر رہا رات شانہ کش	اوس زلف تابدار میں کچھ آج خم نہ تھا
خم شراب کا مٹکا ۱۲	مذکر	ناسخ	اٹھ کھڑا ہوگا عروج نشہ میں تو دیکھنا	ایک ٹھوکر میں کئی ٹکڑے خم گردون ہوا
خمار نشہ ۱۲	مذکر	ناسخ	شکست پائی ہے توبہ کی طرح اس کو بھی	ہمارے پاس جو آئی کسو خمار آیا

لفظ	تذکیر	استاد	نظیر شعر	
خمیر	مذکر	جان	کمال منہ کا نوالہ نہین ہی بڑی نعمت	خمیر چینی کا بارہ برس مین اوٹھتا ہی
خنجر	مذکر	مومن	اوس روانی سے ذرا خنجر فولاد رہا	بارے اک دم اثر نالہ و فریاد رہا
خندق	مونث	اسیر	وہ زار ہون کہ میرے لیئے وقت قطع عرض	ہر نقش پاے مور ہی خندق حصار کی
خو خصلت ۱۲	مونث	آتش	فرشتہ بھی تجھے کہتے ہین مبشر شاعر	یقین ہوا ملک الموت مین ہے خو تیری
خواب واقعہ ۱۲	مذکر	اسیر	نوجوانی کا نہ پیری مین کبھی ہوش ہوا	خواب دیکھا تھا جو شب صبح فراموش ہوا
خواب نیند ۱۲	مذکر	آباد	قسم مجھے انہین آنکھون کی جھپکی ہو جو پلک	شب فراق مین کس کو نصیب خواب ہوا
خواص	مذکر واحد	ظفر	ٹھہرتے ہی نہین ہین آنچ پر سوز محبت کی	رکھی ہین اس زمانے مین خواص احباب پارے کا
خواص سہیلی ۱۲	مونث	حسن	خواصین جو تھین او روہ ہٹ گئین	بہانے سے ہر کام کے ہٹ گئین
خوان	مذکر	آتش	قل ہو فراق یار مین کس کس کا دیکھیے	تارون کی نقل ہی یہ خوان فلک بھرا
خورشید	مذکر	مومن	کرتے جو مجھے یاد شب وصل عدو تم	کیا صبح کہ خورشید نہ تا شام نکلتا
خوش بو	مونث	رند	ہم سوختہ دلون کے معطر ہوے دماغ	خوش بو جو پھیلی آپکے حقے کی دود کی
خوف	مذکر	گویا	تعلق ہو وے دامنگیر سالک کا یہ ممکن ہی	نہین آب روان کو خوف موجونکی سلاسل کا
خون لہو ۱۲	مذکر	رند	یاد کر کے لب پان خوردہ کی تیرے سرخی	خون دل آج پیا ہی کئی چلو اپنا
خون قتل ۱۲	مذکر	اسیر	حنا وہ ملتے ہین آتنا کوئی نہین کہتا	کہ خون عاشق شیدا حضور ہوتا ہی
خوناب	مذکر	مومن	یہ رنگ آمیزیان کیسی ہین کسکا ڈر ہی دیکھو تو	مجھے تو کچھ نظر آتا ہی یہ خون ناب ہنا سا
خیال	مذکر	غالب	گرچہ معلوم ہی جنت کی حقیقت لیکن	دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے
خیال	مذکر	صبا	پڑے ہین عشق کی کھٹراگ مین ہم آے اعتراض	کسے خیال ہی دھرپد ترانے تروٹ کا

لفظ	رواج	اساتذہ	نظیر شعر	
خیر جیسے خیر مانگنی ۱۲	مونث	آتش	اللہ رے پھر کنا اسیران تازہ کا	صیاد خیر مانگتا ہی اپنے دام کی
باب دال مہملہ				
داد انصاف ۱۲	مونث	مومن	ہی روز جزا کے آنے مین دیر	اب کون دے داد اِس ستم کی
دار سولی ۱۲	مونث	ناسخ	دل کو آس زلف چلیپا مین جو لٹکا دیکھا	نظر آیا مجھے منصور نیا دار نئی
دارو دوا ۱۲	مونث	رند	خاک پا اوس غیرت منصور کی ٹھہری ہے بس	تجھکو دارو سے کلف کیا وہ قمر ملتی نہین
داستان قصہ ۱۲	مونث	اسیر	لازم ہی اجتناب معاصی سے غافلو	کیا داستان سنی نہین قوم ثمود کی
داغ	مذکر	رند	پھر دل مین گھر کیا ہی کسی رشک ماہ نے	دو چار دن سے داغ جگر پھر چمک گیا
دال اناج ۱۲	مونث	اسیر	دانہ خال کا بوسہ وہ کہین دیتے ہین	کچھ کہین دال ہماری کبھی گلنے کی نہین
دالان	مذکر	سحر	ہم بھی رہنے کو ڈھونڈھینگے کوئی قبر کہین	آپ ہی کو ہو مبارک یہ دالان نیا
دام جال ۱۲	مذکر	مومن	ہان جوش طپش پھر چلی جاے گی پر تو	چھٹ جائینگے فرسودہ اگر دام نہ ہوگا
دام قیمت ۱۲	مذکر	ہاشم	گردش چشم ہی تیری تو وہ آشوب جہان	جسنے نظرون مین کئے گردش ایام کے دام
دامن	مذکر	آتش	آتش گل سے کیا ہی گرمی طبیعت کو خمیر	دامن باد بہاری مجھے بھڑکاتا ہے
دانت	مذکر	ناسخ	زہر گیسو کا بہت ہی اور تھوڑا سانپ کا	تیری کنگھی نے صنم ہر دانت توڑا سانپ کا
در دروازہ ۱۲	مذکر	آتش	وحشت دل کا تقاضا ہی نکل چلنے کا	تنگ ہو گنبد گردون کا نہین در ملتا
در موتی ۱۲	مذکر	اسیر	وہ شعر تر مین وصف در گوش مین پڑھتا ہون	سیپی رو رو کے مجھے در اپنے گوش کا
دراج	مذکر	اختر	ہوا پامال تیری چال پر صیاد مین بے پر	عبث دام بلا مین تونے یہ دراج کھینچا ہے
دربار	مذکر	آتش	عشق کا قصہ کہینگے ہم حضور شاہ حسن	وقت شب دربار اگر اپنا مقرر ہو گیا

لفظ	رواج	استاد	نظیر — شعر	
درخت	مذکر	اسیر	وہ کون ہی جسے نعم البدل نہین ملتا	درخت مین نہ رہے گل تو میوہ دار ہوا
درد	مذکر	گویا	اوسنے صندل لگایا ماتھے پر	درد ہونا ہوا مرے سر کا
درد مرض ۱۲	مذکر	غالب	عشق سے طبیعت نے زیست کا مزہ پایا	درد کی دوا پائی درد لادوا پایا
درد تلچھٹ ۱۲	مذکر	آتش	کہتے ہین جسکو عطر یہ مردم گلاب کا	ای ترک دُرد ہی تری جھوٹی شراب کا
درس سبق ۱۲	مذکر	ناسخ	عبوراللہ نے اوسکو دیا ہی علم باطن پر	لیا ہر چند ظاہر مین نہ درس اک حرف ابجد کا
درم فلوس ۱۲	مذکر	آتش	نشانہ تیر تہمت کا ہی میرا اختر طالع	اوٹھاؤن داغ مین وہ آن سماسمجھے درم پایا
درمان علاج ۱۲	مذکر	مومن	درد ہی جان کے عوض ہر رگ و پی مین ساری	چارہ گر ہم نہین ہونیکے جو درمان ہوگا
درماہہ	مذکر	جان	برابر گر نہین نسبت کیے درماہہ ہمارا ہی	غنیمت ہی تمک کی کنکری کا تو سہارا ہی
درنگ	مونث	اسیر	مین مر گیا وہ نہ لایا جواب خط اب تک	خدا ہی جانے کہ قاصد کو کیا درنگ لگی
دروازہ	مذکر	غالب	صبح دم دروازۂ خاور کھلا	مہر عالم تاب کا منظر کھلا
دریا	مذکر	مومن	دم بسمل یہ کس کے خوف سے ہم پی گئے آنسو	کہ ہر زخم بدن سے خون کا دریا نکل آیا
دست ہاتھ ۱۲	مذکر	مومن	دامن اوس کا جو ہی دراز تو ہو	دست عاشق رسا نہین ہوتا
دستار	مونث	ناسخ	سر کو ہنسے جو ہین یہ رندنہ بھر نادان سے	کہہ بہا گئی زاہد تری دستار نئی
دستک	مونث	ظفر	متہم کرکے ظفر کو یہ ہی غیر دن سے وہ پیچھے	کس نے میری در پہ دی دستک بتاؤ کون ہی
دستور العمل	مذکر	اسیر	کیون کسی شاکی دیوان کو دیکھین وقت فکر	حاکم مردہ کا دستور العمل پایا تو کیا
دشت	مذکر	مومن	جہان تنگ ہو ہجوم وحشت نعرض کہ دم پر بسر ہی نہ آئی	کہان ہین جاتا نہ جی ٹھہر تا کہین تو وحشت عدم نہ ہوتا
دشنام گالی ۱۲	مونث	ناسخ	کسی نے جو حیدر کو دشنام دی	تو گویا پیمبر کو دشنام دی

لفظ	جنس	استاد	نظیر شعر	
دعا مناجات ۱۲	مونث	آتش	کسی طرح نہ ٹوٹا طلسم حسرت و یاس	در قبول سے ٹکرا کے سر دعا الٹی
دغا فریب ۱۲	مونث	مومن	دیا علم و ہنر حسرت کسی کو	فلک نے مجھ سے یہ کیسی دغا کی
دفتر طومار ۱۲	مذکر	مومن	پڑا ہی مرنا بس اب تو ہمکو جو اس نے خط پڑھ کے نامہ بر سے	کہا کہ گر سچ یہ حال ہوتا تو دفتر اشعار قلم نہ ہوتا
دفتر حساب وغیرہ ۱۲	مذکر	صبا	اب لف کس حساب میں ہے خط کا دو ورق	سرکار حسن یار کا دفتر بدل گیا
دکان	مونث	ناسخ	بند ہو جائے در توبہ تو زاہد غم نہیں	ہو قیامت بند گر دیکھوں دکان خمار کی
دکھ	مذکر	مومن	کھویا مفت میں دل ہم نے کہ دکھ ہی پایا	قلق ہجر نے کیا کیا نہ مجھے گھبرایا
دل	مذکر	رند	گنجلک نہیں ٹلتی جو کلیجے میں پڑی ہے	دل تجھ سے کسی طور سے دل پر نہیں ہلتا
دلدل کیچڑ ۱۲	مونث	امانت	بند ہیں کس قدر مضمون صفائے تیغ قاتل کے	شعر ولہ زمیں میں دلدل ہوئی ہے اب آہن کی
دلیل	مونث	ناسخ	شبیر کا جو لہو بنا ہے یہ شفق	ادنی سے ہے دلیل مرتبہ اعلیٰ کی
دم جان ۱۲	مذکر	ناسخ	دم بلبل اسیر کا تن سے نکل گیا	جھونکا نسیم کا جو چمن میں سن سے نکل گیا
دم نفس ۱۲	مذکر	اسیر	ساربان ناقہ لیلی کو نہ دوڑا اتنا	تھک کے دم قیس حزیں نے پس محمل توڑا
دم حقہ کی کش ۱۲	مذکر	نکہت	دم میں افلاک پر قدم مارا	حقہ کا کڑکڑا کے دم مارا
دماغ بو شمیدن ۱۲	مذکر	غالب	غم فراق میں تکلیف سیر باغ نہ دو	مجھے دماغ نہیں خندہ ہائے بے جا کا
دماغ غرور ۱۲	مذکر	رند	کیا پست فطرتوں کی رسائی ہو تم تلک	واقف ہوں میں دماغ تمہارا بلند ہے
دن	مذکر	آتش	روز سیاہ ہجر میں میرے جلے چراغ	پروانوں کو نصیب ہوا دن وصال کا
دنیا	مونث	رند	گزرے جب دم ہم دنیا سے	ہم نے جانا دنیا گزری
دوا دارو ۱۲	مونث	رند	نصیب شربت عناب لب نہیں ہوتا	میں وہ مریض ہوں جس کی دوا نہیں ہوتی

لغات	رواج	اسماء	نظیر شعر	
دوات	مونث	اسیر	میں صفت زلف م گر یہ لکھ نہیں سکتا	شمول اشک سے پھیکی دوات اتنی ہے
دوال انگیا کی ۱۲	مونث	رنگین	پسر یار دونوں طرف کی ہیں لین ہر ہر دوال	ٹولی اودھی ہر ایک کی دوسری مغلانی
دوپہر	مونث واحد ۱۲	رند	یار سے وعدہ ملاقات کا ہے بعد زوال	دوپہر آج کسی طرح نہیں ڈھلنے کی
دو جہان	مذکر واحد ۱۲	آتش	نقاب اوس لٹ کے وہ دیدار عام کرتے ہیں	قیامت آئی اٹھا ہے دو جہاں ہوتا
دود دھوواں ۱۲	مذکر	اسیر	دعوی نہ کس سے کرتا کہ روز بازپرس	چھپ ہی قاتل یہ دود نالہ دل اوٹھا
دودھ	مذکر	اسیر	جانب میکدہ گیا وہ ستم ایجاد آیا	میکشو دودھ چھٹی کا تمھیں یاد آیا
دور گردش ساغر ۱۲	مذکر	ناسخ	ہجر میں گر بجا نشہ ہوتا ہے خمار	باعث دوراں ہے دور ہے پھر جام کا
دور حکومت ۱۲	مذکر	اسیر	اے قیس عمل وادی وحشت سے اوٹھا لے	تھا پیش ازیں دور ترا اب ہے ہمارا
دور دور انکار ۱۲	مذکر	صبا	خوب عاشق کا پاس کرتے ہو	ہر گھڑی دور دور ہوتا ہے
دوران	مذکر	رند	بادہ گلگوں میں افیون کا اثر ہو جائیگا	دور ہے یاریں دوران سر ہو جائیگا
دوربین	مونث	اسیر	ہر طرح محرم نظارہ رہے جاتے ہیں ہم	بام پر آتے ہیں تو دوربین ملتی نہیں
دولت سرا	مونث	ناسخ	بچیے اے غافلو سیل حوادث سے نہیں ممکن	گرہ بالفرض اگر دولت سرا تعمیر لوہے کی
دھار	مونث	رند	تیغ ابرو کے مضامین ابھی کرتے ہیں تلاش	راہ چلتی ہے مجھے دھار پہ تلواروں کی
دھڑ جسم ۱۲	مذکر	آتش	پیچھے ہٹا نہ کوچہ قاتل سے اپنا پاؤں	سر سے تڑپ کے چار قدم آگے دھڑ گیا
دہلیز	مونث	رند	توبہ کبھی بھول کے بھی سجدہ نہ کیجیے	دہلیز ہو جو قبلہ حاجات آپ کی
دہن منہ ۱۲	مذکر	مومن	نسبت عیش ہوئی نزع میں گریاں یعنی	ہے یہ رونا کہ دہن گور کا خندان ہو گا
دھن راگ ۱۲	مونث	امانت	شہرا رہے جلایا کی صفت جب میں نے گانے کی	اوتاری و فصحا و بیک دھن میں آنے ترانے کی

لفظ	رواج	استاد	نظیر شعر	
دھنک مصالح ۱۲	مونث	ظفر	محرم ہے حباب آب رواں سورج کی کرن ہے اوس پہ بنت	جالی کی کرتی ہے وہ بلا گوٹے کی دھنک دیکھو ہوئی
دھنواں	مذکر	اسیر	تیرے فروغ حسن نے کھویا غبار خط	روشن ہوئی جو آگ تو غائب دھنواں ہوا
دھوپ	مونث	اسیر	ہمکو بھی ہوتی ہے امید زوال تپ غم	دھوپ دیوار سے جب چڑھ کے اوتر جاتی ہے
دھوم	مونث	اسیر	روح میری نے بھی تن کو مرے چھوڑا نہیں	دھوم ہے گلزار جنت میں مبارکباد کی
دھووں	مذکر	آتش	عمر خضر سے اوس کی زیادہ ہو زندگی	دھووں پیئے جو یار کی زلف دراز کا
دھیان	مذکر	آتش	دھیان رہتا شعر ہے اوس لب مغرور کا	فکر سے نزدیک ہو جاتا ہے مضموں دور کا
دیا چراغ ۱۲	مذکر	بحر	دوا لی اس نے بھری جاں پہ بوجھ بیٹھے ہیں	چراغ گور ہمارا دیا ہے جگمگٹ کا
دید	مونث	ناسخ	دید قاتل دیر تک کی گو ہوئی ایذا مجھے	ہوں بہت ممنون احسان خنجر بے آب کا
دیدار	مذکر	رند	عمر بھر کی جو تمنا تھی سو وہ بر آئی	مرتے دم شکر ہے دیدار تمہارا دیکھا
دیہہ درنگ ۱۲	مونث	مومن	مرے جنازہ پہ آنے کا ہے ارادہ تو آ	کہ دیر اوٹھانے میں کیا ہے قضا کے آنے کی
دیکھ بھال	مونث	صبا	حیف ہیں اون کا آئینہ نہ ہوا	خوب ہی دیکھ بھال کی ہوتی
دیگ	مونث	اسیر	سوزش دل میں نہ نکلیگی ہے من سے مرے اف	آنچ ہو لاکھ کڑی دیگ اوبلنے کی نہیں
دین	مذکر	مومن	ساتھ دل کے کھو دیا کیا دین بھی	نذر اوس بت کے کیا کیا دین بھی
دیو	مذکر	آتش	ہیں نے لیا بغل میں پری وصال کو	دیو فراق کشتی میں مجھ سے پچھڑ گیا
دیوار	مونث	ناسخ	شب بیٹھیں ہیں نئی بیٹھیں ہیں یار آئے	روز بنیاد ریختے کی اوٹھتی ہے دیوار نئی
دیوار	مونث	اسیر	عالم فقر میں جمعیت ساماں نہ ہوئی	در اگر تھا مرے ویرانے میں دیوار نہ تھی
دیوان کتاب ۱۲	مذکر	ناسخ	ہر بیت میں اک شاہد معنی کی ہے تصویر	ناسخ ہے مرقع نہیں دیوان ہمارا

لفظ	تذکیر	اسم	نظیر شعر	
دانو	مذکر	اختر	آپ نے سید صا دانو ڈالا ہے	یہ تشنبا نیا نکالا ہے

باب دال ہندی

لفظ	تذکیر	اسم	نظیر شعر	
ڈاک	مونث	ظفر	کر اشکوں کی ڈاک ہی چشم تر بہتیری آتی ہے	تسلی ہو نہ ہو دل کی خبر بہتیری آتی ہے
ڈانڈ	مونث	اختر	لٹو ہوتا ہو نہ تیرے حسن پہ اے شاہ سوار	ڈانڈ تیرے کی عجب ناز سے لٹکائی ہے
ڈانک	مذکر	آتش	اوڑا یا یان کی تحریر نے اور اوس کے دانتوں کو	نگین کا رنگ چمکا دے مقرر ڈانک کندن کا
ڈر	مذکر	مومن	کہ جو وہاں پھر چلو تو ڈر کس کا	ہوش رکھتے ہین بے خبر کس کا
ڈکار	مونث	اسیر	ہماری بیڑیوں کے غل سے ڈر گئی دشت	ہرن کے کان ہو گئے خبر کو ڈکار آئی
ڈنک نیش ۱۲	مذکر	اسیر	تمیز اسفل و اعلی نہین آتی ہے موذی کو	برابر نیک و بد کے واسطے ہے ڈنک بچھو کا
ڈورا رشتہ ۱۲	مذکر	ناسخ	صوفی جو ہین نماز کرینگے بجائے رقص	ڈالینگے ڈورا سبحہ مین تار رباب کا
ڈول	مذکر	اختر	ہمسر کے پاؤن ٹوٹ چکے دشت فکر مین	کچھ ڈول ڈالا آج تو ہم نے رضا کا
ڈھال	مونث	اسیر	سیاہ بخت کو ہوتا نہین فروغ نصیب	وہ چاند چاند نہین ہے جو ڈھال کھینچ [illegible]
ڈھب	مذکر	ظفر	ڈھب رونے کا تری بزم مین اک آن بنا	مجھ پہ یارون نے لیا پہلے ہی طوفان بنا
ڈھنگ	مذکر	ناسخ	تم چھپ کھٹ مین ہم جنازے پر	کیا نکالا ہے ڈھنگ سونے کا
ڈھئی	مونث	آتش	سائے نے ڈھئی جو تیرے آستانے پر	در سے اوٹھا کے ہم پس دیوار لے چلے
ڈھیر تپر ۱۲	مذکر	وزیر	بلبل چمن مین گل کی روش بس خموش رہ	مجھ بے نوا فقیر کا یہان ڈھیر ہو گیا
ڈھیر تودہ ۱۲	مذکر	اسیر	بعد مردن بھی نہ جائیگی کبھی ہر گشتگی	چاک کی صورت پھر لگا ڈھیر میری خاک کا

باب ذال معجمہ

لفظ	جنس	نام	نظیر شعر	
ذات قوم۲	مونث	رند	چار دن زیست کے ہے جو چاہے سو کھالے رند	پیش ازین خاک کے پتلے کی کوئی ذات نہ تھی
ذات منصب۲	مونث	رند	کیا تکلف تھا بھلا قیس مین مجھ مین جنون نہین	عاشقی جیسے مین اوس کے نہ تھی کچھ ذات نہ تھی
ذقن زنخدان۲	مذکر	وزیر	ہے صفائی کے سبب عکس لبون کا اس پر	خط سے یہ سبز نہین ہے ذقن سرخ ترا
ذکر تذکرہ۲	مذکر	مومن	کس کو دیتے تھے گالیان لاکھون	کس کا شب ذکر خیر تھا صاحب
ذوالفقار	مونث	اسیر	ذقن کے بدلے پڑا ہاتھ اوس کے ابرو پر	بجا سبب ہے کہ ہاتھ ذوالفقار آئی

باب رای مہملہ

لفظ	جنس	نام	نظیر شعر	
رات	مونث	ناسخ	نور مہتاب ہی دھوئین کے مثال	ہائے کیا آج رات کالی ہے
راز	مذکر	آباد	باتین کرنے مین تمہین نیند چلی آتی ہے	راز آنکھون سے کھلا رات کی بیداری کا
راس	مونث	نسیم	کہنا تھی غرض کہ راس اس کی	پوری ہوئی وہ آس اس کی
راغ جنگل۲	مذکر	صبا	اے جنون تیرے واسطے سب ہین	باغ کس کا ہے راغ کس کا ہے
راگ	مذکر	اختر	بہت گاتے ہین غیر دمین دمساز تیرے ہین	سنا ہے تجھے بے وقت کیون وہ راگ گوری کا
رال لعاب دہن۲	مونث	رند	کس قدر تجھ کو حسین پیدا کیا اللہ نے	اوپری تجھ پر نہ کیونکر رال ٹپکے حور کی
ران	مونث	اختر	بھر گیا دل تو زیادہ کہین شرمائین نہ آپ	آپ نے ران عبث زانو سے سرکائی ہے
راہ راستہ۲	مونث	رند	زندگی کے کس لیے صدمے اوٹھاتا ہے عبث	راہ کیا جانے کی جانو جہ گر ملتی نہین
راہ سلسلہ۲	مونث	رند	پھر ملاقات کا بھی کوئی تو ٹھہریگا طریق	راہ تو نکلے کہین اس سے شناسائی کی
راہ انتظار۲	مونث	امانت	للہ قدم شرم کے کوچے سے نکالو	بازار مین ہم دیکھتے ہین راہ تمہاری
رایت علم۲	مذکر	ناسخ	ہو مبارک تا صدسی سال چتر سلطنت	سایہ افگن ہو صد رایت علم بردار کا

لفظ	رواج	اوستاد	نظیر — شعر	
رُت بہلا ١٢	موءنث	صبا	جھولا جھلوئینگے لیجاکے چمن مین تجھ کو	رت کہین آے تو اے حورلقا ساون کی
رحم	مذکر	موسن	غصے کے بدلے رحم نہ کھایا	کچھ بھی خدا کا خوف نہ آیا
رُخ جیسے مکان ١٢	مذکر	ظفر	جدھر سے ہوتے تھے نظارہ آے یار ظفر	وہ رخ بھی یار نے اپنے مکان کا بدلا
رُخ چہرہ ١٢	مذکر	ظفر	جام مے مین رخ ساقی جو نظر آہی گیا	گھر مین خورشید کے گویا کہ قمر آہی گیا
رخت لباس ١٢	مذکر	ناسخ	پہنا دیا ہی خلعت زر اوسکے نور نے	رخت سیاہ دور شب تار نے کیا
رخسار	مذکر	غالب	پوچھ مت رسوائی انداز استغناے حسن	دست مرہون حنا رخسار رہن غازہ تھا
رخش	مذکر	رند	پیدا ہوے جس رخش کسی شہسوار کا	آنکھون کو انتظار رہا اوس غبار کا
رِدا چادر ١٢	موءنث	آتش	شب فراق مین مینے جو سنہ لپٹیا ہے	خیال وصل مین پہرون نہین ردا اوٹھی
ردیف	موءنث	ظفر	بدل کے قافیہ لکھو غزال اک اور ظفر	مگر ردیف ہو ساری یوہین برابر کی
رسم طریق ١٢	موءنث	اسیر	قاتل کو وقت ذبح تماشا دکھائین کیا	ہم کو تو رسم یاد نہین اضطراب کی
رسم عادت ١٢	موءنث	ناسخ	ہی معطل اب زبان خامہ اور اپنی زبان	رسم کی موقوف اوسنے نامہ و پیغام کی
رسم و راہ	موءنث	ظفر	ہم اون سے مانگتے بوسہ بھی نقد دل دیکر	جو لین دین کی کچھ رسم و راہ پڑجاتی
رسن	موءنث	اسیر	گیسو ہوے سپید مگر ناز رہ گیا	بل اب تلک وہی ہی رسن گو کہ جل گئی
رسید	موءنث	اسیر	برسون گلی مین یار کی قاصد پڑا رہا	نکلا جو خط تو خط کی عنایت رسید کی
رشک حسد ١٢	مذکر	سالک	کیا رشک عرشیون کی مجھے پایگاہ کا	زایر ہون آستان حبیب الہ کا
رضا	موءنث	اسیر	جنان مین تو ہمین لیجاے یا جہنم مین	وہی رضا ہے ہماری جو ہی رضا تیری
رطل	مذکر	ظفر	ساقی ہی نشہ آنکھون مین معمول سے ہلکا	نظرون مین ہی اب رطل گران بھوسے ہلکا

لفظ	زبان	اسم	نظیر	
			شعر	
رعیت	مونث واحد ۱۲	اسیر	شریک حال عالم ہی جو انسان نیک سیرت ہو	رعیت کم نہین ہی فوج سے سلطان عادل کی
رفتار	مونث	ناسخ	بول چال ایسی کسی کی بھی نہین دنیا مین	تیری گفتار نئی ہی تری رفتار نئی
رفو	مذکر	ظفر	خدا نہ دے تجھے ناخن جنون کے ہاتھون	ہمیشہ چاک جگر کا رفو بگڑتا ہے
رفع	مذکر	داغ	صلح دشمن سے کبھی لینگے ترے چاہنے والے	جس طرح سے ہو غرض رفع ملال ہو جائے
رقص	مذکر	آتش	موسم گل کی ہوا پلوا کے مے کرتی ہے مست	رقص دکھلا دیتا ہے ابر کرم طاؤس کا
رکن	مذکر	اسیر	طاعت مین دہیان ہی کسی قد رازِ کا	اعظم یہی ہی رکن ہماری نماز کا
رگ	مونث	ناسخ	کمال آے غیرت گل ہی تری ناز سے پتلی	رگ گل بھی نہین باغ جہان مین اس قدر پتلی
رم	مذکر	مومن	جوشش قلق نے اوس کو بھی دیوانہ کر دیا	پہلے تو ورنہ طبع تحمل مین رم نہ تھا
رن میدان جنگ ۱۲	مذکر	دبیر	کس شیر کی آمد ہی کہ رن کانپ رہا ہی	رن ایک طرف چرخ کہن کانپ رہا ہی
رن جنگ ۱۲	مذکر	اسیر	گلستان مین جو ترا ظل بدن پڑتا ہے	بلبل آپس مین یہ لڑتے ہین کہ رن پڑتا ہی
رنج	مذکر	اسیر	الٰہی مجھکو موت آئی میرے دلکو موت آئے	کہ بیمار ہی بدتر رنج ہی بیمار داری کا
رنج و محن	مذکر	امانت	پیچھے بھول گئے رنج و محن یاد آیا	رو دیا مین نے قفس مین جو چمن یاد آیا
رنگ طور ۱۲	مذکر	صبا	باغ عالم مین جو آہو نکا یہی عالم ہی	اے صبا اور ہی کچھ رنگ ہما کا ہوگا
رنگ لون ۱۲	مذکر	ناسخ	جو سرخی آتی ہی عکس شفق سی بھی مرے سینہ پر	حسد سے رنگ ہوتا ہی مبدل چرخ گردان کا
رنگت	مونث	داغ	شبنم سی شب ہجر کی ظلمت نہیں جاتی	سو شوب پڑین بھی تو رنگت نہین جاتی
رنگ ڈھنگ	مذکر	ظفر	گر نہ پہلے رنگ ڈھنگ اس غنچہ لب کا دیکھین	کیہ کہ دل ٹکلے ہین جب تک اسکے نہ ڈھنگ کا دیکھین
رو	مونث	ظفر	لاکھ تم منع کرو جب کہ بھر آئیگا یہ دل	ناصحو آنسوؤن کی چشم مین رو ہے کی

لفظ	رواج	استاد	نظیر — شعر	
رو رخ ۱۲	مذکر	آتش	حسن سے قدرت خدا کی رو نظر آیا مجھے	ریش پیغمبر ترا گیسو نظر آیا مجھے
رواج	مذکر	اختر	حکم رانی ہی حسن کی اے عشق	سکۂ داغ کا رواج ہوا
روپ طور ۱۲	مذکر	ناسخ	صبح فرقت نے دکھایا روپ سارا شام کا	آفتاب صبح کو سمجھا میں تارا شام کا
روح جان ۱۲	مونث	وزیر	بعد از فنا جو قبر پہ آئے دوا ے وزیر	پہونچانے اون کو روح میری دور تک گئی
روح ست ۱۲	مونث	داغ	ہمارا درد دیکھا جاے کس سے	ہمیشہ روح کھنچتی ہے دوا کی
رود ندی ۱۲	مذکر	میر	کیا روداد کہیں ہم اپنی گریہ زار محبت میں	رونا سا کوئی رود ہے ہیں آنکھوں سے رود ایک بہا
روداد	مونث	ظفر	منہ دیکھی ہے جو آینہ حیرت سے تمہارا	ہم جب سے ظفر کہتے ہیں روداد تمہاری
روز روزینہ ۱۲	مذکر	ظفر	بوسہ روز آپ نے ٹھہرایا تو دو روز کا روز	کیوں گھٹاتے ہو تم اے عاشق دل سوز کا روز
روز دن ۱۲	مذکر	آتش	حسن جمال سے ہے زمانے میں روشنی	شب ماہتاب کی ہے تو روز آفتاب کا
روزن	مذکر	مومن	زخم بھی مرہم زخم کہن ہے چارہ گر	بند تیر یار سے سینے کا روزن ہو گیا
روغن تصویر کا ۱۲	مذکر	اسیر	ہو چکا تھا گل چراغ زندگانی ہجر میں	کام روغن آ گیا لیکن تری تصویر کا
روغن ڈھال کا ۱۲	مذکر	گویا	تیرے عکس رخ سے ہے خوشبو سپر کے پھول میں	روغن گل بن گیا ہے صاف روغن ڈھال کا
روغن تیل ۱۲	مذکر	وزیر	نظر سے گر بیمار اون کے ہو گئیں آنکھیں	تصدق کے لئے بھیجوا اون روغن آنکھ کے تل کا
روگ مرض ۱۲	مذکر	آتش	وعدہ خلاف یار سے کہیو پیامبر	آنکھوں کو روگ ہو گیا ہے انتظار کا
رومال	مذکر	صبا	دولت فقر ہو اے منعمو اور کمی ہو	فخر کیا ہے جو دوشالہ ہوا رومال ہوا
رونق	مونث	مومن	وہ کوچہ ہے اشک خون سے گلزار	رونق ہے یہ ساری اپنے دم کی
رویان رونگٹا ۱۲	مذکر	اسیر	بدلے پانی کے اگر خاک چھنے بدلا ہے	ایک رویان نہ ہو مسلام ہے ہمارا نی کا

لفظ	رواج	نام	نظیر شعر	
ریاض	مذکر	اسیر	جتبک ہی راست قامت شمشاد آخدا	پھولے ریاض حسن مرے سرو ناز کا
ریش ڈاڑھی ۱۲	مونث	ظفر	یہ عمر ہم نے بسر سب شراب مین کی ہی	سفید ریش نہین آفتاب مین کی ہی
ریگ	مونث	اسیر	جگہ گشتی پہ ہی یارب کس شیرین شمایل کی	جو شربت آب دریا ہی تو شکر ریگ ساحل کی
		باب زای معجمہ		
زاغ کوا ۱۲	مذکر	ظفر	گرے جو خال صنم سے ہمارے ہم چشمی	تو بن ہی جا مقرر وہ زاغ پتھر کا
زاغ کمان کا ۱۲	مذکر	صبا	خال ابرو یار کا کتنا طرہ کے پاس ہے	خوف زخم تیر کا زاغ کمان رکھتا نہین
زانو	مذکر	رند	مشغلہ تھا یہ شب ہجر مین مہ روا پنا	سینہ و سر کبھی پیٹا کبھی زانو اپنا
زبان جیبھ ۱۲	مونث	مومن	نہ انتظار مین یہان آنکھ ایک آن لگی	نہ ہائے مین تالو سے شب زبان لگی
زخم	مذکر	وزیر	ہون وہ بیکس مرے لاشے پہ نہ روئیگا کوئی	زخم تن بھی مرے حال پہ گریان ہوگا
زر مبلغ ۱۲	مذکر	صبا	خاک حاصل ہی اس سے مردون کو	زر جو صرف قبور ہوتا ہے
زر سونا ۱۲	مذکر	مصحفی	کندن سے رنگ کو ترے پہونچا ہی کب میان	جاوے مین گرچہ ہی زر خورشید ڈھڈھا
زرہ	مونث	اسیر	ڈر گیا اس جبر تیغ ابرو کی خمدار سے	آینہ پہنے ہی جوہر سے زرہ فولاد کی
زعفران	مونث	آتش	زردی نے میری رنگ کی مجھکو رلا دیا	ہنسوائے جو کسی کو یہ وہ زعفران نہ تھی
زک	مونث	نصیر	چمن مین اوس کی کمر نے یہ کل لچک کھائی	کہ شاخ گل نے سر ہمسری سے زک پائی
زکام	مذکر	اختر	جو درد سر ترا صندل سے کم ہوا جانان	تو سرد مہری سے افزون مرا زکام ہوا
زگال کوئلہ ۱۲	مذکر	ناسخ	ہوا ہون خال رخ یار دیکھکر حیران	سیاہ آگ مین کیون کر زگال رہتا ہے
زلف	مونث	آتش	آیینے نے رخ انور پہ اجارہ باندھا	شانے کے حصے مین زلف پریشان آئی

لفظ	رواج	اُستاد	نظیر — شعر	
زمرد	مذکر	آتش	رشک سے تیرے زمرد خاک مین ملجائیگا	سبزۂ پر اوس گوش کے فیروزہ ہیرا کھائیگا
زمین زمین شعر ۱۲	مونث	اسیر	گلشن کسی نے مول لیا ہے کسی نے گھر	ہم نے زمین شعر جہان مین خرید کی
زمین	مونث	مومن	جنون مین بھلا کوئی کیا خاک اوڑائے	کہ ایک جنبش ہی مین زمین ہو چکی
زنار	مذکر	وزیر	کافر ہوا ہون پی کے مئی عشق بت وزیر	زنار مجھ کو چاہیے موج شراب کا
زنار	مونث	وزیر	اوس بت بے دین پہ ہم دیندار بھی مرنے لگی	برہمن نے زنار پہنا دی کفن کے تار کی
زنجیر	مونث	ناسخ	ناسخ ضعیف بھاری ہی زنجیر آہنی	کافی ہی اُس کی قید کو زنجیر یار کی
زندان	مذکر	ناسخ	ایسے لاغر جو نہ ہوتے تو سماتے کیون کر	تنگ ہی خانہ زنجیر سے زندان اپنا
زنگ جرم ۱۲	مذکر	ناسخ	کدورت اپنی چہرونکی نظر آتی ہی لوگونکو	تماشا ہی کہ اُلٹے آینے مین زنگ ٹھہرایا
زنگ جرس ۱۲	مذکر	ناسخ	مری لیلی کو یہان اگر لائے	باندھون ناقے مین زنگ سونے کا
زور قوت ۱۲	مذکر	آتش	زندہ اُن آنکھون کی کشتے کو نہ دہ کب کر سکے	اوس مسیحا پر زور چل سکتا نہین اعجاز کا
زہر	مذکر	داغ	مین مرگیا جو وہ لب جان بخش ہل گیا	یارب قُم مسیح مین کیا زہر مل گیا
زہراب	مذکر	ظفر	ترے بھیگے ہوئے گیسو سے یہ بوندین نہین چھٹتین	وہان ہے مار زہراب جان من ٹپکتا ہی
زہرہ ستارہ ۱۲	مونث	صبا	دم رقص اوس نے جو کی زلف وا	تو زہرہ اسیر سلاسل ہوئی
زیان	مذکر	مومن	دیت مین روز جزا لے رہینگے قاتل کو	ہمارا جان کے جانے مین بھی زیان نہ ہوا
زیب	مونث	اسیر	تجھ سے ہی اے رشک چمن زیب چمن بڑھتی ہی	سرو کی طرح ہر اک شاخ سمن بڑھتی ہی
زیست	مونث	مومن	تیرے بن زیست کس کو بھاتی ہی	نام مردن سے لذت آتی ہے
زین کاٹھی ۱۲	مذکر	آتش	دم بھی اُس نے ہمارے اودھر مین لینے نہ پائے	آتے ہی یہان توسن عمر روان بر زین ہوا

لفظ	رواج	شاعر	نظیر شعر	
زیور	مذکر	اسیر	زرگر کا تیرے ہاتھ جو پونہچے سپہر تک	زیور بنا کے لائے زر آفتاب کا
			باب سین مہملہ	
ساتھ رفاقت ۱۲	مذکر	اسیر	یا اللہ کس لڑائی مین نہ آئے کام احمد کے	حقیقت مین وہ تنہا ساتھ دیتا ہی بہادر کا
ساتھ رفیق ۱۲	مذکر	ناسخ	تو بھی غضب ہے تفرقہ انداز اے اجل	دم بھر مین چھوٹ جاتے ہین سو سو برس کے ساتھ
ساتھ [illegible] ۱۲	مذکر	برق	اسی صورت سے ہم ہر دم جو خط شوق بھیجینگے	اوڑیگا ساتھ دروازہ پر اوس گل کے کبوتر کا
ساز ساماں ۱۲	مذکر	نسیم	مرسوم تھے جس طرح کے انداز	شادی کا خوشی خوشی کیا ساز
ساز باجہ ۱۲	مذکر	سحر	فرقت مین ہنسی نے چھیڑا دل نالان کو	ناساز ہوا ہم کو محفل مین جو ساز آیا
ساعد	مذکر	سالک	صبح واعظ نے بیان کی روشنی شمع طور	خواب مین دیکھا تھا شب کو مین نے ساعد یار کا
ساغر پیالہ ۱۲	مذکر	ناسخ	نشۂ عرفان نہین [illegible] ولا ہی قیل و قال	تا نہ ہو لبریز ساغر بے صدا ہوتا نہین
ساغر	مذکر	ناسخ	لبریز اوس کے ہاتھ مین ساغر شراب کا	بنتا ہی عکس رخ سے کٹورا گلاب کا
سال برس ۱۲	مذکر	ناسخ	دشت سے کب وطن کو پونہچونگا	کہ چھٹا اب تو سال آ پونہچا
سالگرہ	مونث	دبیر	تیر سے زخمی یہ ہوگا تری ماں روئیگی	اس کی دنیا مین یہی سالگرہ ہوئیگی
سامان	مذکر	مومن	کس کام کے رہے جو کسی سے رہا نہ کام	سر ہو گیا غرور کا سامان نہین رہا
سان سنگ صیقل ۱۲	مونث	ناسخ	اوس بت کو آفتاب پرستی بہانہ ہے	تیغ نگہ کو چاہیے سان آفتاب کی
سانپ	مذکر	ناسخ	عشق گیسو مین یہ عالم ہی دل بے تاب کا	نالۂ پیچان جو ہی اک سانپ ہی سیماب کا
سانس دم ۱۲	مونث	ذوق	کیا آئے تم جو آئے گھڑی دو گھڑی کے بعد	سینے مین ہوگی سانس اڑی دو گھڑی کے بعد
سانس	مونث	ظفر	ہمیشہ ہی چپ رہے ہم کبھی جو ٹھنڈی سانس	بھری بھی ہم نے تو ہو کر بتنگ جان سے بھری

لفظ	جنس	شاعر	نظیر شعر	
سانگ	مذکر	مصحفی	بہروپ ہے یہ جہان کہ جس مین	ہر روز بنے ہے یک نیا سانگ
ساون	مذکر	ظفر	کیا ہی باندھی ہے تری چشم نے اشکوں کی جھڑی	کبھی ایسا نہ برستے ہوئے ساون دیکھا
سبب باعث ۱۲	مذکر	مومن	محمد کے سایہ نہین کیا سبب	کہا اوس نے مت پوچھ اوس کا سبب
سبحہ تسبیح ۱۲	مونث	ناسخ	فصل گل مین اس قدر ہے میکشون کا دور دور	سبحہ زاہد نے بنائی دانہ انگور کی
سبق	مذکر	مومن	کچھ نہ سیکھو سکھا دیا دل نے	سبق اولٹا پڑھا دیا دل نے
سبو کلیہ ۱۲	مذکر	وزیر	دل کو کیا گداز محبت کی آگ نے	پختہ ہوا سبو جو مرا خام ہو گیا
سپر ڈھال ۱۲	مونث	صبا	تیغ حسن یار کی کیا تاب لائے آفتاب	منہ پہ لینے کے لئے کس دن سپر ملتی نہین
سپہ لشکر ۱۲	مونث	ظفر	ہراسان ہے دل عاشق کبھی آئی فوج مژگان کی	کچھ ایسا ہے یہ برگشتہ سپہ سے اولٹی سیدھی ہو
سپہر	مذکر	اسیر	سپہر کینہ جو دیکھا ہے تم نے اپنے نالون کا	یہ فیل بے جگر کب سامنا کرتا ہے بھالون کا
ستار	مذکر	رند	چھیڑ در پردہ جان عاشق سے	اوس پری کا ستار کرتا ہے
ستم ظلم ۱۲	مذکر	سحر	جب اکبر مغموم کا دم ٹوٹتا ہے	سب کہتے تھے سرور پہ ستم ٹوٹتا ہے
ستم	مذکر	اسیر	سامنا کیا دل شکستہ سے ہو چرخ پیر کا	ٹوٹ جاتا ہے لڑائی مین ستم شمشیر کا
ستون	مذکر	ظفر	گرز سے تھم گیا یہ فلک میری آہ سے	دیکھو تو کیا ستون ہے سقف کہن لگا
ستھراؤ	مذکر	ظفر	انداز جدھر ہے وہ قدم پاؤں پڑ گیا	کوسون ادھر دلون ہی کا ستھراؤ پڑ گیا
سجاوٹ	مونث	رنگین	سب سے گفتار جدا ہی سب سے نرالی نک سک	وانت تصویر ہین سبھی کی سجاوٹ خاصی
سج	مونث	جرات	ابر رہیں یا چڑھی نکھر رہے بال ادھر ہوئی گات	سج دیکھو کیا ہے سینے ادھون دھار نکالی
سج دھج	مونث	ظفر	کٹ جائے ابھی ارہ غیرت سے چمن مین	سج دھج یہ اگر دیکھ لے شمشاد تمہاری

لفظ	تذکیر	استاد	نظیر — شعر	
سجدہ گاہ	مونث	وزیر	نہین اوٹھتا ہی سر سجدے سے میرا	نگر ہی سجدہ گاہ اوس خاک پا کی
سحاب ابر۱۲	مذکر	صبا	نہ برشکال مین جب تک شراب پلوائی	بلا کی طرح سے سر پر مرے سحاب رہا
سِحر جادو۱۲	مذکر	نسیم	بوا لٹھا اگر گوش ساز ایک ہی افسون مین وا	سامری نے سحر سیکھا ہی تری تقریر کا
سَحَر صبح۱۲	مونث	صبا	امیدِ زیست کسی کو ہی فراقِ جانان مین	نہوا اگر شبِ غم کی سحر نہین ہوتی
سخن	مذکر	نسیم	بر کس ہی مضمون نازک مین تو کامل اے نسیم	شہرۂ آفاق تیرا بھی سخن ہو جائیگا
سُدھ	مونث	ناسخ	تمھاری نرگس بیگون سے زمانہ بدمست	سدھ کسی رند کو کب خانۂ خمار کی تھی
سر	مذکر	گویا	صندلی رنگ پہ مین مر ہی گیا	درد سر کس کا یہان سر ہی گیا
سرا	مونث	اسیر	دلِ سوزان مین ہمارے نہ قدم رکھ اے غم	کوچ کر جلد مسافر یہ سرا جلتی ہی
سراغ	مذکر	ناسخ	کس کی ہم جستجو مین نکلے تھے	نہین پاتے کہین سراغ اپنا
سرانجام	مذکر	مومن	کیا کیا سرانجام اسباب سور	کہ صرف چراغان ہوئی چشم حور
سُرت سدھ۱۲	مونث	رنگین	گانا تو نہین آتا بہلاتی ہون جی اپنا	ہون کی سے نہ مین واقف ہی سُرت نہ کچھ سر کی
سرپٹ [illegible]	مونث	جلال	جب سے کی لگائی کھیل مین نیزہ او سے مارا	سر وہی بنگئی جب ہاتھ مین قاتل نے سرپٹ لی
سرحد	مونث	اسیر	عبرت نے کہا بنی جو تربت	سرحد ہی یہ ملک آرزو کی
سرچوٹ	مونث	ناظم	رگِ جان رہتی ہی مشتاق اسی خنجر کی	شیشۂ دل کو ہی سر چوٹ اسی پتھر کی
سرخاب	مذکر	اختر	گجر جو سنتے ہین وصلت مین دل دھڑکتا ہے	جب آئی شام کی نوبت وہین اڑا سرخاب
سرسام مرض۱۲	مذکر	وزیر	ہو یا تپ فراق سے بکنے لگا رقیب	نکلا مرا بخار دوسرے سرسام ہو گیا
سرسون اناج۱۲	مونث	ذوق	کیا ساغر زرین کو کیا جلد مہیا	ساقی نے تو سرسون ہی ہتیلی پہ جمائی

لفظ	جنس	استاد	نظیر — شعر	
سرشک	مذکر	نسیم دہلوی	اوٹھے شعلے دروسینہ سے تعظیم فرقت مین	سرشک پیدا استقبال کو تا آستین آیا
سرکار	مونث	ناسخ	خوش ہو تم کو اگر قدر پرانون کی نہین	ڈھونڈھ لینگے اجی ہم بھی کوئی سرکار نئی
سرکنگبین	مونث	ظفر	میری دوا تو شربت دیدار یار ہے	نسخے مین کیون طبیب نے سرکنگبین لکھی
سرگزشت	مونث	مومن	کہا جو مین نے کہ مت پوچھو سرگزشت مری	جب آپ جائے کو ہوتی ہے کیسی ان کی لگی
سرنگ	مونث	اسیر	نہین ہے غم جو مرے ساتھ قبر تنگ لگی	کہ باغ خلد مین اس جا سے ہے سرنگ لگی
سرو	مذکر	مومن	دل مین اتنا تو سمایا ہے کہ جی جاتا ہے	سرو نوخیز ترا انگشت نما ہوتا ہے
سرو چراغان	مذکر	آتش	کیا بیان عالم زوال حسن خوبان کا کرون	روشنی جاتی رہی سرو چراغان رہگیا
سرور۔ خوشی ۱۲	مذکر	مومن	ذرا ہو گرمی صحبت تو خاک کردے چرخ	مرا سرور ہے گل خندۂ شرر کا سا
سرور نشا ۱۲	مذکر	داغ	عدو کو دیکھ کے آنکھون مین اپنے خون اترا	وہ سمجھے بادہ گلرنگ کا سرور آیا
سروسامان	مذکر	خبر	ہم نے رونے کا بھلا کب سروساما باندھا	تم نے تہمت یہ دودانستہ یہ طوفان باندھا
سڑک راستہ ۱۲	مونث	ظفر	زلف کے کوچے سے بہتر ہے ولا مانگ کی راہ	اوسمین خم ہین اک سیدھی سڑک جاتی ہے
سزا	مونث	مومن	قتل دشمن کا ہے ارادہ اوسے	یہ سزا اپنی جان نثاری کی
سطح	مذکر	وزیر	پرتو رخ کے چاندنی ہے سطح آب کا	ہے رشک ماہتاب ستارہ حباب کا
سفر	مذکر	آتش	جو ساتھ چلنا ہے آتش تو باندھئے کمر اپنی	سفر زیارت کعبے کو ہے ضرور ہمارا
سقف چھت ۱۲	مونث	ناسخ	اثر در کار ہے تو جا پہونچ عرش معلی تک	نہین سقف فلک نالہ شبگیر تو ہے کی
سگ کتا ۱۲	مذکر	آتش	اے ہما منہ نہ لگا ناتو مری ہڈی کو	سگ لیلا نہ مجھے کاٹ کے مرجاتا ہے
سل پتھر ۱۲	مونث	اسیر	کئے ہوار تھکے دست وبازوی قاتل	ٹلی نہ سل مرے سینے سے سخت جانی کی

لفظ	تذکیر	نام	نظیر شعر	
سل مرض ۱۲	مونث	رند	یہ ہین تینون بیماریان جان گسل	محبت ہوئی دق ہوئی سل ہوئی
سلاخ	مونث	ظفر	بھری ہی آہ کی خون دل و جگر مین سلاخ	کہ لال کی ہی کوئی آتش سقر مین سلاخ
سلاسل	مونث	اسیر	بڑھ کے آئی ہی ادھر کاکل لیلی شاید	پاے مجنون مین سلاسل کبھی لیلی تو نہ تھی
سلام	مذکر	مومن	زمانہ مہدی موعود کا پایا اگر مومن	تو سب سے پہلے تو کہیو سلام حضرت کا
سلک لڑی ۱۲	مذکر	ناسخ	خجلت دندان جانان سے گہر ہی آب آب	سلک گوہر اپنے مژگان کی طرح تر ہو گیا
سلک لڑی ۱۲	مونث	صبا	اونکی تسبیح جو یاد آتی ہی تو کہتے ہین ہم	کیا ہوا مدت سے وہ سلک گہر ملتی نہین
سم زہر ۱۲	مذکر	آتش	دنیا مین نیک سے ہی فرزون بد کا امتیاز	کیا کیا گران ہے شہد قیمت مین سم ہوا
سُم جانور کا ۱۲	مذکر	اختر	آہوے چین ہوا صید نگہون سے تیرے شہسوار	چوکڑی وحشت مین بھولین گر سم توسن بجا
سمان عالم ۱۲	مذکر	ناسخ	صدا نالون سے سینہ کوبی مین ہی ساز زنجیر گردن کی	سمان ہو دف زنی مین جیسے آواز جلاجل کا
سمجھ	مونث	ظفر	وہ الٹی کاہے کو سمجھے ہماری سیدھی ہی بات	جو اوس پری کی سمجھ ہو نہ آپ ہی الٹی
سُمرن	مونث	رند	نہ دلایا داو تسلسل اشک	سمرن ہین یار کی کلائی کی
سمند اسپ ۱۲	مذکر	وزیر	زبان شمع سے نکلے صدائے بسم اللہ	چراغ پا جو کسی شب ترا سمند ہوا
سمندر بحر ۱۲	مذکر	ظفر	جو تیرا جوش گریہ دیدہ تر جوش کھاتا ہے	تو بلبے جوش گویا اک سمندر جوش کھاتا ہے
سمندر کرم آتش ۱۲	مذکر	ناسخ	کب ہین ہمارے سینہ سوزان مین لخت دل	آتش کدے مین ہین یہ سمندر بھرے ہوئے
سن عمر ۱۲	مذکر	اسیر	او کج کلہ کے ہے تمہاری کون جا سو کج ادا	آپ کل بارہ برس کے سن دیا وہ حور کا
سنان	مونث	رند	کون سے دن کو نہ تھی لاگ ترے مژگان سے	کس کے سینے سے چھری جا یہ سنان یار نہ تھی
سنبل	مذکر	وزیر	سنبل گلشن مین کہہ رہا ہے	یکتا ہی وہ زلف گو دوتا ہے

لفظ	رواج	سند	نظیر — شعر	
سنگ پتھر ۱۲	مذکر	رند	لرزا یہ اضطراب سے میرے مرا مزار	جو سنگ لوح اپنی جگہ سے سرک گیا
سنگار	مذکر	بحر	کھٹکے ہے آنکھوں میں میری اب تک وہ اوسکا ہونا بھی دیک	نہ دیتا مجھکو جو پیا بھاگ دشمن سنگار اس آیا
سنگر	مذکر	بحر	خط جو نکلا تو اٹھی آئینہ رخ سے نقاب	زنگیوں نے حلبی فوج کا سنگر توڑا
سن گن	مونث	میر	ہمارے جا لبوں پر سوئے گوش آئی	گر اوس کی سن گن کچھ اب بھی یاں پائی
سنیچر	مذکر	معروف	غیر کہتے ہیں کہ دن آیا جو سفر سے معروف	میں نے جانا کہ بس اب مجھہ پہ سنیچر آیا
سواد	مذکر	آتش	پونہچادیا عدم شب تار فراق نے	دکھلادیا سواد ہمارے دیار نے
سوال	مذکر	گویا	مانگوں خدا سے عشق بشیر و نذیر کا	رد کب کرے کریم سوال اک فقیر کا
سوانگ	مذکر	صبا	جا کے میلے میں وہ مہ اوروں کے ساتھ	سوانگ دیکھو گردش افلاک کے
سوت	مونث	ناسخ	رہتے ہیں عشق فی میں اشک آنکھوں سے رواں	دیکھنا بھولی ہے سوت اگر وہاں اس چاہ کی
سود فائدہ ۱۲	مذکر	غالب	تھا خواب میں خیال کو تجھ سے معاملہ	جب آنکھ کھل گئی نہ زیاں تھا نہ سود تھا
سورج گہن	مذکر	اسیر	رخصت ہوا وہ مہر تو تا شام صبح سے	اپنے سیاہ خانے میں سورج گہن رہا
سورہ	مذکر	آتش	مر گیا سنتے ہی اس کے نالہ مرغ سحر	وصل کی شب تیرے حق میں سورہ یسین ہوا
سوز	مذکر	آتش	فغان و آہ سحر ہی سوز دل عیاں ہوتا	دلیل آگ کے ہونے کی ہے دھواں ہوتا
سوزن	مونث	آتش	فصل گل باقی ہے کر لونگا گریباں بھر چاک	آنے دو سوزن اگر پھر رفو آتی ہے
سوغات	مونث	آتش	اے نسیم سحری بہر اسیران قفس	تحفہ تر انکہت گل ہے کوئی سوغات نہ تھی
سوفار	مذکر	ظفر	جب سخن دان سے یہ سوفار تیر کا ٹھہرا	تو مرغ تیر ترا طائر ہما ٹھہرا
سوگ	مذکر	مومن	کچھ غم نہ کریں یہ لوگ اوس کا	دو دن بھی رکھیں نہ سوگ اس کا

لفظ	رواج	شاعر	نظیر شعر	
سوگند	مونث	اسیر	احسان نہ اوٹھیگا ناکسون کا	سوگند ہجوم بے کسی کی
سوم تیجا ۱۲	مذکر	اسیر	عاشق کا سوگ چاہیئے زینت نہ کیجیئے	چالم تو کیا سوم بھی ابھی تو نہین ہوا
سوہان	مذکر	ظفر	ٹوٹتی دست جنون سے گر نہین زنجیر پا	تو مری قسمت سے کیا سوہان بھی جاتا رہا
سہاگ	مذکر	نگہت	غش دوانی پہ کیون دسہرا ہے	ان دنون کیسا سہاگ گہرا ہے
سہو خطا ۱۲	مذکر	رند	لکھ دیا وصل ہجر کی جا سر نوشت مین	اتنا نہ سہو کاتب تقدیر سے ہوا
سیب میوہ ۱۲	مذکر	ناسخ	نہ کبھی گنگ ہی یوسف کو پہنچتا آسیب	پاس اس کے جو ترا سیب زنخدان ہوتا
سیر گلگشت ۱۲	مونث	مومن	مومن آؤ تمہین بھی دکھلا دون	سیر بتخانے مین خدائی کی
سیر	مذکر	میر	ملا خاک مین کس کس طرح کے عالم یہان	نکل کے شہر سے تا سیر کر مزارون کی
سیل سیلاب ۱۲	مذکر	ناسخ	مے خواری کرے جس دم وہ محبوب خدا	سیل مے ہو کیون نہ بہا پیمانہ خمار کا
سیل سیلاب ۱۲	مونث	سالک	کہتے تو کہتا مین وہ نہین حاتم پہ کیا کہون	ایک سیل بہ گئی عرق انفعال کی
سیلاب	مذکر	ناسخ	مرے اشکون کا فلک تک موج زن سیلاب تھا	ہالۂ مہ کی جگہ شب حلقۂ گرداب تھا
سیماب	مذکر	ناسخ	رات ایسا انتظار یار مین بیتاب تھا	بستر گل پر نہ تھا مین آگ پر سیماب تھا
سیمرغ	مذکر	اسیر	ڈرتے ہین تری ناوک مژگان سے یہ طائر	سیمرغ تلک قاف سے باہر نہین آتا
سیندور	مذکر	ذوق	کیون نہین بولتے سحر کے طیور	کیا شفق نے کھلا دیا سیندور
سیک	مونث	اسیر	ساقی کی عطا مین کوئی کیا شاخ نکالے	گاڑھی چھنی بھنگ کی سیک اوس مین کھڑی ہے

باب شین معجمہ

لفظ	رواج	شاعر	نظیر شعر	
شاخ غلطی ۱۲	مونث	وزیر	ترے سر کے دنبالے پہ جس نے نگہ ڈالی ہے	تو پھر شاخ غزالان مین بھی شاخ اس نے نکالی ہے

الفاظ	[illegible]	[illegible]	نظیر شعر	
شاخ ڈالی ۱۲	مونث	رند	مہر وشی کی گلشن ہستی مین چلتی ہی ہوا	اِس چمن مین جھک کے شاخ بارور ملتی نہین
شاخ سینگ ۱۲	مونث	صبا	آنکھ نے تیری تنل مژہ سے کیا مجھے	خنجر سے بھی تیز سوا اوس ان کی شاخ
شاخ امرزادہ ۱۲	مونث	داغ	عمر یاہی فن کرنا تھا زیر زمین مجھے	پہ اور دو ستون نے لگا دی کفن کی شاخ
شام شب ۱۲	مونث	آتش	خط کا آغاز ہوا اس رخ نورانی پر	چل بسی صبح وطن شام غریبان آئی
شان عظمت ۱۲	مونث	مومن	ہنسو نہ تم تو ہم سے حیا پر مین ہو وہ ذلیل	کہ جس کی ذلت خواری تم کو شان لگی
شان آن ۱۲	مونث	شیفتہ	ستم صفا چہرۂ غضب شان پائی	تجھے پا کے آئینہ کیا جان پائی
شاہ باز	مذکر	آتش	توڑ نے لفظونکو الجھ پڑنے سے سنڈوایا جو پائے	شاہ باز حسن ہے بازو نظر آیا مجھے
شاہین باشہ ۱۲ ترازو	مذکر	صبا	وہ رو خلائق تھے ہم اعمال جو تولے	اوڑتا ہوا شاہین ترازو نظر آیا
شب	مونث	مومن	یلا اوس سیہ روز کو بزم مین	شب عیش لے مہ جبین ہو چکی
شباہت	مونث	مصحفی	آنے سے خط کے اور ہی کچھ رنگ ہو گیا	وہ شکل اس کی اور وہ شباہت کہان رہی
شبخون	مذکر	مومن	جان و دل پر لشکر آرائی تھی جوش یاس کی	مفت اس ہلّہ مین شبخون تمنا ہو گیا
شب دیز	مذکر	ناسخ	گھوڑے نالون لگا تا ہو قدم اوٹھتا نہین	کیا ہی شب دیز شب فرقت بھی اڑیل ہو گیا
شبنم پارچہ ۱۲	مونث	امانت	ٹھنڈی سانسین بھرین جو اطلس پہ نگہہ جاتی تھی	اوس پڑ جاتی تھی شبنم جو نظر آتی تھی
شبنم اوس ۱۲	مونث	رند	روئے رنگین عرق فشان ہے	شبنم گل سے ٹپک رہی ہے
شبہ شک ۱۲	مذکر	ناسخ	شکل اوسکی ایسی ہے دلچسپ پڑ جا عکس	تا قیامت آئینے مین شبہ ہو تصویر کا
شبیہ شباہت ۱۲	مونث	رند	چاند سورج کو تمھاری شکل سی نسبت ہے کیا	کچھ شبیہ او غیرت شمس و قمر ملتی نہین
شجر	مذکر	امانت	دل ہوا سر و گلستان کے نظارے سے نہال	شجر قامت دلدار مجھے یاد آیا

لفظ	رواج	اسم	نظیر — شعر	
شر	مذکر	گویا	مین مواکون کرے گا وہان شور	آپکے کوچے سے اب شر ہی گیا
شر	مونث	صابر دہلوی ۱۲	نہ تھا اونسے صابر لڑائی کا دھیان	فقط باتون باتون مین شر ہوگئی
شراب	مونث	رشد	نہ چھٹیگی مجھ سے کیونکر مے ہے میرا خمیر	مجھ کو گھٹی مین پلائی ہے شراب انگور کی
شرار (انگاری) ۱۲	مذکر	ناسخ	کبھی نہ قطرہ دیا تونے ساقیا مجھ کو	ادہر نہ آتش مے کا کوئی شرار آیا
شربت	مذکر	آتش	بوسۂ لب کا مزہ لے گئے پیا ہی مینے	حلق سے مرے جب شربت عناب اوترا
شرح	مونث	آتش	لب جان بخش کے قریب وہ خط	شرح ہی متن زندگانی کی
شرر	مذکر	وزیر	سخت جانی سے جھڑین چنگاریان ہنگام ذبح	سنگ و آہن مل گئی پیدا شرر ہونے لگا
شرط	مونث	اسیر	کسب ہے فن مین لگی ہی شرط استعداد کی	کب کھلین مے سے آنکھین کور مادرزاد کی
شرم (حیا) ۱۲	مونث	غالب	کعبے کس منہ سے جاوگے غالب	شرم تم کو مگر نہین آتی
شست (نشانہ) ۱۲	مونث	مصحفی	دل کو اپنے ہدف تیر بلا پاتا ہون	اوس کماندار نے کیا شست ادہر باندھی ہے
شست و شو	مونث	صبا	تن کو کیا دھوتا ہے دل کو پاک کر	اے نجس یہ شست و شو اچھی نہین
شش و پنج	مذکر	عاشق	حسن معشوقون کو عاشق کے لئے اندوہ درد	پھر شش و پنج اس مین اے دل آپنے کیا کیا
شطرنج	مونث	اسیر	جہان کو وضع جہان پایمال رکھتی ہی	نئی طرح کی یہ شطرنج چال رکھتی ہے
شعر	مذکر	آباد	سراپا کھچ گیا نقشہ قلم سے روئی جانان کا	مشابہ ہو گیا تصویر سے ہر شعر دیوان کا
شعور	مذکر	آتش	سمایا دیدۂ مشتاق مین وہ غیرت یوسف	پسند کس کو کیا واہ رے شعور ہمارا
شغل	مذکر	ولی	شغل بہتر ہے عشق بازی کا	کیا حقیقی و کیا مجازی کا
شفا (صحت) ۱۲	مونث	صبا	اثر آتش سودا سے دوا جلتی ہی	تیرے بیمار کی صحت سے شفا جلتی ہے

لفظ	زبان	اسنا	نظیر شعر	
شفتالو	مذکر	آتش	طفل کے مانند اوس پہ رال ٹپکتی ہے مری	باغ عالم مین مجھے شفتالو لب بھائیگا
شفق	مونث	داغ	پھر دعا وہ دست حنائی جو اوٹھ گئے	طرفہ شفق زمین پہ یہ روز جزا کھلی
شک شبہ	مذکر	وزیر	گلے سے سرخی پان صورت مے جو نظر آئی	ہوا شک مے کشون کو گردن ساقی پہ مینا کا
شکار	مذکر	آتش	چھوا جو گیسوے عنبرین کو تو سانپ کیلا خون گیا	لیا جو چشم سیہ کا بوسہ شکار مین نے کیا ہرن کا
شکار	مذکر	ناسخ	لگا جو تیر ترا سینہ مشبک مین	مین خوش ہوا کہ مرے دام مین شکار آیا
شکر حمد	مذکر	مومن	اوس در پہ جو مین غبار ہوتا	شکر دم شعلہ بار ہوتا
شکر	مونث	ناسخ	کیا لبالب ہے ترے تنگ دہن مین شکر	دیجیو مجھ کو بھی اے طفل حسین تھوڑی سی
شکل	مونث	اسیر	منظور تھی یہ شکل تجلی کو نور کی	قسمت کھلی ترے قد و رخ کے ظہور کی
شکل و شمائل	مونث	اسیر	واہ کیا خوب جوانی مین نکالا جوبن	آپ کی شکل و شمائل کبھی ایسی تو نہ تھی
شکم	مذکر	آتش	ساقی غم اب ہے قصر فلک بھرا	شیشے کی طرح مرے شکم حلق تک بھرا
شکن	مونث	اسیر	یہ شانۂ دل صد چاک نے کیا سیدھا	شکن ذرا بھی نہ اوس زلف عنبرین مین رہی
شگون	مذکر	ظفر	وہ آتے کب ہین مگر ہم نے اونکے آنے کا	شگون کے لئے کچھ آواز زاغ سے تو لیا
شلک	مونث	اسیر	مے خانے مین جو قلقل مینا کی ہے صدا	گویا یہ عیدگاہ ہے شلک ہے عید کی
شمار	مذکر	اسیر	بتاؤن کیا مرے سینے مین داغ کتنے ہین	نجوم چرخ کا کس سے شمار ہوتا ہے
شمس	مذکر	آتش	یار آنکلا تو تھا صورت دکھاتا مین کسے	جھٹ پٹے کا وقت تھا شمس و قمر کوئی بھی تھا
شمشاد	مذکر	رند	سرو قد نے مرے کاٹا جو اوسے خوب کیا	ناز سا قد لئے کیون سامنے شمشاد آیا
شمشیر	مونث	ناسخ	برش کی تیغ ابرو کی ہی تیغ ہے تو کو	کہان شمشیر چاندی کی کہان شمشیر لوہے کی

لفظ	[illegible]	اسما	نظیر شعر	
شمع	مونث	اسیر	داغ اپنے دل صد چاک مین یون جلتا ہی	جس طرح شمع مزار شہدا جلتی ہی
شمیم	مونث	رند	شمیم گیسوے مشکین یار آہی گئی	تن عروس کی بو ایک بار آہی گئی
شور	مذکر	آباد	کیا اسکا عجب گر لب سوفار ہون نالان	ہی شور کمان دار کی بیداد گری کا
شور (فضیحتی)۱۲	مذکر	رنگین	وان ہمارے جو چلی آئی تو گھر مین میرے	تو دوگانا ترے آنے سے مجھے شور پڑا
شوق	مذکر	رند	اے رند شوق جامہ دری پھر چمک گیا	پھر ہاتھ رفتہ رفتہ گریبان تلک گیا
شہ	مونث	درد	یہ نہ سمجھے اور ہی شاطر نے شہ دی تھی انہین	زعم مین اپنے بہ سلاطین آپ کو شہ کر گئے
شہاب	مذکر	امانت	چمن مین ذبح کیا بلبلون کو بے تقصیر	قبا گل مین یہی شوخ نے شہاب دیا
شہپر	مذکر	ناسخ	ذکر پرواز تو کیا تنگ ہی ایسا یہ چمن	اٹھا بھی سکتے نہین ہم کبھی شہپر اپنا
شہد	مذکر	ناسخ	تیرہ بختی موریون پر کرتی ہی نازل بلا	شہد لٹتا ہی شب تاریک مین زنبور کا
شہرت	مونث	داغ	پھر کہین چھپتی ہی جب ظاہر محبت ہو چکی	ہم بھی رسوا ہو چکے انکی بھی شہرت ہو چکی
شہرگ	مونث	مصحفی	ظالم خدا کو واسطے اب مجھ سے ہاتھ اٹھا	شہرگ مری تو ایک کناری مین کٹ گئی
شے	مونث	اسیر	گل تھے بلبل کے لئے سرو تھے قمری کے لئے	کوئی شے گلشن ایجاد مین بیکار نہ تھی
شیر (باگھ)۱۲	مذکر	رند	روبہ بستہ بھی اب کھل نہین سکتی ہم سے	باندھ لاتے تھے کبھی شیر نیستان جیتا
شیر	مذکر	اسیر	سنگ ویران جو بچتا ہون تو اس کوچے مین	شیر گوشے سے اوترتا ہی پرنالے کا
شیطان	مذکر	ظفر	تو خیال زلف کو اے دل نہ بس تنہا چڑھا	وہ بلا ہووے گی گو شیطان اوس کو تو چڑھا
شین حرف۱۲	مذکر	اسیر	کس طرح توام لڑائی مین نہو فتح و شکست	شین ہی مفتوح بھی مکسور بھی شمشیر کا
شیون	مذکر	مومن	ہو گیا سن کر نوید وصل شادی مرگ مین	لب تلک یہ زمزمہ آیا کہ شیون ہو گیا

لفظ	اوزان	استاد	نظیر / شعر	
		باب صاد مہملہ		
صاحب سلامت	مونث	ظفر	پاس گر رکھئے کسی کا پاس داری کیجئے	ورنہ رہنے دیجئے صاحب سلامت دور کی
صاد	مذکر	اختر	رشک ہی ہجر مین ہمین اتنا	وصل کا صاد باد وصال رہا
صاد	مونث	نسیم	صاد آنکھون کی دیکھ کر پر کی	بینائی کے چہرہ پر نظر کی
صبا	مونث	غالب	فشار تنگی خلوت سے بنتی ہی شبنم	صبا جو غنچے کے پردے مین جا نکلتی ہی
صبح	مونث	آتش	شب برات جو زلف سیاہ یار ہوئی	جبین سے صبح مہ عید آشکار ہوئی
صبر	مذکر	جرات	مرگ شکستہ پانہ بغیر اوس کے آئی اور	صبر گریز پا تو کبھی کا سٹک گیا
صحبت	مونث	داغ	اوسکی محفل مین سمائی بیٹھ لی تو کیا ہوا	ہم گئے اوس وقت جب برخاست صحبت ہو چکی
صحن	مذکر	نسیم	بیٹھنے دیگی نہ کونے مین بھی وحشت مجھکو	صبح کو زیر قدم صحن بیابان ہوگا
صدا	مونث	رند	گداز آتش غم نے کیا یہ جسم کا حال	جو استخوان کو بھی توڑون صدا نہین آتی
صراط	مونث	اسیر	رکھنا سمجھ سمجھ کے قدم چاہیئے یہان	دنیا نہین صراط ہی یوم الورود کی
صریر آواز قلم ۱۲	مونث	اسیر	اسیر اوس کے خرام ناز کے مضمون نہین لکھتا ہون	صریر کلک بھی سوتے ہوئے فتنے جگاتی ہی
صف	مونث	وزیر	جس نگاہ کی اوسنے بس مارہی رکھا	جنبش جو دی مژہ کو تو اک صف الٹ گئی
صفا	مونث	اسیر	دیدہ دل سے نظر کی رخ جانان پہ اسیر	چشم سے ہم نے صفا ید بیضا دیکھی
صلح	مونث	مومن	پھر کوئی ملنے کی طرح نہ ہوئی	صلح اب کے کسی طرح نہ ہوئی
صل علی	مذکر	امانت	جس نے نظارہ کیا صل علی یاد آیا	تیرے حصہ مین صنم حسن خداداد آیا
صلوات	مونث	جرات	شب کی صحبت چھپے تو یہ کیا ہو وے اوسکا تکھلے حسن ملیح	جو جو زبان ادھر تھا دود و دان ادھر صلوات زبان ہی

لفظ	رواج	اسم	نظیر — شعر	
طاق	مذکر	اسیر	دی مارا ہی سر زور سے جب ہجر مین مین نے	دیوار مین روزن نہ سہی طاق ہوا ہے
طالع	مذکر	صفدر	ظلمت ہجر گئی ماہ منور چمکا	بخت بیدار ہوے ہو طالع صفدر چمکا
طاؤس جانور ۱۲	مذکر	صبا	تقلید بن پڑی نہ تمہارے خرام کی	طاؤس لڑکھڑا کے گلستان مین رہگیا
طائر	مذکر	ناسخ	اوس پر آفت نہین منہ سے سو خدا ہی جس کا	طائر قبلہ نما کا ہے کو بسمل ہوگا
طبع	مونث	وزیر	بے ہوا اوڑنے لگا مشت غبار	طبع اپنی خاک کی بادی ہوئی
طبق	مذکر	سحر	جنون مین بھولگی جب کبھی تو یہ بھانکی خاک	طبق زمین کا اولٹ کر طباق مین رکھا
طرب	مونث	مومن	طالع مین نہین طرب ذری بھی	منحوس ہی زہرہ مشتری بھی
طرح	مونث	مومن	یہ تم نے نئی طرح نکالی	معشوق ہی آپ کی نرالی
طرح	مونث	داغ	سنے جو حضرت زاہد سے وصف جنت کی	تو صاف پھر گئی آنکھوں مین اوس مکان کی طرح
طرز	مونث	اسیر	زلف کی مانند کنگھی نے تری بیداد کی	طرز ہی شاگرد مین بھی ٹھیک ٹھیک استاد کی
طرف	مونث	مومن	نہ کی نے کریگا کسی کی طرف	وہ جسکی طرف حق ہو اوس کی طرف
طعن	مذکر	ممنون	قصہ کہتا تھا کسی عشق شکن کا مین رات	وہ لگے کہنے یہ طعن آپنے مجھ پر توڑا
طفل	مذکر	ناسخ	پیش غیر آتا نہین باہر رواق چشم سے	طفل ہی اشک اپنا جو ناداں تھا بڑا دانا ہوا
طلب	مونث	ناسخ	آرزوے ساغری ہی بس اے ساقی مجھے	کب طلب ہی جام جم کی کاسہ فغفور کی
طلسم	مذکر	آتش	مرغ چمن کے نالوں سے ہی یہ صدا بلند	قابل ہی دید کے یہ طلسم آب و رنگ کا
طلسمات	مذکر	سودا	پردے کو تعین کے در دل سے اوٹھا دے	کھلتا ہی ابھی پل مین طلسمات جہان کا
طناب	مونث	ظفر	کون کہتا ہی کہ یہ نکلی ہی شب کو کہکشان	ہی مگر گوئی طناب اس خیمہ افلاک کی

لفظ	رواج	استاد	نظیر شعر	
صلہ	مذکر	مومن	انصاف کے خواہان ہین نہین طالب زر ہم	تحسین سخن فہم ہے مومن صلہ اپنا
صندل	مذکر	نسیم	پریون نے کشان کشان نکالا	صندل آتش کدے مین ڈالا
صندوق	مذکر	اسیر	اوٹھاتے نجد مین کس طرح سے ہم قیس کا مردہ	اگر صندوق بنجاتا نہین لیلی کی محمل کا
صنم بت ۱۲	مذکر	ناسخ	جس نے دیکھا تجھکو عریان وہ یہی کہنے لگا	خوب آذر نے بنایا ہے صنم بلور کا
صنوبر	مذکر	ناسخ	محبت گلشن عالم مین جنسیت سے لازم ہے	نہ کیون اوس سرو پر عاشق صنوبر ہووے گا
صورت	مونث	داغ	نہ نکلے عالم بالا تک ایسا چاند سا چہرہ	انہین کافر بتون نے ایک صورت ایسی بنائی ہے
صوف پارچہ ۱۲	مذکر	اسیر	روشنائی سے رقم جب وصف گیسو ہو گیا	مشک نافہ سے زیادہ صوف خوشبو ہو گیا
صوم و صلوٰۃ	مونث	اختر	جبین ہو سجدہ کی جا اور تن ہو سجادہ	خیال یار مین صوم و صلوٰۃ اتنی ہے
صہبا شراب ۱۲	مونث	آتش	خون دل آنکھون مین اس طرح سے بھر جاتا ہے	جام مین جیسے کہ صہبا سبو سے آتی ہے
صید	مذکر	مومن	ہون گرفتہ یار و شفاعت سے فائدہ	صید اجل کسی نے چھڑایا نہین ہنوز
		باب ضاد معجمہ		
ضد	مونث	مومن	بتلائے شب فراق ہوئے	ضد سے ہم تیرہ روزگاری کی
ضرب وار ۱۲	مونث	رند	دل جگر دونون ہی مشتاق ہین اوس خنجر کے	سینے پر کھاؤنگا جو ضرب دو دستی ہو گی
ضریح	مونث	ناسخ	نظر آئی ضریح تربت شبیر لوہے کی	زیادہ سیم و زر سے ہو گئی توقیر لوہے کی
ضمانت	مونث	داغ	قرض ملجائیگی وہ شئ رمضان مین مجھکو	حضرت شیخ جو کر لینگے ضمانت میری
		باب طای مہملہ		
طاس	مذکر	ظفر	خورشید جو چھپا تو یہ آیا نشے مین شوخ	سونے کا وہ فلک نے کہان طاس کھو دیا

لفظ	جنس	نام	نظیر شعر	
طور طرح ۱۲	مذکر	آباد	خاتمہ تجھ پہ ہے اے یار جفا کاری کا	سیکھے لے تجھ سے کوئی طور دل آزاری کا
طوطی	مذکر	وزیر	صفا چند شخص ایسی ہے ہر بیت آئینہ جنی	دیکھتے ہی دس کو گویا طوطی مضمون اڑا
طوغ	مذکر	ظفر	شکوہ عشق مین کام آئے دونون نالہ و آہ	کیا علم آہ نے کھینچے تو اوس کو طوغ کیا
طوفان	مذکر	صبا	ہو گیا عالم بالا سے بھی بالا پانی	جب کبھی طوفان مرے دیدہ تر سے اوٹھا
طوق	مذکر	گویا	اوپری پیکر مین دیوانہ ہون تیری چال کا	طوق ہو تیرے گلے مین حلقہ خلخال کا
طول	مذکر	نسیم	حد نہین معلوم ہوتی پڑ چکے کیا کیا نظر	طول ہے زخمون کے دامن مین شب بیمار کا
طومار	مذکر	نسیم	عمر اک کا قصہ ہے برسون ہی کا جھگڑا ہے	سنتے وہ ہین تنک کب طومار ہے دفتر کا
طے قطع منازل ۱۲	مذکر	وزیر	کبھی پالکی مین آنکھون مین لے جاؤن حسینون کو	کہ راہ دہر کا ہے کام طے کرنا منازل کا

باب ظای معجمہ

لفظ	جنس	نام	نظیر شعر	
ظفر	مونث	رند	لشکر اندوہ کے نرغے مین ہے تنہا یہ دل	فتح غم پر مرد غازی کو ظفر ملتی نہین

باب عین مہملہ

لفظ	جنس	نام	نظیر شعر	
عار ننگ ۱۲	مونث	نسیم	تم تو کب آتے تھے لیکن مرگ بھی آتی نہین	آپکی آزردگی سے ہم سہتے ہین عار کی
عارض رخ ۱۲	مذکر	وزیر	خط سے پنہان عارض رشک قمر ہونے لگا	رات اب بڑھنے لگی دن مختصر ہونے لگا
عالم طور ۱۲	مذکر	نسیم	نہ کیونکر بلبلین چہکین فوارہ گریہ سے میرے	نسیم اب دامن رنگین مین عالم ہے گلستان کا
عالم لوگ ۱۲	مذکر	رند	حسن کی دولت سے ہے تجھ مین صنم شان خدا	جس طرف تو ہو گا اک عالم اودھر ہو جانے لگا
عالم تماشا ۱۲	مذکر	آباد	گریان وہ ہین کہ بعد فنا بھی یہ رنگ ابر	عالم ہے دوش باد پر اپنے غبار کا
عداوت	مونث	بحر	منہ مین پانی نہ چوا کو جو سکتے دیکھو	کیا انکھو یار عداوت کبھی ایسی تو نہ تھی

لغت	جنس	شاعر	نظیر شعر	
عدم	مذکر	داغ	فنا فی اللہ ہو کر پاؤں عمر جاوداں ایسی	مسیح و خضر کی ہستی سے بہتر ہو عدم میرا
عذاب	مذکر	مومن	تا سحر جان پر عذاب رہا	ماہ کی طرح اضطراب رہا
عذار چہرہ ۱۲	مذکر	ناسخ	یاسمیں دھوپ سے ہوے گل سرخ	دیکھو آئینے میں عذار اپنا
عُرس	مذکر	صبا	راگ لاتا ہے فقیروں سے زمانہ پس مرگ	بے محل عرس وگرنہ سر مدفن کیسا
عُرس	مذکر	بحر	کبھی تو عرس میں دلواتے فاتحہ احباب	کبھی تو عرس ہمارا بہار میں ہوتا
عرش	مذکر	ناسخ	کیا بیاں ہو رفعت قصر جلال مرتضیٰ	عرش اعظم بھی ہے اک سائبان پیدا ہوا
عرض	مونث	ناسخ	یہ کی عرض یا اشرف انبیا	کسی کا برا اور کسی کو کیا
عسل شہد ۱۲	مذکر	آتش	مال موذی ہے تنفر آدمی کو چاہیے	سونگھ کر سگ چھوڑ دیتا ہے عسل زنبور کا
عشق پیچان	مذکر	ذوق	میں ہمیشہ عاشق پیچیدہ موباں ہی رہا	خاک پر روئیدہ میری عشق پیچاں ہی رہا
عصا	مذکر	اسیر	زور بازو ہی جواں ہے آسرا ہے پیر کا	دیکھ لو دست کماں میں بھی عصا ہے تیر کا
عضو	مذکر	عاشق	جلا دیا یہ شب غم نے بعد مرنے کے	کہ کوئی عضو سلامت فشار تک نہ رہا
عطا	مونث	آتش	عفو ہو جائینگے ہر چند کہ لاکھوں ہیں گناہ	یہ عطا ہے تری رحمت کے قریں تھوڑی سی
عطر	مذکر	آتش	اللہ رے ہمارا تکلف شب وصال	روغن کے بدلے عطر جلایا گلاب کا
عقاب	مذکر	ناسخ	نہ ملیگا کبھی شکار یقیں	گو عقاب گماں بلند ہوا
عقرب بچھو ۱۲	مذکر	آتش	ایذا جو ہوا اس خال کو گیسو سے تعجب ہے	وہ افعی ہے دنداں نے نیش یہ عقرب تھا
عقل	مونث	آتش	زلفوں کی طرح تا کمر یار پہنچتی	اے کاش رسا ہوتی یہ عقل بشر ایسی
عقیق	مذکر	آتش	آویزہ ترے گوش کا ہو اس امید پر	کیا کیا عقیق کان یمن سے نکل گیا

لفظ	زبان	استاد	نظیر شعر	
عکس	مذکر	نسیم	آسمان پر کچھ شفق پھولی نظر آنے لگی	عکس جا پہونچا تمہارے دامن گلنار کا
علاج	مذکر	ظفر	جب تک وہ خفا مجھ سے ہین سن لو یہ طبیبو	کچھ میرا علاج خفقان ہو نہین سکتا
علم	مذکر	اسیر	عشق عباس کو تھا شاہ شہیدان سے اسیر	اس لیئے تعزیہ کے ساتھ علم ہوتا ہی
عمر سن و سال[1]	مونث	آتش	شب ہجران کی درازی کا گلہ کیا کیجے	خضر کی عمر بھی دو چار گھڑی گھٹتی ہے
عنان	مونث	ظفر	بلا سے خاک ہو برباد ساری کساروں کی	سمند ناز کی اوس کے عنان پھیری نہین جاتی
عنایات	مونث واحد[1]	رند	کیا تعجب ہی جو دو جام ملے سب سے سوا	کبھی گر حال یہ ساقی کی عنایات نہ تھی
عنبر	مذکر	آتش	فی الحقیقت تری زلفون کی جو ہوتی خوشبو	مشک ملتا نہ کسی کو نہ تو عنبر ملتا
عندلیب	مذکر	اسیر	طبع اپنی بلبل باغ معانی ہی اسیر	ہر چمن مین عندلیب خوش بیان رہتا نہین
عندلیب	مونث	رند	کہی دن سے ہی گھات مین صیاد	عندلیب آج کل مین پھنستی ہی
عنقا جانور[1]	مذکر	آتش	دہن یار کا رہتا ہی تصور اس مین	شیشہ دل مین پری بنکے ہی عنقا اوترا
عنوان	مذکر	ظفر	بھیجتے تھے خط ہمین وہ جس عنوان سے پہلے	تو اب اک مدت سے وہ عنوان بھی جاتا رہا
عہد	مذکر	ناسخ	کوئی دم پیری بھی اپنی ہی بسان صبحدم	مثل عہد شباب آنکھون سے نہان ہو گیا
عیار	مذکر	غالب	سکہ شہ کا ہوا ہے روشناس	اب عیار آبروے زر کھلا
عیب	مذکر	مومن	تجھ سے بے نام و ننگ کو کیا عیب	دل لگا کر ہمین لگایا عیب
عید	مونث	رند	زمانہ ہو گیا غمگین بلا سے تری	ترے گھر مین تو عید قاتل ہوئی
عیش	مذکر	سالک	یون ہی دل غم سے اگر ہجر مین خوگر ہوگا	وصل مین عیش مجھے خاک میسر ہوگا
عینک	مونث	اسیر	کیا تکلف ہی اگر سرمہ لگایا آنکھ مین	اے قناعت عینک قطع نظر ملتی نہین

لفظ	رواج	نام	نظیر شعر	
باب عین معجمہ				
غبار کینہ ۱۲	مذکر	وزیر	چلے ٹھکرا کے میری تربت کو	خاک سے بھی مری غبار رہا
غبار خاک ۱۲	مذکر	آباد	بے سبب گردش نہیں اس چرخ کی ہر دم آباد	کچھ غبار عاشق سرگشتہ شامل ہوگیا
غذا	مونث	آتش	غم بہت کھلوانہ مجھ گریان کو تھی ہجر بار	خوف بدہضمی کا رکھتی ہے غذا برسات کی
غرض	مونث	نسیم	گل کی وہ غرض جتائی اوس کو	رخصت کی طلب سنائی اوس کو
غزال	مذکر	آتش	رتبے کو تیرے سن کے سبک ہو کے ہر غزال	دیوانہ ہو کے دشت ختن سے نکل گیا
غزل	مونث	رند	رندانہ کلام اپنا پسند آتا ہے اے رند	اکثر غزلین پڑھتے ہین آزاد ہماری
غسل	مذکر	آتش	نہین ہم سا گنہگار اے فلک کوئی زمانہ مین	ہمارے مردہ کو درکار ہے غسل آب آہن کا
غش	مذکر	آتش	حسن کا جلوہ بھی کم برق تجلی سے نہین	چشم موسے سے جو دیکھیگا اوسے غش آئیگا
غضب	مذکر	آتش	کم نہین عباسیون سے مفسدہ پرداز غیر	توڑتے دکھلا کے گرانکہ ان پر غضب چنگیز کا
غل آواز ۱۲	مذکر	مومن	مری فریاد وسن کر کہتا ہے اسرافیل حیرت سے	قیامت آگئی کیونکر یہ غل کیسا زمین پر ہے
غل طوق ۱۲	مذکر	آباد	اوڑ گئی زنجیر تڑکر سے پرزے سب غل ہو گیا	تیری طاقت کا بس اے دست جنون غل ہو گیا
غلاف	مذکر	آباد	نئی تشبیہ ہے مہتاب کو ہم کہتے ہین	ہے غلاف آپکے گل تکیہ کا میلا اوترا
غم	مذکر	غالب	غم اگرچہ جانگسل ہے یہ کہان بچین کہ دل ہے	غم عشق گر نہ ہوتا غم روزگار ہوتا
غور	مونث	رند	ڈال دی ہے کلیجون مین غم فرقت نے	غور کرتے ہو تو کرلو جگر افگارون کی
غول شیطان ۱۲	مذکر	آتش	میری وحشت نے چراغ راہ جو سمجھا اوسے	آنکھ دکھلا کے مجھے غول بیابان رہ گیا
باب فا				

لفظ	رواج	استاد	نظیر — شعر	
فاختہ جانور ۱۲	مونث	صبا	کنار جو جو اونھین خواہش شراب ہوئی	تو سرو سیخ ہوا فاختہ کباب ہوئی
فتح	مونث	اسیر	ٹوٹا جو دل تو ہاتھ لگی مجھ کو زلف یار	بعد شکست فتح من اللہ ہو گئی
فتح و ظفر	مونث	صبا	آدمی چاہے تو دیو آسمان کو مارلے	نفس کشی گر فتح و ظفر ملتی نہین
فتور	مذکر	داغ	پیام بر شب وعدہ وہ بگڑ بیٹھے	بنے بنائے ہوے کام مین فتور آیا
فخر	مذکر	سید	مجھ کو رتبہ کہان سلامی کا	فخر کافی ہے بس غلامی کا
فراغ	مذکر	ظفر	سوائے کنج قناعت ظفر بسر کے لئے	کہین جہان مین ہرگز فراغ ہوا چھا
فرد	مونث	اسیر	محشر مین جو نسیم کرم ہوئی	اوڑتی پھر گئی فرد ہمارے حساب کی
فرزند	مذکر	نسیم	خالق نے دیے تجھے چار فرزند	دانا عاقل ذکی خردمند
فرس	مذکر	آباد	فرق اتنا ہی نہین روح روان کی چال مین	یہ فرس محتاج ہی کس دم بھلا مہمیز کا
فرش	مذکر	آتش	مسند شاہی کی حسرت ہم فقیرون کو نہین	فرش ہی گھر مین ہمارے چادر مہتاب کا
فرض نماز ۱۲	مذکر	آتش	گناہگار ہین محراب تیغ کے ساجد	جھکایا سر تو ادا فرض پنجگانہ ہوا
فرض واجب ۱۲	مذکر	دلگار	ترک اس کوچے مین جانا نہ مرا ہو دے لگا	زاہد وہ فرض نہین ہی کہ قضا ہو دے لگا
فرع	مونث	اسیر	نخل ہستی نمودار سے قدرت تیری	اصل وحدت ہی تری فرع ہی کثرت تیری
فرق	مذکر	میر	خوبی کو اس کے چہرے کی کیا پہونچے آفتاب	ہی اس مین اوس مین فرق زمین آسمان کا
فرمان	مذکر	آتش	کون سے دل مین نہین یار تری عشق کا نقش	کس قلمرو مین ترے حسن کا فرمان نہ گیا
فروغ	مذکر	ناسخ	فروغ کواکب دو چندان ہوا	ہر اک ساکن مکہ حیران ہوا
فریاد	مونث	رند	تھرا لینگے ادھر چرخ فرشتے ترس کر	تا عرش جو پونہچی کبھی فریاد ہماری

فاختہ - مذکر - نسیم - مذاق [illegible] مبارک ہو [illegible] -

لفظ	رواج	نام	نظیر شعر	
فریب	مذکر	غالب	ملک کے وارث کو دیکھا خلق نے	اب فریب طغرل و سنجر کھلا
فسون	مذکر	رند	کیا ہوا آہے بت کافرو وہ تری چشم کا سحر	کیا فسون بھول گئی نرگس جادو اپنا
فشار	مذکر	اسیر	بعد فنا بھی ظلم فلک سے نہین نجات	کس دمِ دے پر فشار نہ زیر زمین ہوا
فصد	مونث	اسیر	راز ہوتا ہی جو افشا مجھے ہوتا ہے ملال	خون روتا ہون لہو فصد اگر دیتی ہی
فصد	مونث	ظفر	کیا تماشا ہی رگ لیلی مین ڈوبا نشتر	فصد مجنون با جوش محبت عشق کھل گئی
فصل موسم ۱۲	مونث	آتش	ڈھونڈین اپنے لیے معشوق کوئی گرما گرم	فکر پہلو کی کرین فصل زمستان آئی
فضا بہار ۱۲	مونث	صبا	اپنی نظرون مین سب اندھیر ہے بے جام شراب	دیکھو کن آنکھون سے ساقی مین فضائین ساون کی
فکر	مذکر	اسیر	قرار آہی گیا غم مین جی سنبھل ہی گیا	گئے وہ دن کہ جو تھا فکر جان جانے کا
فکر	مونث	اسیر	فکر ہی اُن کو متاع حسن کے نیلام کی	سیر ہو چھوٹے اگر بولی ہمارے نام کی
فلک	مذکر	امانت	ہو گیا حسرت پرواز مین دل سو ٹکڑے	ہم نے دیکھا جو قفس کو تو فلک یاد آیا
فلک سیر	مونث	شوق	بیخودی ہی کہ بے حیائی ہے	یا فلک سیر تو نے کھائی ہے
فن	مذکر	آتش	مقصد ہے جو کہ ہوا اُن چشم سیہ سے کم ہین	فتنہ پردازی جسے کہتے ہین فن ہی کس کا
فنا	مونث	ظفر	جب کوئی کہتا ہی ہستی کو کہ ہستی خوب ہے	اوس کی غفلت پر فنا اُس وقت ہستی خوب ہے
فندق	مونث	رند	کیون بھاتی ہے مردلکو تو دفندق یار	کیون جہان مین مجھے انگشت نما کرتی ہی
فوج لشکر ۱۲	مونث	صبا	نہ بچا امن سے گھر دل کو سمجھے لشکر غم	شکست پائیگی جو فوج قلعہ بند ہوئی
فولاد	مذکر	آتش	سختی ہجر یار سے دل مین ہوا جو درد	موم ہی ہماری آہ سے فولاد ہو گیا
فیر	مونث	ظفر	عاشق کو جو دکھائی فرنگی بچے نے توپ	پایا نہ کچھ وہ کہنے کہ بس فیر ہو چکی

لفظ	[illegible]	[illegible]	نظیر شعر	
فیض	مذکر	شیفتہ	اوس ماہوش کو غیر سیہ رو سے کام کیا	ہی فیض اپنے اختر بخت نژند کا
فیلسوف	مذکر	شوق	مکر کا بانی جھوٹ کا سر تاج	سنتے تھے فیلسوف دیکھا آج
			باب قاف	
قابو	مذکر	رند	وائے قسمت کیا حصر آئینے نے روئے نگار	شانے نے بھی کرلیا اوس زلف پہ قابو اپنا
قاب	مونث	انشا	پی گئے سب ساقیا تند شراب سیب کی	جھاڑ گئے نشہ مین ہم قاب کی قاب سیب کی
قارورہ	مذکر	مصحفی	سرخی رنگ شفق سے صاف ہوتا ہی عیان	آسمان گویا ہی قارورہ کسی محرور کا
قامت	مذکر	دبیر	تڑپا جو شہ کے ہاتھون پہ قامت سرک گیا	ٹوپی گری زمین پہ منکا ڈھلک گیا
قامت	مونث	انیس	سرو سے بڑھ کے تھا قد اس طرح کا قامت ایسی	اسد اللہ کی تصویر تھی صورت ایسی
قانون	مذکر	اسیر	کسی کو حکم خدا و رسول یاد نہین	زبان پہ خلق کے قانون ہی فرنگی کا
قبا	مونث	اسیر	بالیدہ تیرے آنے سے ایسا ہوا چمن	گل کی قبا ہزار جگہ سے نکل گئی
قبر	مونث	اسیر	ہو وہ بھی کوئی روز جو زار کہین اسیر	لو کربلا مین قبر مظفر علی بنی
قحط	مذکر	رند	یاد آیا ہے معشوقون مین بھی تعین الفتین	قحط اپنے عہد مین مہرو وفا کا ہو گیا
قد	مذکر	رند	ہنستے ہنستے دل لگی کے واسطے نایا جو آج	سرو کا قد اوس سہی قامت کے تانشانہ ہوا
قدح	مذکر	مومن	اونے جو دل کو منہ نہ لگایا دو نیم ہی	یہ جام جم ہوا قدح مل نہ ہو سکا
قدر عزت ۱۲	مونث	رند	لب شیرین سے ترش ہو کے کہے تلخ کلام	قدر سرکار نے کی خوب نمکخوارون کی
قدم	مذکر	صبا	عازم دشت جنون ہو کے مین گھر سے اوٹھا	پھر بہار آئی قدم پھر نے سے سر سے اوٹھا
قرار	مذکر	سودا	صد برگ جعفری گل اشرفی نے اب	کیسریا بانا کرکے یہ باہم کیا قرار

لفظ	رواج	استاد	نظیر	
			شعر	
قرآن کتاب اللہ ۱۲	مذکر	وزیر	ہاتھ چومینگے سبھی گبر و مسلمان میرے	ایک مین دست صنم ایک مین قرآن ہوگا
قران	مذکر	آتش	مبارک شب قدر سے بڑھی شب تھی	سحر تک مہ و مشتری کا قران تھا
قرص	مذکر	آباد	سرو ہو جلوہ جو دیکھے عارض پر نور کا	مہر تابان با قرص بن جائے وہین کافور کا
قرض	مذکر	مومن	ہم قرض یہ نقد دل اوسی دیتے ہین مومن	جس نے نہ کبھی آج تلک لے کے دیا قرض
قرطاس	مذکر	اسیر	رنگ اوڑتا ہے مٹتا اوس گل کے رخ حسن ہے	سادہ ہے قرطاس ماہ مصر کی تصویر کا
قسم سوگند ۱۲	مونث	ناسخ	تلوار کچھ نہین ترے ابرو کے سامنے	باور نہ ہو تو کھاؤن قسم ذوالفقار کی
قسمت	مونث	داغ	میری صورت بنی تو خاک بنی	قسمت اے صورت آفرین بنتی
قصد	مذکر	اسیر	فرہاد یہ پیغام نہین کوہ کنی کا	شیرین نے کیا قصد تری سر شکنی کا
قصر حویلی ۱۲	مذکر	ناسخ	کچھ سمجھ کر ناتوانی نے کیا ہے خم مجھے	قصر تن میرا بنا ہے جب بے محراب تھا
قضا تقدیر ۱۲	مونث	صبا	عشق نے اب کیا اور ہی عالم پیدا	زندگی تنگ ہے صورت قضا جلتی ہے
قضا موت ۱۲	مونث	آتش	روتے روتے مر گیا اک برق وش کی یاد مین	قسمت آتش مین لکھی تھی قضا برسات کی
قطب	مذکر	اسیر	ہر زہ گرد ہونگا کبھی ساتھ ہے مدد گوشہ نشین	مہر و مہ گھر کیا ہے پھرین قطب کہان پھرتا ہے
قطع	مونث	ظفر	جی مین آیا چوم لیجے ہاتھ بس خیاط کا	گل سراپا دیکھتے ہی جامہ دلبر کی قطع
قفس	مذکر	رند	فصل گل اوٹھتا ہے کب مجھ سے ستم صیاد کا	توڑ ڈالونگا اگر ہوگا قفس فولاد کا
قفل	مذکر	آباد	دہن کا لینگے بوسہ تک آئینے دو گیسو کو	اندھیری رات مین توڑینگے قفل اس گنج پنہان کا
قل موت ۱۲	مذکر	ناسخ	وصل کے ایام مین وہ شور قلقل ہو گیا	اب تو ساقی کی جدائی مین مرا قل ہو گیا
قلانچ	مونث	ذوق	وحشی کو دیکھا ہم نے اس آہو نگاہ کے	جنگل مین بھر رہا تھا قلانچین ہرن کے ساتھ

لفظ	جنس	شاعر	نظیر شعر	
قلق	مذکر	مومن	بے وجہ کہان یہ ماجرا ہے	یون بھی یہ قلق کہین ہوا ہے
قلقل	مونث	امانت	ہجر مین ہم کو قلقل مینا	صورت گریہ در گلو ہو گی
قلم	مذکر	ناسخ	وصف ابرو بعد مژگان کے جو مین لکھنے لگا	تیر سا سیدھا قلم مثل کمان خم ہو گیا
قلم	مونث	ظفر	ظفر جو خوف سے تیرا نہ کانپتا یہ ہاتھ	قلم تری دم تحریر ہل گئی تھی کیون
قلم	مونث	جان	باجی جینا مجھے وبال ہوا	دیکھ کر ایک نائی کی قلمین
قلمتراش	مونث	رشک لکھنوی	میرے لئے تراش رہی ہے سر قلم	کرتی ہے ہاتھ صاف تمہاری قلمتراش
قلمرو	مذکر	آتش	اللہ کے کرم سے بتون کو کیا مطیع	زیر نگین قلمرو ہندوستان ہوا
قلمرو	مونث	آتش	چند پریان بھی کرو مثل سلیمان تسخیر	یہ قلمرو بھی رہے زیر نگین تھوڑی سی
قلیا سورہ ۱۲	مونث	اسیر	کہہ کے الم جب اُس طفل نے مصحف پڑھا	ہو گیا بسمل معلم ختم قلیا ہو گئی
قمر	مذکر	ناسخ	قمر ہی کیا ترے آگے محاق مین آیا	کہ آفتاب بھی تو احتراق مین آیا
قنات	مونث	اسیر	نہین جو بائی سیر جہان وہ پردہ نشین	تو کیون فلک کی مثل قنات تنی ہے
قند	مذکر	نسیم	اب وہ مزہ نہین لب شیرین کے قند مین	چوسا ہوا ہے یہ کسی خدمت رسیدہ کا
قندیل	مونث	اسیر	ہمارا کعبۂ دل مین چراغ داغ روشن تھا	نہ تھی قندیل محراب فلک مین ماہ کامل کی
قوام	مذکر	نسیم	بوسون سے غیر کے لب شیرین ہوئے ہین تلخ	بگڑی وہ چاشنی وہ قوام عسل گیا
قول	مذکر	داغ	لب خشک ہو رہے ہین کف دست سرخ ہین	لو سچ کہو کہ قول رقیبون کو کیا دیا
قوم	مونث	حالی	وہ قومین جو ہین آج سرتاج سب کی	لونڈی رہینگی ہمیشہ عرب کی
قیامت	مونث	داغ	ابھی تو کھیل سمجھے ہو مگر اک دن دکھا دینگے	قیامت اس کو کہتے ہین قیامت ایسی ہوتی ہے

لفظ	روان	استاد	نظیر شعر	
			باب کاف عربی	
کاجل	مذکر	ناسخ	ہجر جانان مین نہین ظلمت سے کم نور سحر	دیدہ سیارہ و ثابت مین کاجل ہوگیا
کاٹ برش ۱۲	مذکر	اسیر	بے یار چمن مین صفت گل ہون جگر چاک	شبنم مین مگر کاٹ ہی سے ہیر کی کنی کا
کاٹ پھانس	مونث	شوق	دیکھ کر عقل میری جاتی ہے	جوب تجھے کاٹ پھانس آتی ہی
کار کام ۱۲	مذکر	نسیم	صلح کی امید پھر کل پڑ گئی	سہل ہو کر کار مشکل رہ گیا
کاروان	مذکر	ناسخ	جس جگہہ ہی حسن فوراً قدردان پیدا ہوا	چاہ مین یوسف گرا تو کاروان پیدا ہوا
کاروبار	مذکر	مومن	بیکاری امید سے فرصت ہی رات دن	وہ کاروبار حسرت و حرمان نہین رہا
کاغذ	مذکر	مومن	نامہ رونے مین جو لکھا تو یہ بھیگا کاغذ	کہ بنا ہم گہر صفحہ دریا کاغذ
کافور	مذکر	ناسخ	زیست بھر سونہ چھا مجھ کو چارۂ سودائے عشق	بار کا فور جنوطا ب داغ کو مرہم ہوا
کاکل زلف ۱۲	مونث	وزیر	کاکل جو اوس کے شعلۂ رخ سے سرک گئی	کالی گھٹا مین صف آیہ بجلی چمک گئی
کال	مذکر	اسیر	ابر مژہ تر کا نہ برسا جس سال	خاک کھیتون مین اوڑی قحط پڑا کال ہوا
کالبد	مذکر	ناسخ	شگفتہ مثل گل ہر فصل گل مین داغ ہوتے ہین	بنا ہی کیا ہمارا کالبد خاک گلستان کا
کام حلق ۱۲	مذکر	اختر	منہ پھر گیا رقیبون کا شیرین دہانی سے	کس درجہ تلخ کام ہوا ہے نبات کا
کام کار ۱۲	مذکر	اسیر	مفلسی مفلس کی منعم کی بجا ہی منعمی	مصلحت سے کب کوئی خالی ہی کام اللہ کا
کام مقصد ۱۲	مذکر	مومن	کام دل رنج و بلا کو سونپا	تم کو تو ہم نے خدا کو سونپا
کان گوش ۱۲	خذکر	مومن	بھر دئیے کان اوس سراپا ناز کے	خاک منہ مین تفرقہ انداز کے
کاہ۔ گھاس ۱۲	مونث	آتش	وہ کوہ ہون مین پرکاہ ہی گران جس کو	وہ کاہ ہون کہ کوہ پر جو بار ہوئی

لفظ	رواج	اسم	نظیر — شعر	
کایا	مونث	حال	عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا	پلٹ دی بس اک آن مین اوس کی کایا
کائنات	مونث	اسیر	مآل کار ہے دو گز زمین کفن دس گز	بڑی بساط نہین کائنات اتنی ہے
کائنات (دنیا)[۱۲]	مونث واحد[۱۲]	رند	رونا اگر یہی ہے تو طوفان آئیگا	اشکون مین کائنات بھر گئی بہی بہی
کباب	مذکر	اسیر	وہ پختہ کار ہون ساقی کہ کچھ مزہ نہ ملا	جلا دل اور جو لب تک کباب خام آیا
کبک	مذکر	آتش	چل نہین سکنے کا ہرگز تیری اٹکھیلی کی چال	پاؤن مین موچ آگئی کبک اوٹھی کر کھائیگا
کبوتر	مذکر	ناسخ	مرغ دل تب سے آپ کا ہے صید	جب کبوتر اوڑاتے تھے پر کا
کتاب	مونث	آتش	حجت ہی پھر نہ مذہب عشق ایک ایک داغ	سینہ میرا کتاب ہے علم الکلام کی
کٹار	مذکر	گویا	خون بہا اوس سے مانگئے تو کہے	کوڑی رکھتا نہین کٹار اپنا
کدو (موٹا کدو یا ریگی)[۱۲]	مذکر	وزیر	گئے سنا مرے سینے مین مثل دل شیشے	تمہارے محتسبو ہاتھ کیا کدو آیا
کر	مونث	مصحفی	گالیان روز تم اگر مجھے دے جاتے ہو	مجھ پہ روز آپ نے اس بات کی کر باندھی ہے
کر و فر	مذکر	صابر	ہی ہجوم نالہ و افغان و فوج اشک و آہ	ساتھ شہزادون کے صابر کر و فر اتنا تو ہے
کرامات	مونث واحد[۱۲]	اسیر	جام اگر ٹوٹ گیا کون کرامات گئی	خیر خم کی رہے ساقی تری خیرات گئی
کرامات (کرامت)[۱۲]	مونث واحد[۱۲]	رند	فخر کرتا تھا عبث کوہ کنی پر فرہاد	معجزہ عشق کا تھا اوسکی کرامات نہ تھی
کربلا	مونث	رند	مرتے تھے یون نہ تشنۂ دیدار آن کر	قاتل گلی تھی آگے تری کربلا نہ تھی
کرگدن	مذکر	ناسخ	کرگدن کا بھی ذرا حوصلہ دیکھے کوئی	اپنے قاتل کو پس مرگ سپر دیتا ہے
کرم	مذکر	جرات	بندہ خانہ مین جو آپ نے کرم تم نے کیا	پر لیا باتون ہی مین دلکو ستم تم نے کیا
کرن	مونث	ناسخ	چمکی چمک ہی ہے زیادہ ستارون سے	پاپوش مین لگاؤ کرن آفتاب کی

لفظ	رواج	اسامی	نظیر شعر	
کروٹ	مونث	ظفر	ترے بیمار کا یہ حال ہی اب ناتوانی سر	کہ کروٹ اے مسیحا زمان پھیری نہین جاتی
کڑک	مونث	ظفر	جب کان مین مرے نالے کی کڑک جاتی ہے	ابر مین رعد کی چھاتی سی دھڑک جاتی ہر
کس بل	مذکر	گوہر	نیم بسمل چھوڑنے سے تجھ کو حاصل کیا ہوا	آج وہ کس بل ترا اے تیغ قاتل کیا ہوا
کسک	مونث	داغ	کسک دل مین پھر چارہ گر ہو گئی	جو تسکین پہرو وہی ہو گئی
کشت	مونث	اسیر	آب و تاب و تیغ نے دل کی مٹا مین خواہشین	کشت دہقان ہی کو برق دیں نے برباد کی
کشف اللغات	مونث	اسیر	جلد تن سے کھلے غوامض روح	یہی کشف اللغات اپنی ہے
کشور	مذکر	جرات	یہ جوش اشک نے طوفان اوٹھایا ہی کہ اے جرات	کہے ہی کشور تن مین کوئی دم کو ڈھیتا ہی
کف	مذکر	اختر	یہین اعجاز کیا واہ مسیحا سے جہان	ید بیضا تو ہمارا کف گلگون تیرا
کف پا	مذکر	آتش	کیا چمک کر نکلا تھا صورت تلانے یار سے	سامنے خورشید کے اوس نے کف پا کر دیا
کف پا	مونث	مومن	آج ہم رنگ حنا ہے گریہ	مل دون آنکھین کف پا سے تیری
کفک	مونث	ظفر	ہی نا فلک کوئی گرداب بلا اور گول سیر زمین مین ہین صاف	ہی سا بلورین شمع ضیا پاؤنکی کفک ویسی ہی
کفن	مذکر	ناسخ	دے ڈوپٹہ تو اپنا ململ کا	ناتوان ہون کفن بھی ہو ہلکا
کل روز فردا ۱۲	مونث	ظفر	آدمی کہتے ہین جس کو ایک پتلا کل کا ہی	پھر کہان کل اس کو گر کل ہو ذرا بگڑی ہوئی
کل آرام ۱۲	مونث	امانت	نہ پونہچا آپ کو ساعد چھڑا کر پاس غیرون کے	کلائی ہاتھ مین لے کر مرے دل کو کل آئی ہی
کل عضو ۱۲	مونث	راحت	توڑ دی تو نے کل مری کل کل	دائی آوے تو بیکلی نکلے
کلام	مذکر	اسیر	بے زبان و بے دہن ہی نطق کام اللہ کا	سب کلامون سے ہی بالاتر کلام اللہ کا
کلک	مذکر	لاعلم فرہنگ آصفیہ ۱۲	لکھا ہو ترے حسن خداداد کی تعریف	ہی کلک مرے ہاتھ مین جبریل کے پر کا

لفظ	رواج	نام	نظیر شعر	
کلک	مونث	صوفی	زندان سے جو ہوتی ہے رہائی	یون کلک بیان پر ہے آئی
کل کل	مونث	ظفر	الٰہی خیر ہو گریہ کی شدت کل سے اور ہی ہے	نہ کر واعظ یہ کل کل مجھ سے فردا قیامت کی
کلہ - ٹوپی ۱۲	مونث	صبا	منعکس آتشی شیشہ ہو روئی پر جب کی	کلہ فقر تہ ظل ہما جلتی ہے
کلید	مونث	اسیر	وہان یار کے مضمون چھپینگے کیا ہم سے	زبان کلید ہے قفل در معانی کی
کمان	مونث	ناسخ	لاکھون ہی گوشہ گیرون کے ابرو نے خون کیے	ہر چند یہ کمان ہے بے تیر آپ کی
کمان حکم ۱۲	مونث	نکہت	جنگ ہے عشق سے آ نالہ عملداری کر	یعنے اشکون کے رسالے کی کمان نکلی ہے
کمر عضو جسم ۱۲	مونث	ناسخ	اس قدر پتلی کمر ہے اوس پری رخسار کی	کہتے ہین یہ بھبتی ہے اوس پر میر جسم زار کی
کمند	مونث	اسیر	ہزار کوس ہو محبوب دوڑ کر آئے	عجیب جذب کمند خیال رکھتی ہے
کمل	مذکر	سحر	روح کو ہوتا ہے منعم کے دوشالے سے حجاب	میر اکمل مرے تابوت پہ ڈالا ہوتا
کمل گلیم ۱۲	مذکر	ناسخ	اب کے جاڑے یون بسر کرتا ہون کوئی یار مین	خاک کا بستر ہے کمل سایۂ دیوار کا
کمیت اسپ ۱۲	مذکر	آتش	ترے فیل فلک رفعت سے تھے وہ بس وابستہ	کمیت خامہ مضمون کی سواری سے بہت بگڑا
کمین	مونث	مومن	اے حلقہ زلف دام داری ہے عبث	اے ناز و ادا کمین ہماری ہے عبث
کنار	مونث	مومن	خفقان الفتون سے ہم دم کی	طوق گردن کنار اب وغم کی
کنج گوشہ ۱۲	مذکر	مومن	گور مین بھی جوش غم دل نہ نکلا ہائے	آپ ہی مین ہم نہین جب کنج تنہائی ملا
کنکر	مذکر	ظفر	کیا کہون ان کی سادہ گھبرا ہین بیٹھے بیٹھے	مین نے شب گھر مین جو ان کے کوئی کنکر پھینکا
کنوار چھل	مذکر	جان	کبھی جھوٹون بھی تو نے آکے پوچھا کہ ترے جیوڑے کا حال کیا ہے	یہی اقرار تھے تو نے جسدم کنوار چھل تھام اوڑ مارا
کنوان	مذکر	آتش	ملاحت ذقن یار کا ہے ہر سو شور	عجیب لطف کا کھاری ہے یہ کنوان نکلا

لفظ	رواج	شاعر	نظیر شعر	
کنول	مذکر	آتش	ہمیشہ جوش گریہ سے رہا پانی مین اے آتش	کبھی تازہ نہ لیکن ہو اس دل کا کنول پایا
کوچ	مذکر	اسیر	یاران رفتہ سے کہو ٹھہرے ہوے چلین	اپنا بھی کوچ شام ہوا یا سحر ہوا
کوچ	مونث	ناسخ	تو نے جس روز سے قاتل یہ مری کوچین کاٹین	بوالہوس نے ترے کوچے کا گزر چھوڑ دیا
کودک	مذکر	ظفر	کودک اشک کو دیتا ہی جو تو گھر سے نکال	تو گلے میرے وہ اے دیدۂ تر پڑتا ہے
کوک	مونث	سحر	فزون تیر سے کوک کوئیل کی ہی	نہ پوچھو جو حالت میرے دل کی ہی
کوکب	مذکر	اسیر	ہرگز داخل اور قارون کے خزانہ مین درم	پست ایسا ہے اگر کوکب مری تقدیر کا
کولھو	مذکر	آتش	شیرین ان لبوں کی رکھتا جو تو تو کولھو	پانی سے تجھ کو پیلا ہے نیشکر نہ کرتا
کوہ	مذکر	ظفر	تمام بادہ کشی خاک مین ملی ساقی	پس اپنے حق مین یہ اک کوہ ہی گران ٹوٹا
کھال	مونث	اسیر	آتش افروزی کیا کرتا ہو دم بازی روز	ہی شکم غماز کا یا کھال ہی حداد کی
کھچاوٹ	مونث	رنگین	ہی اجی میری دوگانہ کی سجاوٹ خاصی	چمپئی رنگ غضب اوس پہ کھچاوٹ خاصی
کہرام	مذکر	رند	اکثر مشاعرے پہ ہوا بزم غم کا شک	کیا کیا مرے کلام پہ کہرام ہو چکا
کھنڈر	مذکر	ناسخ	اگر ہو سیاہ پر سمندر یقین ہی ہو خاک دم مین جلکر	سنا جو ہو آفتاب محشر کھنڈر ہی داغ آتشین کا
کہکشان	مونث	امانت	چھڑکے مانگ مین افشان وہ مہروش بولا	ستارے دن کو دکھاتی ہی کہکشان میری
کھگل	مونث	مصحفی	اوس در پہ کوئی جائے تو کیا خاک خوش آئے	بھر دی ہے ڈراڑ ون مین بھی کھگل کئی دن سے
کھوج	مذکر	مومن	غرض نام و نشان سارا بتایا	دل گم گشتہ کا یون کھوج پایا
کھیت	مذکر	اختر	آئینے مین لخت دل اشکو نمین بہتے ہی گئے	کھیت لالے کا کنارے جو نظر آیا مجھے
کھیت	مذکر	اسیر	کیا غم جلین جو خانۂ مضمون کی روشنی ہے	مشعل سے غول بنے ہو کب کھیت چاند کا

لفظ	رواج	سند	نظیر (شعر)	
کھینچ	مونث	داغ	ادائے داغ جذب عشق کی دیکھینگے اب کشش	کی اُس کشیدہ رو نے ہے ہم سے کماں کھینچ
کھیل (بازی)	مذکر	آتش	عشق نہفتہ ہوویگا اشکوں سے آشکار	یہ طفل کھیل کھیلینگے افشای راز کا
کیچڑ	مونث	اختر	تراہی میکدہ خمخانہ عالم بنا ساغر	ارے خمار کیچڑ بھی یہاں تلچھٹ کی پھرتی ہے
کیف	مذکر	نسیم	بیہوشیاں نصیب رہیں سامعین کو	کیف شراب ناب مرے ہر سخن میں تھا
کیل	مونث	ظفر	لے کے مرا نام رہیں مت دبا آہن کی کیل	مین ہوں تیرا دوست ظالم توڑنا دشمن کی کیل
کین	مونث	مومن	مری تعزیت مین نہ لا غیر کو	کہاں تک ستم پیشہ کین ہوچکی

باب کاف فارسی

لفظ	رواج	سند	نظیر (شعر)	
گات	مونث	آتش	جس نے باندھے ہو گاتی تجھے دیکھا ٹھٹھکا	دل ربا شی تھی مری جان تری گات نہ تھی
گاج	مونث	رنگین	گاج باریک جو جھلی سی ہو	ٹوکی تو اوس کی عجب جی سی ہو
گال	مذکر	صبا	لوگ کہنے لگے کندن پہ چڑھا ہی مینا	سبزہ خط وہ خوش رنگ ترا گال ہوا
گاو	مونث	امانت	تمہارے باغ کا سبزہ ہے کیا طراوت بخش	چرے یہ گھاس تو گاو زمین ہری ہوجائے
گاؤن	مذکر	آتش	لاشوں کو عاشقوں کے نہ اوٹھوا گلی سے یار	بسنے کا پھر یہ گاؤں نہیں جب اوجڑ گیا
گت (قسمی از سرود)	مونث	امانت	ستار میں بھی حسن بتی ہے رنگ نکو بجانے کی	پہن کر سرخ جوڑا گت بجا تجھے میں شہنائی کی
گرد (غبار)	مونث	ناسخ	چہرہ خورشید کا غازہ بنایا چرخ نے	گرد اوڑی آہ ماہ جب تیری تجلی گاہ کی
گرداب	مذکر	ظفر	ترے کیا بحر میں ڈوبے کہ ہم اب آپ حیراں ہیں	یہ دور آستیں یارب ہے یا گرداب پانی کا
گردباد	مذکر	ناسخ	شعلوں نے ہما سرو چراغاں بنا دیا	اوٹھا جو گرد باد ہماری غبار کا
گردن	مونث	آتش	اس قدر تنگ گریباں نہیں زیبا پیارے	پھانسی دیجئے اسے گردن ہے ہماری تیار

لفظ	تذکیر	نام	نظیر — شعر	
گرد و غبار	مذکر	ظفر	ظالم جو تو نہ ہوئے مکدر تو جھاڑ دو دن	سر پر عدو کے گرد و غبار اپنے ہاتھ کا
گردون آسمان	مذکر	ناسخ	شامل مرا گر کوئی ہوتا ہے اگر اے ناسخ	ساغر عمر کو گردون دہین بھر دیتا ہے
گرز	مذکر	اسیر	مرا مضمون نہ باندھے غیر اپنے شعر مین کہہ دو	نہین سنا کہ دست زال مین اگر گرز رستم کا
گرگ	مذکر	ناسخ	تو وہ یوسف ہے کہ تجھ پر گیا بشر دیوانے ہین	گرگ دیکھیگا تو کتا باؤلا ہو جائیگا
گروہ	مذکر	نسیم	کیا قوت بازو تھی زہے ہمت قاتل	دیکھا تو کئی کوس گروہ شہدا تھا
گرہ	مونث	اسیر	عقدہ ہائے دام سب منقار سے کاٹے تو کیا	اک گرہ ہم نے نہ کھولی خاطر صیاد کی
گریبان	مذکر	اسیر	آزردہ کیون ہو جامے سے باہر ہو کس لئے	چولی مسک گئی کہ گریبان پھٹ گیا
گز چنانچہ زمین گز	مذکر	اسیر	اس قدر مجھکو رہی اک سرو قامت کی تلاش	پھرتے پھرتے دشت مین مین گز زمین کا ہو گیا
گزار	مذکر	اسیر	نکل کے جسم سے کرتے ہین استخوان تعظیم	کبھی کبھی جو ہمارا گزار ہوتا ہے
گزر	مذکر	مومن	اس جوش طپش پر ہوئی مشکل ہے رسائی	صد شکر گزر غیر کا تا بام نہ ہوگا
گزک چاٹ	مونث	صبا	بوسے آنکھون کے کباب نرگسی ہین لذیذ	ساقیا ایسی گزک ہر جام پر ملتی نہین
گزران	مونث	سودا	باپ کے گھر مین چاٹ کر چینی	کر و گزران یار و تم اپنی
گزند ایذا	مذکر	وزیر	یہ تیرے اندھی گیسو مین زہر ہے قاتل	پڑا جو سانپ پہ سایہ اوسے گزند ہوا
گفتگو	مونث	آتش	پڑھا ہے ہم نے بھی قرآن قسم ہے قرآن کی	جواب ہی نہین رکھتی ہے گفتگو تیری
گل انگشت	مذکر	گویا	یہ کس نے ہاتھ اپنے لیا گل شمع محفل کا	ہوا گلگیر مین عالم جو شنفار عنادل کا
گل داغ	مذکر	ناسخ	عشق نے ہمکو دکھایا آج اعجاز خلیل	آگ سے پیدا ہمارے ہاتھ کا گل ہو گیا
گل پھول	مذکر	نسیم	بہار غنچگی دیتا ہے جو دل خستہ ہوتا ہے	پس از خندیدگی کھلاکے گل سربستہ ہوتا ہے

لفظ	جنس	سند	نظیر شعر	
گلاب	مذکر	ناسخ	ہوئی یہ شیشے سے نفرت فراق ساقی مین	کہ ہے گلاب بھی مجھ کو حرام شیشے کا
گلاب [illegible]	مذکر	امانت	غش آیا مجھ کو تو بولا چھڑک کے منہ کا عرق	ابھی یہ پھول سے تازہ گلاب نکلا ہے
گلخن	مذکر	ظفر	سدا دل شعلہ افروز آتش ہجران سے رہتا ہے	نہیں ہوتا ہے یہ گلخن کبھی اے جان مین ٹھنڈا
گلستان باغ	مذکر	نسیم	ایک ہو دو داغ سے دو چار پھر تو سیکڑون	کھلتے کھلتے پھول سینے پر گلستان ہو گیا
گلستان نام کتاب	مونث	آتش	تصویر کھینچی اوس کے رخ سرخ خام کی	اک صفحے مین قلم نے گلستان تمام کی
گلشن باغ	مذکر	وزیر	اپنے محبوب کا کوچہ رہے مسکن اپنا	بلبلو تم کو مبارک رہے گلشن اپنا
گلگون اسپ	مذکر	آتش	بوی گل کی طرح گرد راہ دکھلائی نہ دی	یار کا گلگون نسیم صبح سے چالاک تھا
گلگیر	مذکر	اسیر	گردن پہ کیون وبال لیا سر کو کاٹ کر	تقصیر وار شمع کا گلگیر ہو گیا
گلو حلق	مذکر	ناسخ	گیا ہون میں ہجر ساقی مین کہ لگ جائیگی ڈاک	بس گلو میرا ابھی شیشے کا گلو ہو جائیگا
گلیم	مونث	آتش	نہ روز ہجر ہی کچھ خوب ہے نہ شام فراق	گلیم بخت سیہ سیدھی ہووے یا اولٹی
گمان	مذکر	رند	سحر تک ہجر کی شب در کو کھولا لاکھ بار اوٹھ کر	گمان ہر مرتبہ گزرا ترے پاؤنکی آہٹ کا
گن	مذکر	ظفر	نام جس کا رہ گیا کچھ اوس کا گن باقی رہا	ورنہ جو یہان سے گیا ساتھ اوس کے اوس کا گن گیا
گنبد	مذکر	مومن	تپش سے خاک مین بھی عاشق مدفون نہ ٹھہر نکلا	کہ گنبد قبر کا جون گنبد گردون نہ ٹھہریگا
گنبد	مذکر	اسیر	مر گیا تھا دیکھ کر کس چشم وحشی کو اسیر	قبر پر بھی گنبد آہو نظر آیا مجھے
گنج	مذکر	آتش	محبت ہوتی ہے معشوق کو بھی عشق کامل سے	زمین مین دھنسا قارون کے گڑا ہے گنج قارون کا
گنج شہیدان	مذکر	آتش	لاشے لادو اوٹھوا کر نہ گرا دس کہیں اے قاتل اوجاڑ	ہے فقط آباد اک گنج شہیدان رہ گیا
گنگا	مونث	اسیر	ہم تو پیاسے رہے غیر کو دی پیر مغان	الٹی اس شہر مین بہتی ہوئی گنگا دیکھی

لفظ	رواج	استاد	نظیر — شعر	
گنہ	مذکر	آتش	حسن کس روز ہم سے صاف ہوا	گنہ عشق کب معاف ہوا
گود	مونث	رنگین	آج دروازے پہ نوبت جو دھری جاتی ہے	میرے کوکا کی اجی گود بھری جاتی ہے
گور (قبر)	مونث	ناسخ	سوچ اے منعم عمارت کا تو سے مذکور کیا	گور بھی ملتی نہین دنیا مین کیکاوس کی
گوش	مذکر	رند	آہ عاشق کان مین اوس کے نہین کرتی اثر	گوش گل فریاد سے بلبل کی کر ہونے لگا
گوشت	مذکر	اختر	نہ دانت مار رقیبون کے منہ پہ جانے دو	اجی یہ گوشت ہے بالکل حرام ہونٹون کا
گوکھرو	مذکر	رنگین	دوست کی تجھ پر نہین ہے ترے فرمائش اگر	تو یہ تو نے گوکھرو اچھا سیا کس واسطے
گول [illegible]	مونث	ظفر	جام و مینا و سبو سے تو بجھی اپنی نہ پیاس	ہم نے ساقی منہ سے اب بھر کر لگائی گول ہے
گون (خواہش)	مونث	ظفر	ہم کو ہے بوسہ لب سے گون	نہین صہبا سے غرض گوار کی گون
گوہر	مذکر	وزیر	عرق آلود رخ ہے چاندنی مین یون نزاکت سے	کہ گویا گوہر اک دریا نورانی مین ڈوبا ہے
گھات	مونث	آتش	کمر یار بھی از بس کہ نہایت نازک	سوجھتی بندش مضمون کی کوئی گھات نہ تھی
گھات [illegible]	مونث	اسیر	پڑا ہون بستر غم پر فقط مریض نہین	مزاج پوچھنے آئین وہ گھات اتنی ہے
گھاٹ	مذکر	ناسخ	قاتل عالم ہے عریانی مین عالم یار کا	گھاٹ اوس کے تیرنے کا گھاٹ ہے تلوار کا
گھاس (قسم [illegible])	مونث	امانت	جو حسن سبز کی تاثیر اک ذری ہو جائے	ترے دوپٹہ کی گھاس اے صنم ہری ہو جائے
گھاس [illegible]	مونث	اسیر	اے دل دوا ہو کیا مرض اہل دید کی	بوٹی قبا کی گھاس نہین ہے فرید کی
گھاؤ (زخم)	مذکر	ظفر	رکھتے ہین سیکڑون وہ سوزن مژگان لیکن	کوئی پوچھے کہ سیا آپ نے گھاؤ کس کا
گھٹا (بادل)	مونث	نسیم	ترشح آنسوؤن کا ہو رہا ہے	گھٹا امڈی ہوئی ہے چشم تر کی
گھر (مکان)	مذکر	گویا	جی مرا تن سے سفر کر ہی گیا	وہ تو گھر مین رہے یہان گھر ہی گیا

لفظ	زبان	اسم	نظیر شعر	
گھر جامہ ۱۲	مذکر	وزیر	صحرا مین پاؤن پڑ گئے مجھے خار رکھتے ہین	ہو گئے دل مین گھر تر خانہ خراب کا
گھر	مذکر	صبا	اک بت سے چھوٹ کر جو ملے دوسرے سے دل	یہ جانئے کہ آئینے کا گھر بدل گیا
گمر سوتی ۱۲	مذکر	ناسخ	اجی یہ عرش معلی کے گوشوارے کا	گمر کہان سے تمھارے بلاق مین آیا
گھروندا	مذکر	آتش	ہون وہ ابتر طفل جس کو نہ جا کھیل ہی	کنج مرقد ہی گھروندا میری بازی گاہ کا
گھڑاون	مونث	رنگین	معروف سی کہدو وہ کہین ہاتھ اوٹھائے	سوئی سے کہین ہو گھڑاون جنگی
گھڑیال جانور آبی ۱۲	مذکر	اسیر	سہما شب وصال صدا سن کے دل مرا	گھڑیال اوس کے واسطے گھڑیال ہوگیا
گھڑیال ساعت ۱۲	مونث	ظفر	ہر گھڑی ہی سینہ کوبی ہر گھڑی فریاد ہی	پوچھیں گھڑیال کیون گھڑیال ہم ہی ہوگئی
گھمسان	مذکر	امانت	طبل وغا کے بجتے ہی گھمسان ہوگیا	دونون طرف لڑائی کا سامان ہوگیا
گھمنڈ	مذکر	سحر	آخر ستم رسیدۂ ہجران نکل گیا	سارا گھمنڈ اے بت نادان نکل گیا
گہن کسوف ۱۲	مذکر	اسیر	چاند سا رخ ہی تہ زلف تو بوسہ ہو عطا	کیجئے صدقے کی تدبیر گہن پڑتا ہی
گہن سندان ۱۲	مذکر	اسیر	پہلوان نتے ناہین دبکے تمھارا لوہا	ہاتھ تلوار کا پڑتا ہی کہ گہن پڑتا ہی
گھونٹ	مذکر	رند	فراق یار مین مدکوری کا کیا ہی اوساقی	جلن تیزاب کی ہوتی جو پیتا گھونٹ پانی کا
گھونگٹ	مذکر	مومن	پھر کس لئے گھونگٹ رخ روشن پہ لیا ہی	پھر کیون نہ سے سر وہی پہلی سی حیا ہے
گیاہ	مونث	خستہ	گلیم عقل مین کم عقل آ آگرا اوٹھاتے ہین	گیاہ خشک صحرای مضامین جو کہ چھٹتی ہی
گیسو	مذکر	گویا	کھل گیا گیسو چمن مین کس بت گل فام کا	موج بو گل مین عالم ہو گیا گل دام کا
گیند	مونث	ظفر	جی نزاکت سے کلائی کی دھڑکتا ہی مرا	ہاتھ بن گیند اوٹھا تم نے اوچھالی بیڈھب

باب لام

لفظ	اوزان	استاد	نظیر شعر	
لات پاؤن[12]	مونث	صبا	رفتار سے کرتے رہو پامال بتون کو	چلتی سر عزا پہ رہے لات تمھاری
لاجورد	مذکر	آتش	کرتے مصور اوس کو تصویر خضر مین صرف	ہوتا جو تیرے خط سا کچھ لاجورد پایا
لاش	مونث	رند	آتش ہجر سے جل بھن کے موا جو عاشق	لاش اوس کی تہ مدفن بھی جھلستی ہوگی
لاگ	مونث	مومن	مہروشون سے لاگ سی دل کو	گرم رکھے اک آگ سی دل کو
لاف	مذکر	آتش	وہ دہن ہون نہ نکلا حرف غرور	وہ زبان ہون نہ جس سے لاف ہوا
لال جانور[12]	مذکر	وزیر	رنگین لب لعل کی صدا ہے	کیا خوب یہ لال بولتا ہے
لالچ	مذکر	ناسخ	حسن بھی کیا چیز ہے زاہد ذرا انصاف کر	اپنے بندون کو خدا دیتا ہے لالچ حور کا
لام	مذکر	اسیر	چڑھائی ہے خطن پر یا خطا پر و لکھیے کیا ہو	کئی دن سے بندھا ہے لام اوس زلف پریشان کا
لب	مذکر	مومن	منہ مین کیسا خم صہبا کے بھر آیا پانی	تیرے لب سے جو لب ساغر سرشار لگا
لباس	مذکر	ظفر	نہ ہووین سوسن و نسرین خجل کیونکر کہ ہے زیبا	لباس اوس ماہ پیکر کا سیہ ایسا سپید ایسا
لب بام	مذکر	ذوق	قسمت تو دیکھ ٹوٹی ہے جا کر کہان کمند	دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا
لپیٹ	مونث	اختر	گر آئی نہ بو الفت محبوب کی تو کیا	دیگا نہ لپٹ قبر پہ میری اگر ایسی
لت	مونث	میر	پاؤن میرا کلبۂ احزان مین اب رہتا نہین	رفتہ رفتہ اوس طرف جانے کی مجھ کو لت ہوئی
لٹھ	مذکر	نسیم	بولا وہ کہ یہ جو لٹھ مرا ہے	موسے کا عصا ہے اژدہا ہے
لجام	مونث	رند	گردش ہے آسمان کو میری دعا کے ساتھ	ہاتھ آگئی ہے سیر لجام اوس کبود کی
لچک	مونث	ظفر	نوخیز کچین دو غنچے مین ہے نرم شکم اک خرمن گل	باریک کمر جون شاخ گل رکھتی ہے لچک پھر ویسی ہی
لحد	مونث	اسیر	غیرت کا ہے مقام زمانے کا انقلاب	تکیہ فقیر کا ہے لحد بادشاہ کی

لفظ	رواج	اسم	نظیر شعر	
لخت	مذکر	نسیم	بڑے ثابت قدم یاران ایذا دوست ہوتے ہین	کہ اشک دیدہ سے لخت جگر ہو کر بہم نکلا
لڈو	مذکر	برق	لذت فراق و وصل کی دونون مین دیکھی زہر	بوسے وہان یار کے لڈو ہین بور کے
لشکر	مذکر	آتش	اے پری شیفتہ ہوتے ترے جن و انسان	عشق بازون سے سلیمان کا لشکر ملتا
لطف	مذکر	میر	کب لطف زبانی کچھ اوس غنچہ دہن کا تھا	برسون ملے پر ہم سے صرفہ ہی سخن کا تھا
لعاب آب دہن ۱۲	مذکر	ناسخ	شیرین سخنی ایسی کہان پائی کسی نے	چھوٹا ہی قمر منہ مین لعاب اُس کے دہان کا
لعاب چکپاوا ۱۲	مذکر	جان	نگوڑی بھنڈیان ایسی ہی یہ ہوتی ہین	کسی جتن سے پڑکا لعاب رہتا ہی
لعل	مذکر	آتش	روا رکھ کلفت ایام مین بھی قدر نیکونکی	پھٹے کپڑون مین بھی اونکو سمجھے لعل گودڑ کا
لعن	مونث	اختر	رو سجدے کیے نہ کروائے ان ہاتھون سے	بر زبان لعن پی لات و منات آپہونچی
نقب	مذکر	ناسخ	یہ اُس کے ہی ساعد لکا عالم کہ جسنے دیکھی وہ صدم ہوا	نیام تیغ قضا سے مرم نقب ہے قاتل کے آستین کا
لکیر	مونث	ظفر	جب لکیرین سی تری چین جبین کی کھچ گئین	سر پہ تلوارین قمر سو بغض و کین کی کھچ گئین
لگاوٹ	مونث	اسیر	سر جاتا ہی کسی روز گرائے خنجر یار	یہ لگاوٹ تری ہر بار نہین اچھی ہی
لگن	مذکر	اختر۱	شیشہ تو نہین جو صدمہ ہی ال جائیگا آسا ہی بن	آپ کے پاون تو نازک ہین لگن پتھر کے
لمبر	مذکر	اسیر	بھیجا جو ہم نے لکھ کے فرنگی پسر کو خط	یہ بھی لکھا کہ ڈاک مین لمبر پل گیا
لنگر	مذکر	اسیر	دہشت ہمین تلاطم دریای غم سے کیا	دل ہی جہاز صبر ہی لنگر جہاز کا
لو	مونث	اسیر	سوا کاہش جان اور کچھ نہین حاصل	عبث ہی شمع کو تیری اے پتنگ لگی
لوا	مذکر	اختر	نوبت فتح و ظفر سے سینہ کو ٹینگے رقیب	اب لوائے عشق فوج حسن پر خم ہو گیا
لوٹ	مونث	صبا	لُٹتی ہی فوج آرزو دل سے	لوٹ قارون کے مال کی ہوتی

۱ے مطلع تیرہ کیا بنائے معبود کہین مین یہ پتھر کے پونچا جاتا ہو ... ۱۲

لفظ	رواج	اسناد	نظیر / شعر	
لوح "تختی"	مونث	ناسخ	بہت اوس سیم تن کی مدح کے مضمون سوجھی ہین	مجھے درکار ہین لوحین لیے پتھر پر چاندی کی
لوز "شیرینی"	مونث	اختر	حسن کی لوز جب نظر آئی	عشق مین بوے نیشکر آئی
لونگ	مونث	انشا	مین جھجک اوٹھی لے کے انشا نے	کل چبھو دی جو میری ران مین لونگ
لہر "موج"	مونث	ناسخ	شغل دن کا ہے ترے عشق مین اے بحر حسن	رات دن بیٹھا گنا کرتا ہون لہرین آب کی
لہو	مذکر	صبا	محضر ہمارے خون کا ہوگا یہ حشر کو	اچھا ہوا لہو ترے دامن مین بھر گیا
لیل	مونث	اختر	جب محمد سا نبی گذرا تو دنیا ہی خاک	پیٹیے دن ہے کہ وہ لیل وفات آپہونچی

باب میم

لفظ	رواج	اسناد	نظیر / شعر	
ماتم	مذکر	ناسخ	کیا کہین مرگ احبا مین جو ہم کو غم ہوا	گر مرا دشمن کوئی کا اوس کا بھی اک ماتم ہوا
ماٹ	مذکر	اسیر	چرچا بہت دروغ کا ہے زیر آسمان	شاید کہ ماٹ نیل کا کوئی بگڑ گیا
ماجو	مذکر	جان	مسی خراب ہوتی ہے کوکا تو ڈھونڈھ لا	سوسن کو طاق مین نہین ماجو نظر پڑا
مار "سانپ"	مذکر	ناسخ	کاکل پیچان جانان کا اگر غم ہے یہی	سوکھ کر مار سیہ مانند مو ہوجائیگا
مار "زد"	مونث	ناسخ	نہین تلوار کی حاجت جو دشمن ہو اوسے زر دے	زیادہ ہوتی ہے لوہے سے اول مار سونے کی
ماش	مذکر	جان	پھلنا جو مولوی کیا پڑھ کے جادو ماش مارا ہے	پری خانم نے پکے جن کو شیشے مین اوتارا ہے
مان "عزت"	مذکر	ظفر	الطاف و کرم ذرون پہ رہتا ہے تمہارا	تم جانتے ذرا بھی نہین مان کسی کا
مانگ	مونث	ظفر	مانگ کیا زلفون مین ظاہر ہے بت مغرور کی	صبح نکلی پھاڑ کر چھاتی شب دیجور کی

لفظ	رواج	نام	نظیر شعر	
مآل	مذکر	مومن	بے کار نہ ہو یوں ڈرتے ہے اے کاش	ناکام مآل کار ہوتا
مال	مذکر	آتش	افسوس ہے انسان نہ ہو علم کا جویا	وہ مال ہے بے صرف سے جو کم نہیں ہوتا
مال	مذکر	ظفر	کوئی ہستی سے نہ لے جنس خرا عمال نکو	کہ یہی مال سوی ملک عدم چڑھتا ہے
مالا	مذکر	شہادت	ای شہادت میں نہیں طلب جز اوہار کا	چاہئے زیور میں مالا تیغ جوہر دار کا
ماہ (چاند)	مذکر	مومن	دل کہین رخ روشن نہ چھپیگا ہرگز شوق	ماہ پردہ میں کتان کے کوئی پنہان ہوگا
ماہتاب (چاند)	مذکر	صبا	یہ وہ فلک ہے کہ جس کے سبب سے عالم میں	نہ ایک حال پہ دو روز ماہتاب رہا
مت (عقل)	مونث	صبا	او لٹی تقدیر مری قسمت اغیار پھری	ہائے کیسی تری مت آبت عیار پھری
مت (عادت)	مونث	نسیم	اے جان لڑکپن کی تری مت نہیں جاتی	ہاں سچ ہے کہ بگڑی ہوئی عادت نہیں جاتی
متاع	مذکر	نسیم	کی گھر ریزی جو ہمارے آبلون نے ٹوٹ کر	تھا متاع عمر جو تف بیابان ہو گیا
متاع	مونث	ظفر	بلا غارتگری آتی ہے ظالم تیرے غمزے کو	متاع صبر و طاقت سب مری اک پل میں غارت کی
مثال (تشبیہ)	مونث	ناسخ	دی تیری پیارے پیارے رو سے وگیسو سے مثال	منہ ہے پیارا صبح کا گیسو ہے پیارا شام کا
مجال	مونث	ظفر	ہر ایک بات ہو بند پر مرے زبان گویا	مجال ہو جو ترے آگے گفتگو کی مجھے
محراب	مونث	صبا	صحت سوزش دل کی جو دعا کرتا ہوں	آگ لگ اوٹھتی ہے محراب دعا جلتی ہے
محرم (انگیا)	مونث	جان	وہ ماہ تھا پائی رات کو کی مجھ سے چاند خان	محرم کتان کی تم نے مری تار تار کی
محفل	مونث	ناسخ	جتنا ہے عیش اتنا قدر اوس کو نہیں ثبات	برہم شتاب کیوں نہ ہو محفل شراب کی
محک (معیار)	مذکر	ناسخ	نفاق اوس سے نہاں کیا ہو چھپے شہر کی خفی کہوں	محک ہے اوس کا سنگ آستانہ نیک اور بد کا
محل (موقع)	مذکر	نسیم	سلطان کا جو عہد بے خلل تھا	گھر والون کو خوف کا محل تھا

شعر (نظیر)		استاد	زبان	لفظ
اوس ماہ کی وہان محل سرا تھی	دل بر نام ایک بیسوا تھی	نسیم	مونث	محل سرا
کچھ دنون مین نہ یہ لیلی نہ یہ محمل ہوگا	وکو ہین نفس چند کے تا فرصت عمر	نسیم دہلوی[۱]	مذکر	محمل
رنج فولاد سے زاہد ہین محن پتھر کے	سختیان جور بتان کی نہ بیان کر اختر	اختر[۱]	مذکر	محن
برباد کسی شخص کی محنت نہین جاتی	فرہاد کی مرقد سے یہ آتی ہین صدائین	داغ	مونث	محنت
جب دیکھی ہی خواب مین محل حسام کا	غافل مری طرف سے ہی شمشیر یار کی	اسیر	مذکر	محل قسمہ پاچہ[۲]
دائرہ مہتاب شک کہکشان مد ہو گیا	خط ہوا روشن جو لکھا عارض جانان صاف کا	اسیر	مذکر	مد
مد ہی شبیہ آپکے دار و نزار کی	قاصد بہ لہو غور سے عرضی کو دیکھئے	ناسخ	مونث	مد
شبیہ یار کھچین پانچ سات اتنی ہے	مداد فکر سہان تک بھری ہے سینے مین	اختر	مونث	مداد
آٹھوین ساتوین کی مجھ سے ملاقات رہی	نہ وہ صحبت نہ وہ الفت نہ مدارات رہی	رند	مونث واحد[۳]	مدارات
مدت اسے نرگس شہلا گذری	قابل دید نہ دیکھین آنکھین	رند	مونث	مدت
اب چاہئے ہی مجھکو مدد بو تراب کی	ناسخ فلک نے خاک مین لیکر ملا دیا	ناسخ	مونث	مدد
موقع وہ ملا تو کیا برا تھا	جو مدعیون کا مدعا تھا	نسیم	مذکر	مدعا
طرہ ہفتاد و دو ملت پہ یہ مذہب نکلا	ہر طریقہ سے ہی بڑھ کر روش وحشی زلف	اسیر	مذکر	مذہب
نہال ہوکہ مراد اب تمھاری آتی ہے	کھلیگا لالے کا تختہ سبھا مین اے یارو	امانت	مونث	مراد
ایسے جو کھانستے ہو کیا کالی مرچ کھائی	کوئی پکارتا ہی کیون خیر تو ہی بھائی	نظیر	مونث	مرچ
لاغری کے سوا مرض نہ رہا	ظاہر آزار کچھ غرض نہ رہا	مومن	مذکر	مرض
کہ مرغ روح دام کاکل پیچان مین پھنستا ہی	رگ جان جاتا ہون مین ہر ہر موئے مشکین کو	ناسخ	مذکر	مرغ طائر[۱]

لفظ	جنس	سند	نظیر — شعر	
مشعل	مونث	امانت	فروغ شعلۂ رخسا آتش ناک کیا کم تھا	دم رقص صنم مشعل بردستی ہی روشن کی
مشق	مونث	اسیر	مشق کی یہ الفت زلف بت خودکام کی	ہوگیا قد جھکتے جھکتے صاد صورت لام کی
مشک (نافہ)	مذکر	ناسخ	صبح تک بچنا نہین ممکن شب فرقت مین آج	پیکر زخمو نمین بھرا ہی مشک سارا شام کا
مشک (چھاگل)	مونث	دبیر	تیرون سے مشک چھد گئی مجھ بے گناہ کی	پیاسی بہن سے لو قسم اپنی پیاس کی
مشکل	مونث	رند	مصیب محبت مین اے دل پڑیگیا	ابھی سہل ہی آگے مشکل پڑیگی
مصیبت	مونث	داغ	اے داغ سلامت رہین فہمان ہمارے	جو آتی ہی آفت تو مصیبت نہین جاتی
مضمون	مذکر	آتش	مصرع سرو مین لاکھون ہی نکالو شاخین	باندھو مضمون جو قد یار کی رعنائی کا
مغز (گودا)	مذکر	صبا	اوس گل کے داغ عشق نے ایسا گیا گداز	گھل گھل کے مغز شمع کے سر سے نکل گیا
مقدر	مذکر	اسیر	مقدر استراحت کا مکان دیتا تو ہم لیتے	زمین گور سے جانا آسمان دیتا تو ہم لیتے
مقیش	مذکر	مومن	آنچلون سے کہو مقیش کہان جھڑتا تھا	کب دوپٹہ یہ مری طرح گرا پڑتا تھا
مکافات	مونث (واحد)	رند	ترک کرنی تجھے اے شوخ ملاقات نہ تھی	گنہ عشق کی میری یہ مکافات نہ تھی
مکان	مذکر	ناسخ	رٹ ہی جس کے نام کی اوسکا نشان ملتا نہین	لا مکان تک ڈھونڈھ مارا ہی مکان ملتا نہین
مکتب (رسم)	مذکر	دبیر	جز شیر اور کچھ نہین ان کی غذا ابھی	نے گھٹنیون چلے ہین نہ مکتب ہوا ابھی
مکر (حیلہ)	مذکر	اسیر	اہل دین کی اور خصلت طرز دنیا اور ہے	مکر ان شیرون سے ہوسکتا ہی کب روباہ کا
مگس	مونث	ظفر	خال سیاہ کب لب شیرین پہ ہی ترے	شکر سی ہی جما کے مگس پر لگی ہوئی
ملال	مذکر	نسیم	نہ گھورئیے مجھے بوسہ اگر لیا تو لیا	رقیب دل مین سمجھ لو اگر ملال ہوا
ملائک	مذکر (واحد)	اختر	ہوگیا بندہ ملایک بھی ترے انداز کا	کیا بیان کیجیے خداوند دو عالم ناز کا

لفظ	جنس	نام	نظیر شعر	
مرغ سلیمان	مذکر	آتش	عاشق اس غیرت بلقیس کا ہون اے آتش	بام تک جس کے کبھی مرغ سلیمان نہ گیا
مرقع	مذکر	اسیر	ہستی نقاش قدرت صاف ظاہر ہو گئی	موسم گل مین مرقع دیکھ کر گلزار کا
مرکب	مذکر	مصحفی	وہ اوگھٹ راہ ہے اے مصحفی دشت محبت کی	کہ سم لیتا ہے مرکب جس مین پریکہ تازون کا
مرگ	مونث	رند	مرگ عاشق آپ کو منظور اوجانی ہوئی	دوستی کاہے کو ٹھہری خصمی جانی ہوئی
مرہم	مذکر	ناسخ	سوزش ہے داغ مین کبھی ہے برنگ آفتاب	چاہیے جراح مرہم صبح کے کافور کا
مریخ	مذکر	آتش	لباس سرخ پہن کر جو وہ جوان نکلا	پناہ مانگتا مریخ آسمان نکلا
مزاج	مذکر	صبا	آتے ہی فصل گل کے جنون ہو گیا ہمین	بدلی جو رت مزاج برابر بدل گیا
مزار	مذکر	وزیر	نازنے دی نہ رخصت آگے اوسے	دو قدم جب مرا مزار رہا
مزار	مونث	میر	کیا ظلم ہے اوس خونی عالم کی گلی مین	جب ہم گئے دو چار نئی دیکھین مزارین
مزرع	مونث	رند	آبیاری ابر رحمت نے نہ کی اب کے برس	مزرع امید اپنی خشک بے پانی ہوئی
مزہ	مذکر	ظفر	اگر کچھ منہ سے بولون ہون مزہ الفت کا جاتا ہے	اگرچہ چپکا ہی رہتا ہون کلیجہ منہ کو آتا ہے
مژگان	مونث	ظفر	ہجوم اشک سے مژگان اگر اونچی نہین ہوتی	تعجب کیا کہ شاخ پر ثمر اونچی نہین ہوتی
مژہ	مونث	ظفر	کیا کہون جس دم مژہ اوس فتنہ گر کی ہل گئی	نوک سی گویا جگر مین نیشتر کی ہل گئی
مساس	مذکر	ناسخ	رہ گیا مین نا مسوس کر دل کو	کب میسر مجھے مساس ہوا
مستزاد	مذکر	اسیر	مصر نگین آنکھ کی تعریف مین مصرع لکھ کر	مستزاد اور لگا دیتے ہین دنبالے کا
مسجد	مونث	ناسخ	تصور ہو بت سیمین بدن کا بھی نمازون مین	ہوا واجب کوئی مسجد کرون تعمیر چاندی کی
مسند	مونث	اسیر	یاد آتی ہے اسیری مین فقیری کے مزے	بوریا خوب تھا مسند ہمین درکار نہ تھی

لفظ	رواج	استاد	نظیر شعر	
ملبوس	مذکر	مومن	یہ آب و رنگ کہان لعل اور زمرد کو	مگر دیا ہی گل و سبزہ نے انہین ملبوس
ملک فرشتہ ۱۲	مذکر	اسیر	ممسک نہین مین جاتلک اپنی کھلادون	مہمان ملک الموت مرے گھر نہین آتا
مُلک شہر ۱۲	مذکر	ناسخ	گھر اپنا حادثون سے جو برباد ہوگیا	اندوہ غم سے ملک دل آباد ہوگیا
مَتن جسم ۱۲	مذکر	نصیر	تمہارا خال رخ زلفون مین جب ای سیمتن چمکا	تعجب ہے کہ دو مارسیہ مین ایک من چمکا
منبر	مذکر	آتش	بادشہ حسن نے اے یار بنایا ہی تجھے	خطبہ پڑہتا ہون ترا مین جو ہی منبر ملتا
منتر	مذکر	اسیر	کیا ہاتھ مین اس افعی گیسو کو لگا دون	افسون نہین آتا مجھے منتر نہین آتا
منجن	مذکر	اسیر	تیز دندان طمع رہتے ہین چشم یار پر	چاہئیے منجن مجھے خاکستر بادام کا
مندیل	مونث	رند	نہ جایا کرو بزم رندان مین اے شیخ	یہ مندیل اک دن اوچھل جائیگی
منزل ٹھکانا ۱۲	مونث	صبا	چاہئیے بہر تلاش یار از خود رفتگی	منزل مقصود بے قصد سفر ملتی نہین
منزل فاصلہ راستہ ۱۲	مونث	صبا	بہت طریقے گئے اختیار	کسی راہ سے طے نہ منزل ہوئی
منزل [illegible]	مونث	امانت	رکھنا قدم اے دل رہ وحشت مین سمجھ کر	زنجیر کا ہے سامنا منزل یہ کڑی ہے
منقار چونچ ۱۲	مونث	ناسخ	زر گل کے تصور مین ہوئی ہی اس قدر نالان	کہ بلبل کی قفس مین ہوگئی منقار سونے کی
منظر	مذکر	غالب	صبحدم دروازۂ خاور کھلا	مہر عالمتاب کا منظر کھلا
منگل [illegible]	مذکر	صبا	آیا اپنے پاؤن ماہ دو ہفتہ شہر سے	اے جنونی لے دن پھر جنگل مین منگل ہوگیا
مینہ برسات ۱۲	مذکر	غالب	سوز دل کا کیا کرے باران اشک	آگ بھڑکی مینہ اگر دم بھر کھلا
مُنہ [illegible] ۱۲	مذکر	مومن	مر گئے ہجران مین چھپایا ہے منہ	لو منہ اوس پردہ نشین کا کیا
منہ رخ ۱۲	مذکر	مومن	یہ چلی ہے چڑہٹ مجھے نہ دکھلا منہ	اے شب ہجر تیرا کالا منہ

الفاظ	زبان	نام	نظیر شعر	
مُنہ مرض ۱۲	مذکر	اسیر	نہ گئی قلقل مینا کی مرض مین تقلید	غرغرہ مے سے کیا منہ جو ہمارا آیا
مُنہ طاقت ۱۲	مذکر	اسیر	وہ زخمی ہون مرے غم سے گریبان چاک ہین عیسیٰ	کری بخیا مرے زخم جگر کو منہ ہی سوزن کا
مو عیب ۱۲	مذکر	آتش	تیرے دندان مین دکھائی دی جو مسی کی لکیر	اے پری در نجف مین مو نظر آیا مجھے
مو بال ۱۲	مذکر	ظفر	رہیگی گر خلش دل مین یون ہی اس نیش مژگان کی	تو نشتر سا بدن پر میرے ہر ہر مو بن کے نکلیگا
موباف	مذکر	اسیر	مشک و گلاب سے کیا آئیگا ہوش ہم کو	غش مین کوئی سنگھاوے موباف اوس پری کا
موت مرگ ۱۲	مونث	مومن	غم مقصد رسی تا نزع اور ہم	اب آئی موت بخت نارسا کی
موتی	مذکر	اسیر	لگائین افسر دندان مین اپنے سلطان پر کہان پائین	کسی کے ہاتھ کب آتا ہے موتی میرے آنسو کا
موتیا	مونث	داغ	دل کی کلی نہ تجھ سے کبھی اے صبا کھلی	چمپا کھلا گلاب کھلا موتیا کھلی
موج لہر ۱۲	مونث	ناسخ	وہ اشک بار ہون کہ مری چشم تر کو ہائے	تار نگہ کے بدلے ملی موج آب کی
مور چیونٹی ۱۲	مذکر	صبا	دیدۂ غور مین اعلیٰ ہوئے ادنیٰ ادنیٰ	ایک اک مور بھی رتبے مین سلیمان نکلا
مورچال مفتحہ ۱۲	مونث	ناسخ	کیا کم تھین کچھ مژہ کی صفین میرے قتل کو	قایم جو فوج خط نے صنم مورچال کی
مورچھل	مذکر	ناسخ	جو کہ ادنی ہین خوشامد سے وہ اعلیٰ ہوتے ہین	مورچھل افسر یہ ہوتا ہے دُم طاؤس کا
موسم	مذکر	آتش	زوال حسن ہے عاشق کنارہ کرتے جاتے ہین	بہار باغ ہوتی ہے خزان موسم ہے پت جھڑ کا
مول قیمت ۱۲	مذکر	آتش	دل بیچتے ہین عاشق بے تاب لیجئے	قیمت وہی جو مول ہو مال مزید کا
موم	مذکر	آتش	سخن سخت مین سنتا ہون لب شیرین سے	عہد مین آپ کے نہین موم عسل مین ہوتا
مونچھ	مونث	نظیر	ذرا سی بات مین اکھڑ کے بیچ لیوین اُکھاڑ	ہر ایک مونچھ یہ تیری جو تاو کھائی ہے
مہتاب	مونث	امانت	دکھلا گئی اوج اپنا جو اوس رخ کی تجلی	چھٹکی رخ بدر پہ مہتاب غضب کی

لفظ	رواج	نام	نظیر شعر	
مُہر سکا بین ۱۲	مذکر	اسیر	ساقی سے یہ پوچھتا ہے قاضی	کیا مہر ہے دختر عنب کا
مہر - آفتاب ۱۲	مذکر	اسیر	حسن کا جلوہ دوپٹے مین چھپا ہو عبث	مہر روشن چار پردو مین نہان رہتا نہین
مہر - الفت ۱۲	مونث	صبا	عذاب حشر کہان پرسش گناہ کہان	ذرہ جو مہر تری آ کے فلک جناب ہوئی
مُہر - خاتم ۱۲	مونث	اسیر	بہت دشوار ہی بوسہ ملے اوس رہزن دشمن کا	لگے کیا ہاتھ یہ دولت کہ اوس مہر دہن کی
مہر گیا	مونث	نسیم	خورشید مین یہ ضیا کرن کی	ہی مہر گیا اوسی چمن کی
مہک	مونث	ظفر	شمشیر برہنہ مانگ غضب بالونکی مہک پھر ویسی ہی	جوڑے کی گندہاوٹ قہر خدا بالونکی مہک پھر ویسی ہی
مہ نخشب	مذکر	اسیر	کیا چمک خال کی ہی داہ لب چاہ ذقن	چاہ نخشب سے یہ گویا مہ نخشب نکلا
مے	مونث	ظفر	جگہ اچھی ہی کیفیت کی ہم کو مے پلا اچھی ساقی	کہ ہی ساقی فضا اچھی گھٹا اچھی ہوا اچھی
میان نیام ۱۲	مذکر	ناسخ	ہی تصور مجھ کو ہر دم ابروے خمدار کا	دل نہین گویا بغل مین میان ہی تلوار کا
میدان عرصہ ۱۲	مذکر	ناسخ	ہجر مین جنگی جو غنچے ہوئی آواز تفنگ	صحن گلزار ہی میدان صف آرائی کا
میدان جنگ ۱۲	مذکر	اسیر	کربلا مین تو نہ تھے ہم وہ پیکار اسیر	ورنہ کیا لشکر کفار سے میدان ہوتا
میزان ترازو ۱۲	مونث	اسیر	موزون کہان تیری طبیعت ہی ای قمر	تل بیٹھے کو چاہیے میزان حساب کی
میل آمیزش ۱۲	مذکر	ناسخ	دل ہمارا اس قدر سوزش طلب واقع ہوا	شمع سے بجھ گئے جو اوسمین میل ہو کافور کا
میل ملاپ ۱۲	مذکر	ظفر	ملا یا خون جگر اشکون مین عشق نے میرے	لگی آگ پانی سے کیون کہ میل دیا
میم حرف ۱۲	مذکر	ناسخ	معانی قل ہو اللہ احد کی ہین عیان ناسخ	برای قافیہ رکھا ہی بین نے میم احمد کا
مینا	مذکر	اسیر	پرتو پڑا ہی جب سے اوس چشم نرگسی کا	لبریز مے ہے مینا سونے کی آرسی کا
مینا سرخ	مذکر	وزیر	پھر تھا محفل سے جانا ساقی گلفام کا	شیشے کیا اوڑ اڑ گیا مینا بھی رنگ جام کا

باب نون

لفظ	رواج	نام	نظیر شعر	
ناخن	مذکر	اسیر	زخم بدن نے شکر ہی اتنا تو خون دیا	رنگین حنا سے ناخن شمشیر ہوگیا
نار "گرمی"	مونث	صبا	آفتاب حشر بھی داغ جگر سے سرد ہی	آتش دل سے ذرہ نار سقر ملتی نہین
ناز	مذکر	سوسن	یہ غمزۂ فتنہ گر نہ ہو نگے	یہ ناز نہو نگے پر نہ ہو نگے
ناسور	مذکر	آتش	آتش نہ پوچھ حال تو مجھ دردمند کا	سینے مین داغ داغ مین ناسور پڑ گیا
ناف	مونث	اسیر	دامن کا بوجھ اوٹھ نہ سکا نازکی سی یار	بل آگیا کمر مین تری ناف ٹل گئی
ناقوس	مذکر	آتش	دریا مین غسل کے لئے اوترا جو وہ صنم	ناقوس مچھلیون نے بجایا حباب کا
ناک	مونث	آتش	بینی یار سے دعویٰ ہی گل زنبق کو	بے حیائی سے مگر ناک نہین کٹتی ہی
ناگ "سانپ"	مذکر	ناسخ	مشابہ آپ ہی پیرو ہی جو تیری زلف پیچان سے	نہین ہوتا وہ جانبر جس کو کالا ناگ ڈستا ہی
نال	مذکر	سحر	جی چھوٹتا ہی کو وہ علم سخت گران ہی	رستم سے بھی نال اوٹھایا نہین جاتا
نام	مذکر	نسیم	تشفی کے لئے احباب کہہ دیتے ہین خاطر سے	نہ لیگا نام بھولے سے بھی یار خوبرو میرا
نان	مونث	آتش	نعمت فقر ہی موجود جسے رغبت ہو	آب شیرین سے نان نمکین تھوڑی سی
ناوک	مذکر	نسیم	سرمے کا جو دنبالہ تری آنکھ مین دیکھا	اک ناوک پران بس آہو نظر آیا
نبات	مونث	اختر	دیکھو دلواتی ہی شیرین سخنی اے نوشاہ	کھائیے کھائیے مصری وہ نبات آپ ہوچکی
نباہ	مذکر	ظفر	کیا ہم سے کیا نباہ کیا خوب	صد آفرین ان کو واہ کیا خوب
نباہ	مونث	مومن	مین بھی کچھ خوش نہین وفا کر کے	تم نے اچھا کیا نباہ نہ کی

لفظ	جنس	اُستاد	نظیر شعر	
نبض	مونث	آتش	گرم جوشی سے تپ عشق کی کیونکر بچتا	نبض اول ہی سے کرد و دی ہے تپ بیمار کی تھی
نثر	مونث	اسیر	نظم کا اپنی طبیعت سے تعلق نہ گیا	نثر بھی ہم نے جو دیکھی تو مقفی دیکھی
نجم (ستارہ)	مذکر	نسیم	ٹھیکے پہ پہونچ کے تخت ٹھہرا	مرکز پہ رہ نجم بخت ٹھہرا
نخچیر	مذکر	غالب	تو مجھے بھول گیا ہو تو پتا بتلادوں	کبھی فتراک میں تیرے کوئی نخچیر بھی تھا
نخل	مذکر	مومن	ہر اک جوان کا پیری میں قد جھکا آخر	یہ نخل پست ہوا جس قدر بلند ہوا
نخل	مذکر	ذوق	شہید اے ذوق سینے میں ہیں جو حسرتیں لاکھوں	مری جو آہ ہے گویا وہ ہے اک نخل ماتم کا
ندا	مونث	ناسخ	جو کعبے سے باہر میں آنے لگا	ندا مجھ کو اس دم یہ ہاتف نے دی
نذر	مونث	غالب	غالب اگر اس سفر میں مجھے ساتھ لے چلیں	حج کا ثواب نذر کرونگا حضور کی
نرخ (قیمت)	مذکر	ناسخ	نقد آمرزش فقط کیا دو مجھے کچھ اور بھی	تم ہوئے جو مشتری یہاں نرخ عصیاں بڑھ گیا
نرد	مونث	اسیر	جاتا ہے جو زندگی تو نہو یار سے جدا	جوڑ میں جگ جو پھوٹ گیا نرد مر گئی
نردبان	مونث	آتش	دکھلاتی سیر آنکھوں کو بام مراد کی	ایسی کوئی کمند کوئی نردبان نہ تھی
نرگس	مونث	اسیر	ضعف رکھتے ہیں ازل سے تری آنکھوں کے مریض	خاک سے لیکے عصا نرگس شہلا نکلی
نزاع	مونث	اسیر	ایک مسجد ایک سجدہ ایک مسجود ایک خلق	کیوں نزاعیں تم میں اے گبر و مسلماں بڑھ گئیں
نسر طائر	مذکر	ناسخ	اور طائر سے یہ ہوتی عرش پروازی کہاں	نسر طائر خط مرا دس ماہ کو لیکر گیا
نسیم	مونث	اسیر	وہ باد پا ہے ترا گرم رو کہ چار قدم	نسیم ساتھ چلے کیا مجال رکھتی ہے
نشان (علم)	مذکر	اسیر	خمیدہ پشت عاشق کی نالے سے ہے جمعیت	پریشان فوج ہو جس دم نشان گر جائے لشکر کا
نشان	مذکر	مومن	خبر نہیں کہ اسے کیا ہوا پر اس در پر	نشان پا نظر آتا ہے نامہ بر کا سا

مطلع ہے
منظور تھی یہ شکل تجلی کو نور کی
قسمت کھلی ترے قد و رخ سے ظہور کی
۱۲۶

لفظ	اوزان	استاد	نظیر شعر	
نشتر	مذکر	غالب	گرچہ ہون دیوانہ پر کیون دوست کا کھاؤن فریب	آستین مین دشنہ پنہان ہاتھ مین نشتر کھلا
نشست	مونث	رند	راستہ چھوٹ کے اوس کوچے سے بھاگے گے غیر	جب نشست اُٹھ پہ نہ ہونے لگی یارونکی
نشو و نما	مذکر	ناسخ	خط کو روی یار پر نشو و نما ہوتا نہین	سبزہ بیگانہ گل سے آشنا ہوتا نہین
نشو و نما	مونث	صبا	چشم پر آب سے ہی نشو و نما ساون کی	نفس سرو نے باندھی ہی ہوا ساون کی
نشہ	مذکر	اسیر	خیال نرگس مے گون جو وقت خواب رہا	تمام رات مجھے نشہ شراب رہا
نصیب	مذکر	نسیم	رحم آچکا تھا شرم نے سمجھا دیا کچھ اور	بگڑا نصیب پھر کسی امیدوار کا
نظر	مونث	اسیر	ان نہین تو کب نظر التفات اپنی ہی	ہمین آن سے محبت ہے بات اپنی ہی
نظر چشم ۱۲	مونث	رند	افراط حسن مین نظر آئی ہی کچھ کمی	تجھ کو نظر کسی کی مرے دلربا لگی
نظر	مونث	صبا	آنکھ سے آنکھ آج کل کیون اے قمر ملتی نہین	دل کبھی ملتا نہین جب تک نظر ملتی نہین
نعش	مونث	اسیر	تا قیامت کوئی ایذا نہو اے کنج مزار	بطن مادر کی طرح نعش ہماری رکھنا
نعل	مذکر	اسیر	فلک نے سر پہ اپنے رکھ کے ماہ نو بنایا ہے	گرا تھا جو زمین پر ٹوٹ کر نعل اُس توسن کا
نقاب	مذکر	غالب	منہ نہ کھلنے پر ہی وہ عالم کہ دیکھا ہی نہین	زلف سے بڑھکر نقاب اُس شوخ کے منہ پر کھلا
نقاب	مونث	امانت	چہرے سے اپنے دور جو اوس نے نقاب کی	رنگت سفید شب کی ہوئی ماہتاب کی
نقد	مونث	سالک	لٹا اسباب تنگ آبرو بھی ہان کھوئی	گرہ مین کچھ بھی نہ نکلا تو نقد جان کھوئی
نقش	مذکر	آباد	عوض عاشق کے خون کا بعد مردن اُٹھا لیتا ہے	بنی خسرو جب نقش حیا کو وہ کن بگڑا
نقش سجدہ	مذکر	سالک	تو جس وقت گذرے جھکتے ہین سر ہزارون	بنتا ہی نقش سجدہ تیرے نشان پا کا
نقش قدم	مذکر	ناسخ	پر رعب زمین کو جو قاتل کی ہی ایسی	ٹھہری نہ جہان نقش قدم رہ گذری کا

لفظ	[illegible]	اسم	نظیر شعر	
نقصان	مذکر	ناسخ	نہین ہی معتقد میرا اگر حاسد تو کیا غم ہے	ہوا بے سجدۂ ابلیس کیا نقصان آدم کا
نقل تبدیل ۱۲	مذکر	نسیم	ایک صورت پر رہی صورت نہ مانند خیال	جب ہوئی ہستی مجھے نقل مکان پیدا ہوا
نقیب	مذکر	اسیر	فرشتہ نزع مین آیا نظر تو سمجھا مین	ہوئی حضور سے میری طلب نقیب آیا
نگ نگینہ ۱۲	مذکر	ناسخ	ہی گلشن خوبی وہ پریرو سلیمان	خاتم مین نہ کیون نگ ہو عقیق شجری کا
نگار	مذکر	نسیم	نقشے سے وہی نگار پایا	قسمت کا لکھا سا آگے آیا
نگر شہر ۱۲	مذکر	رند	ہی جو منظور ادھر ہو اب ادھر کی دنیا	اوجڑی جاتی ہی یہ بستی وہ نگر بستا ہی
نگہ	مونث	اسیر	کیا ہی قتل مگر مڑکے دیکھتے ہین مجھے	ابھی تلک نگہ التفات اتنی ہے
نگین	مذکر	آتش	کس لعل آتشین کا ہی دل اپنا شیفتہ	جس پر ہمارا نام کھدا وہ نگین جلا
نم	مذکر	مومن	چھوڑا نہ دل مین کچھ بھی تپ ہجر نے کہ رات	روتے تھے زار زار اور آنکھون مین نم نہ تھا
نماز	مونث	اسیر	طاعت مین ہی یاد خط شب گون	پڑھتا ہون نماز مین گہن کی
نمک ملاحت ۱۲	مذکر	رند	کہین عاشقون سے اپنے ترش رو ہیا زبان بس	شیرین لبون کے چہرون سے آخر نمک گیا
نمک	مذکر	غالب	زخم پر چھڑکین کہان طفلان بے پروا نمک	کیا مزہ ہوتا اگر پتھر مین بھی ہوتا نمک
نمکدان	مذکر	مومن	بے سبب کیون نگہ لب زخم پہ افغان ہوگا	شور محشر سے بھر اُس کا نمکدان ہوگا
نمود	مونث	ناسخ	گوہر گوش صنم کی آب کا ہے یہ اثر	سبزۂ خط نے جو گالون پر نمود آغاز کی
ننگ	مذکر	مومن	منہ کو آیا سو ناصحون نے کہا	پاس کیا ہو کہ ننگ ہی نہ رہا
نوبت باجہ ۱۲	مونث	اختر	نقارچی بھی ہجر مین تیر رقیب ہین	نوبت بجی نہ پھر کی ابھی تک بجی نہین
نوبت باری ۱۲	مونث	آتش	خوش قماشی وہ نہین جامۂ عریانی کی	اس مین کب نوبت پیوند و رفو آئی ہی

لفظ	رواج	اسم	نظیر شعر	
نوبت حالت ۱۲	مونث	معروف	کچھ نہین اوس کو خبر گر سر پہ نقارے بجین	پوچھ مت اب جو کہ نوبت ہی ترے بیمار کی
نور	مذکر	ناسخ	شب تار ایک ہی پر نور گلیسون مین برستا ہی	ہوا ثابت یہی کا شانۂ جانان کا رستا ہی
نورتن	مذکر	امانت	پکھراج وار زرد ہو فیروزۂ فلک	دیکھے جو نورتن کبھی بازوے یار کا
نوروز	مذکر	اسیر	ستائیگی بہت ایکبرس ہم کو شب فرقت	سنا ہی چڑھ کے پشت فیل پر نوروز آیا ہے
نوک	مونث	امانت	جب اون کی کان چھیدے لیے باپن مین رشتہ وار دن نے	تو دم ناکون مین لائی عاشقون کی نوک سوزن کی
نوک	مونث	اسیر	صفحے پر کھچی اوس کے مژگان کی شبیہ	نوک رہے کھنچا الٰہی خامہ بہزاد کی
نون حرف ۱۲	مذکر	وزیر	چشم و ابرو کو بنایا ایک جا استاد نے	صاد کے قابل ہی یہ تحریر اوسنے نون ہوا
نہال	مذکر	ناسخ	ہی فیض خاک نشینون سے سر بلند دن کو	کہ سبز پانی ہی سے ہر نہال رہتا ہے
نہایت انتہے ۱۲	مونث	سالک	جور و ستم کی اون کے جو غایت نہین رہی	یہان بھی مری وفا کو نہایت نہین رہی
نہر	مونث	اسیر	جاری یہ نہر فیض ہوئی کس امیر کی	ہی موتیون کی آب مین کشتی فقیر کی
نہین	مونث	مومن	کہو مرگ سے ہان نوازش کرے	کہ اوس سے زیادہ نہین ہو چکی
نی بالکسر ۱۲	مونث	وزیر	شعلۂ آواز سے جھڑتی ہین جو چنگاریان	نی بنائی تو نے کیا منقار موسیقار کی
نیّر ستارہ ۱۲	مذکر	سالک	دنیا مین مہر و ماہ کی جب تک ہے روشنی	روشن رہے یہ نیر بخت جوان ترا
نیر اعظم آفتاب ۱۲	مذکر	اسیر	جسد بدن مین رہ کے مرا دم نکل گیا	آ کر گہن مین نیر اعظم نکل گیا
نیرنگ مکر ۱۲	مذکر	صبا	ڈھیر دیکھے کل خون کی خاک کے	واہ کیا نیرنگ ہین افلاک کے
نیش	مذکر	ناسخ	ترک لذت کر دلا پہنچے نہ تا تجھ کو گزند	نوش تو پیچھے ہی پہلے نیش ہی زنبور کا
نیشکر	مذکر	آتش	چاشنی دونون کی چکھی ہی جو حق حق یوچھیے	اون لب شیرین سے شیرین نیشکر کوئی نہ تھا

لفظ	رواج	اُستاد	نظیر شعر	
نیل	مذکر	آتش	کہا بلبل نے توڑا جب گل سوسن کو گلچین نے	آلہی خیر کیجو نیل رخسار چمن بگڑا
نیل (اکہ زخم)	مذکر	مومن	کیا روؤن خیرہ چشمی بخت سیاہ کو	وہان شغل سر سے پڑا بھی یہان نیل ڈہل گیا
نیلام	مذکر	اسیر	رخت تن اسیر اقضا کی ہاتھ بیچا عشق نے	جیسے ہو نیلام باقی دار کی املاک کا
نیلوفر	مذکر	ظفر	خال مشکین آتش رخسار پر پیدا ہوا	چشمہ خورشید مین بھی نیلوفر پیدا ہوا
نیند	مونث	مومن	کیا بخت عدو فسانہ خوان تھے	کیون نیند شب محن نہ آئی
			باب واو	
وار	مذکر	ظفر	زخمی کو آپ سے سکتا نہ چھوڑ کے	اک اوس پہ وار کیجیے اور اپنے ہاتھ کا
وبا	مونث	رند	ہزارون مر گئے اوس پر سسکتے ہین لاکھون	عجیب روگ ہے یا رب یہ کیا وبا آئی
وبال	مذکر	ظفر	آگیا زلف کے سودے مین جو کاکل کا خیال	تیرہ بختون کے ترے جی کو وبال اور لگا
وجہ	مونث	صبا	وجہ حرمت کلال کی ہوتی	دختر رز حلال کی ہوتی
ورد (وظیفہ)	مذکر	اسیر	مغفرت ہے تیرے دیکھنے مین کیا ہر دم ہے ہو پڑھون پہرا کر	ورد یا غفار یا غفار یا غفار کا
ورق	مذکر	وزیر	یوسف کی اور یار کی تصویر کیا ملے	وہ ہی ورق غلام کا یہ آفتاب کا
ورم (سوجن)	مذکر	ناسخ	رہنے دے اے آسمان یون ہی مجھے زار و نزار	فربہی جب تجھ سی چاہو نگا ورم ہو جایگا
وصال (مرگ)	مذکر	جرات	اوس کے جانے سے یہ ملال ہوا	ہجر ہی مین مرا وصال ہوا
وضو	مذکر	وزیر	نہا خون سے ہم ہاتھ جان سے دھوئے	یہ غسل آیا ہمین اور یہ وضو آیا
وضع (پھبتی)	مونث	ظفر	ہی تیرے ابروے خمیدہ پر	وضع شمشیر کی کہی جاتی
وضع (طرح)	مونث	رند	کر گئی دیکھے کس کس کو سیدھا	یہ ٹیڑھی ہی وضع تیری بانکی بانکی

لغات	جنس	اسم	نظیر شعر	
وطن	مذکر	نسیم	اشک بیدہ ہین ہمین کیا خانہ ویرانی کی فکر	گر پڑے جس جا وہین اپنا وطن ہوجائیگا
وفا	مونث	مومن	جفا سے تھک گئے تو بھی نہ پوچھا	کہ تو نے کس توقع پر وفا کی
وقت	مذکر	نسیم	فصل گل آئی زمانہ ہے جنون کے جوش کا	ہمت ای ساقی یہی ہے وقت نوشانوش کا
وہم	مذکر	مومن	تھے بے گناہ جرات پابوس تھی ضرور	کیا کرتے وہم خجلت جلاد آگیا
			باب ہاے ہوز	
ہاتھ دستہ ۱۲	مذکر	مومن	حال دل یار کو لکھون کیونکر	ہاتھ دل سے جدا نہین ہوتا
ہاتھ وار ۱۲	مذکر	اسیر	سن کے نام آئے اکھاڑے مین تمھارے ہم بھی	چھوڑتے ہاتھ ادھر بھی تو کوئی پالٹ کا
ہار	مذکر	رند	تم جاتے جاتے کس لیے پھر آئے خیر ہے	چنپا کلی کہ موتیون کا ہار رہ گیا
ہاں	مونث	ظفر	وعدہ وصل سے انکار کری ہے وہ ظفر	منہ سے اوس بت کے خدا جانئے کب ہاں ہوگی
ہتیار	مذکر	آشفتہ	محفل مین حال پوچھ کے بلوا لیا کیجئے	دھوکے مین اپنے یار کے ہتیار ہو گیا
ہٹ	مونث	نسیم	ہٹ اوس نے جو کی تو ہاتھ مارا	شیشہ ہوا چور چور سارا
ہجر	مذکر	رند	کر چکے جلد میرا کام تمام	دیر کیون ہجر یار کرتا ہے
ہجوم	مذکر	وزیر	جس طرف نکلا ہجوم عاشقان ہو جائیگا	ساتھ اوس یوسف لقا کے کاروان ہو جائیگا
ہدف	مذکر	ظفر	ناوک انداز کی مژگان کو تری دیکھ کے آج	دل کی چھاتی پہ ہی ظالم ہدف تیر رہا
ہرن	مذکر	آتش	کسی چشم سیہ کا جب ہوا ثابت مین دیوانہ	تو مجھ سے مست ہاتھی کی طرح جنگل کے ہرن بگڑے
ہڑک عادت ۱۲	مونث	ظفر	باوفا دولت دنیا کی ہی خواہش مین حریص	سگ دیوانہ سے یہ کوئی ہڑک جاتی ہے
ہست و بود	مونث	رند	دیکھی نہ سیر آ کے عدم سے وجود کی	دن موت کے پھر آ گئے یون ہست و بود کی

لفظ	تذکیر و تانیث	استاد	نظیر شعر	
ہلال	مذکر	ناسخ	یہ رنگ سینہ خراشی اب ہیں ہی ناخن کا	کہ جیسے سرخ شفق میں ہلال رہتا ہے
ہل چل	مونث	امانت	ہل چل ہے مرے اشکوں سے زمانہ میں پڑی ہے	جھالے ہیں نہ بھادوں کی نہ ساون کی جھڑی ہے
ہما	مذکر	وزیر	ہو کے مایوس سگ یار پھریگا جو وزیر	استخوان سر ہما کھا کے پشیمان ہوگا
ہنر	مذکر	آتش	دوست دشمن یار رکھتا خاطر اپنی کیا غرض	عیب لفت کے سوا ہم میں ہنر کوئی نہ تھا
ہنگام	مذکر	صبا	چمن کو دیکھ کر رہ رہ کر دل میں جوش آتا ہے	خدا جانے تو پھر ہنگام نوشانوش آتا ہے
ہوا باد ۱۲	مونث	غالب	بھولے نہیں ہیں سیر گلستاں کے ہم وہ	کیونکر نہ کھائیے کہ ہوا ہی بہار کی
ہوا خواہش ۱۲	مونث	آتش	عاشق کے سر گئے تھا ہی سودا کوئی یا	سوتن نہ تھا وہ جسکو ہوائے جنان نہ تھی
ہوادار	مذکر	صبا	اے سمنو سامان سواری پہ نہ پھولو	اوڑ جائیگا اک روز ہوادار تمھارا
ہوحق	مونث	آتش	مدت العمر ہے ایک چشم زدن کا وقفہ	کر لیں ہوحق یہ خرابات نشین تھوڑی سی
ہوس	مونث	رند	حور کے واسطے کرتا ہوں تمنائے بہشت	آدمی ہوں ہوس رو نکو آتی ہے
ہوش	مذکر	وزیر	رخ سے سر کی لٹ ہوش ماہ نو اڑ گیا	کھل گئے ہنسنے میں دندان رنگ اختر اوڑ گیا
ہوں اور ہاں	مونث	رنگین	کہا میں نے کہ ملتی جا ادھر آ	تو اوس شتاخ نے ہوں کی نہ ہاں کی
ہونٹ لب ۱۲	مذکر	ظفر	گذرتے ہیں تجھے اظہار مدعا کے گمان	مرا جو ہونٹ بھی آ کے گمان ہلتا ہے
ہونس	مونث	ظفر	یہ کسکی ہونس وصل کو اک بار کھا گئی	بیماری فراق مجھے نیار کھا گئی
ہیجان	مذکر	ناسخ	تیرے گیسو میں نے دیکھے جوش سودا ہو گیا	ردی آتش ناک سے ہیجان صفرا ہو گیا
ہیکل	مونث	رنگین	جب چھوٹی تھی تب تلک تو میں اے ابا جانا	نت ہنسی ہنستی تھی یہ پیاری ہیکل

باب یای تحتانی

لفظ	جنس	نام	نظیر — شعر	
یا حرف تہجی ۱۲	مونث	سالک	اسم اعظم کب نظر آیا مرے جفار کو	جب الف کے ساتھ کاف آیا تو یا آئی نظر
یاد	مونث	ناسخ	صحرا مین دیکھتا ہون جو شوخی غزال کی	آتی ہی یاد اک صنم خسروسال کی
یاسمین	مونث	آتش	اون عذاروں کی جو پاتی یہ صباحت آتش	یاسمین باغ مین پھولی نہ سمائی ہوتی
یاقوت	مذکر	ظفر	ظفر اوس کے لب رنگین سے ہم تو کام رکھتے ہین	کہان کا لعل رمانی ہے یاقوت یمن کس کا
ید بیضا	مذکر	مومن	ازبسکہ ثبت نامہ ہے سوز تپ درون	قاصد کا ہاتھ ہے ید بیضا کلیم کا
یرقان	مذکر	آتش	خاک پا تو نے نہ اوس عیسیٰ نفس کی چھڑکی	باغبان نرگس بیمار کا یرقان نہ گیا
یقین	مذکر	ناسخ	محو ایسا چاہیے عاشق خیال دوست مین	غیر اگر بولے یقین ہو یار کی آواز کا
یم دریا ۱۲	مذکر	آباد	یاد بحر حسن مین رونے کی جس دم آئی لہر	موج زن ہر ایک تار آستین سے یم ہوا
یُمن برکت کو کہتے ہین	مذکر	رشک	اوڑ گیا طائر بہار چمن	دیکھئے یُمن آشیان میرا

بالخیر

پتہ مؤید الدین حسن - حیدر آباد دکن محلہ راؤرمبا - کوچہ نواب ظہیر الدین احمد خان بہادر -

تصنیفات مصنف کتاب ہذا
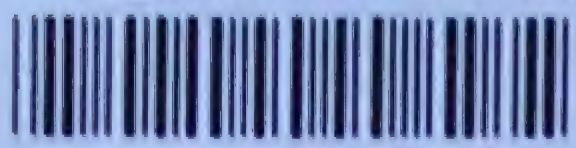
دو پیکر - قواعد زبان اردو خصوصاً متعلق بہ تذکیر و تانیث مع ... ۷ انظایر مستثنیات و اصلاح اغلاط عوام وغیرہ - - - - - - - - - - - - -

رسالہ عمادیہ - قواعد زبان اُردو جامع و مانع بلا فرو گزاشت ہیچ مسئلہ ع ایک دریا بھرا ہی کوزے مین - قیمت فی رسالہ ۳ کلدار ۵ گنڈی حالی

مختصر مفید مرہٹی - در تعلیم زبان مرہٹی از حروف ابجد تا نوشت و خواند کامل مع قواعد زبان وغیرہ مکمل - - - - - - - - - - عہ

تعلیم تلنگی حصہ اول - - - - - - - - - - - - زیر طبع

اساس ریاست کرناٹک - در احوال نوابان کرناٹک - - - - - - - ۲ر

رائے دربارۂ فریمین - ماخوذ از آیات کلام مجید - درخواست پر مفت ملسکتی ہے مگر بیرنگ بھیجی جایگی -

محاسن اسلام - رد جملہ مذاہب مروجہ ہندوستان و ثبوت جملہ مسائل اسلام بہ دلایل عقلی و طبی مقبولۂ اہل الرائے - دس جز کی کتاب حقیقی خرچ پر بہ نیت ثواب دی جاتی ہے تا کہ رطبع ہو سکے - - - - - - - - فیجلد ۵ر

طعام الاثیم - در اظہار ماہیت ادویہ و اغذیہ مستعملہ زمانہ حال مشتمل بر اجزاے ممنوعہ مذہب اسلام - - - - - - - - - - - - - - - - تکمیل طلب

الحق مُر - در ایضاح امر حق در مقدمہ ذاتی - - - - - - - - - - زیر طبع

محصولڈاک ہر حال مین ذمہ خریدار